اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اُتْلُ ؛ تلاوت کر ۔ پڑھ ۔ مَـآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ؛ جو وحی کی گئی تیری طرف ، تم پر جو وحی نازل ہوئی ۔ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ کتاب سے ۔ جو کتاب تمہاری طرف اُتری ہے ۔ وَاَقِـمِ الصَّـلٰوةَ ؛ اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو ۔ صلوٰۃ قائم کرو ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ ؛ بے شک نماز ۔ تَـنْهٰى ؛ منع کرتی ہے ۔ روکتی ہے ۔ عَـنِ الْـفَحْشَـآءِ ؛ بے حیائی سے ۔ فحش بات سے ۔ فحش کام سے ۔ وَالْـمُـنْكَرِ ؛ اور بُری بات سے ۔ قابلِ انکار بات سے ۔ وَلَـذِكْـرُ الـلّٰهِ اَكْبَرُ ؛ اور اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ اس کو خوب علم ہے ۔ مَاتَصْنَعُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے اس کو پڑھو اور نماز پابندی اور دُرستی سے ادا کرو ۔ بے شک نماز تو بے حیائی (اور نامعقول) اور قابلِ انکار بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے ۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے ۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَا تُـجَادِلُوْٓا ؛ اور نہ جنگ و جدل کرو ۔ نہ لڑو جھگڑو ۔ نہ مناظرہ کرو ۔ اَهْـلَ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب سے ۔ اِلَّا بِـالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؛ مگر مہذب طریقہ سے ، ایسے طریقے سے جو بہتر اور احسن ہے ۔ اِلَّا الَّـذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ؛ مگر ان لوگوں میں سے کہ انھوں نے ظلم کیا ۔ جو بے انصافی کرتے ہیں جھوٹی حجت کرتے ہیں ۔ ان کے لئے جیسے کو ویسا خواہ مخواہ غلامی کرنے کی ضرورت نہیں ۔ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا ؛ اور اُن سے کہو ہم ایمان لائے ، ہم مانتے ہیں ۔ بِـالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ؛ اس قرآن پر جو ہم پر اُتارا گیا ہے ، نازل ہوا ہے ۔ وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ ؛ اور اُتاری گئیں تم پر ۔ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ ؛ اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے ۔ تم جس کی پرستش کرتے ہو ہم بھی اُسی کی پرستش کرتے ہیں ۔ وَنَحْنُ لَـهٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ اور ہم اللہ کے حوالے ہوگئے ۔

ترجمہ :- اور تم اہلِ کتاب سے مہذب طور سے مناظرہ کرو ۔ بجز ان لوگوں کے جو ظلم کرتے ہیں (ناانصافی کرتے ہیں) ۔ ان سے کہہ دو ہم اس (کتاب) کو بھی مانتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور

ان (کتابوں) کو بھی جو تم پر نازل ہوئی ہیں اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہی تو ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

صاحبو! اگر کوئی غور سے دیکھے تو معلوم ہوگا کہ توحید ایک فطری اعتقاد ہے۔ سب کا خدا ایک ہی ہے۔ تمام پیغمبروں کو ماننا ہر مسلمان کا کام ہے۔ سارے جھگڑے جو مذاہب میں واقع ہوتے ہیں وہ خدا کو چھوڑکر دوسروں کو معبود ماننے سے پڑتے ہیں۔ احکام میں سے بھی اُصولی احکام سب کے متفق علیہ ہیں۔ چند جزئیات ہیں جن میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ آؤ تم ہم مل کر ان مختلف فیہ مسائل پر گفتگو کرلیں۔ تم کو معلوم ہوجائے گا کہ اسلام ہی حق ہے۔

شراب پینا کس مذہب میں حرام ہے؟ اسلام میں۔ طلاق اور خلع کرنا کس کے مذہب میں ہے؟ عورت کا وارث ہونا کس مذہب میں ہے؟ اسلام میں۔ اپنی ذات کو اعلیٰ اور دوسروں کی ذات کو ادنیٰ سمجھنا غیر مسلموں کے پاس ہے اسلام میں تمام بنی آدم آپس میں برابر ہیں۔ ایک ماں باپ آدم وحوا کی اولاد ہیں۔ کوئی کسی سے بہتر ہے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے، نہ تو یہاں جاتی کا دخل ہے نہ خاندان کا نہ ذات و جماعت کا جھگڑا۔ لاکھ تم اسلام سے بھاگو مگر وہ تمہیں کب چھوڑتا ہے۔ وہ کانوں سے دل میں گھستا ہے۔ تم اس کے اُصول اختیار کرتے جاتے ہو۔ تمہارے دل میں تمہارے مذہب کی کچھ عزت باقی نہیں ہے۔ اس واسطہ اس کی اصلاح کرنا چاہتے ہو۔ مگر کس طرح؟ اُصولِ اسلام کے مطابق۔ اسلام کا خوب مطالعہ کرو۔ قرآن خوب پڑھو۔ وہ تم کو اپنے رنگ میں رنگ لے گا۔ تم لاکھ انکار کروگے مگر دنیا کہے گی کہ تم اپنے مذہب پر نہیں ہو۔ حقیقتاً تم اسلام کے تابع ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اسی طرح اُتارا۔ اِلَيْكَ ؛ تمہاری طرف۔ اَلْكِتَابَ ؛ کتاب کو۔ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ پھر جن لوگوں کو کہ ہم نے کتاب دی ہے۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ ؛ اور انھیں لوگوں میں سے۔ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؛ وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ ؛ اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے۔ جُحُوْدٌ۔ انکار۔ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ؛ مگر کافر، بے ایمان، منکر، حق پوش۔

ترجمہ:- اور ہم نے اسی طرح تم پر بھی کتاب اُتاری۔ پھر جو ایماندار لوگ ہیں وہ اس (کتابِ خدا) پر ایمان لاتے ہیں اور ان موجودہ لوگوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے سوائے منکر کافر لوگوں کے۔

خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود ماننے سے جھگڑے پڑتے ہیں

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا ؛ اورتم تلاوت نہیں کرتے تھے ۔ پڑھتے نہ تھے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ قرآن نازل ہونے سے پہلے ۔ مِنْ كِتٰبٍ ؛ کسی کتاب کو ۔ وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ ؛ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کچھ لکھتے نہ تھے ۔ اِذًا ؛ تب تو ۔ لَارْتَابَ ؛ ریب وشک میں پڑجائے ۔ اَلْمُبْطِلُوْنَ ؛ باطل پرست ۔ جھوٹے ۔ بدکیش ۔

ترجمہ :- اورتم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے نہ اپنے داہنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر تم پڑھے لکھے ہوتے تو ممکن تھا کہ باطل پرست ، جھوٹے ، کچھ شک وشبہ کرتے ۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ ؛ بلکہ وہ روشن نشانیاں ہیں ۔ آیتیں ہیں ۔ دلیلیں ہیں ۔ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ذہنوں میں ، سینوں میں ۔ عقلوں میں ان لوگوں کے جن کو علم دیا گیا ہے ۔ وَمَا يَجْحَدُ ؛ اور جحود وانکار نہیں کرتے ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ۔ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ؛ مگر ظالم ۔ ناحق شناس ۔ ضدی ، بے انصاف ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ (کتاب) واضح دلائل ہیں اہلِ علم کے پاس ان لوگوں کے ذہنوں میں جن کو علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں سے صرف ضدی ، ظالم ہی انکار کرتے ہیں ۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

وَقَالُوْا ؛ اور یہ ظالم کہتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں اُتارے گئے ان پر ۔ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کے پاس سے آیتیں ۔ نشانیاں ۔ کچھ معجزے ۔ کچھ خوارقِ عادات ۔ کچھ کرشمۂ قدرت ۔ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ جس قسم کے معجزات تم مانگتے ہو وہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں ۔ جب چاہے دے چاہے نہ دے ۔ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں ۔ آنے والی مصیبت کی اطلاع دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں نے کہا ۔ ان پر ان کے خدا کے پاس سے آیتیں کیوں نہیں اُتاری گئیں ۔ تم کہو !

نشانیاں تو سب اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف آنے والی مصیبت کی صاف صاف اطلاع دینے والا ہوں۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ عٰ ۵ ۱

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ ؛ کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں۔ بس نہیں، کفایت کرتی۔ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ ؛ کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی۔ اُتاری۔ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ جو ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہے ان پر پڑھی جاتی ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى ؛ اس میں بے شک رحمت ہے اور یاد دہانی اور نصیحت ہے۔ مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یقین رکھتے ہیں، مانتے ہیں۔

ترجمہ:- کیا انھیں بس نہیں وہ کتاب جس کو ہم نے تم پر اُتارا اور اس کو ان کے سامنے پڑھ کر سُنایا جاتا ہے۔ بے شک اس میں رحمت اور یاد دہانی ہے ایمانداروں کے لئے۔

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ كَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اللہ بس ہے۔ کافی ہے۔ با زائد ہے۔ كَفٰى کا فاعل اللہ ہے۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ؛ میرے تمہارے درمیان گواہ۔ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ ؛ جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں۔ جھوٹ کا یقین کرتے ہیں۔ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا سے کفر کرتے ہیں۔ اس سے انکار کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں خسارے میں پڑے ہوئے، نقصان اُٹھانے والے۔ ٹوٹا پانے والے، زیاں کار۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہہ دو میرے تمہارے درمیان اللہ گواہ بس ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے جانتا ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اس کو حق سمجھتے ہیں اور اللہ سے کفر اور انکار کرتے ہیں۔ وہی ہیں خسارے میں، نقصان اُٹھانے والے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؛ اورتم سے عذاب کو بعجلت طلب کرتے ہیں ۔ اس کا تقاضا کرتے ہیں ۔ وَلَوْ لَا اَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اگر نہ ہوتا وقت مقرر، معیّن مدّت نہ ہوتی ۔ لَجَآءَ هُمُ الْعَذَابُ ؛ تو ان کے پاس عذاب آ جاتا ۔ ان کو سزا ہوجاتی ، ان پر آفت آن پہنچتی ۔ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً ؛ اور ان کے پاس ضرور عذاب آجائے گا مگر اچانک ۔ دفعتہ ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور اُن کو اس کا شعور بھی نہ ہوگا ، ان کو خبر بھی نہ ہوگی ، جانتے بھی نہ ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ اگر اس کی معیاد معیّن نہ ہوتی تو ان کے پاس عذاب آ چکتا ۔ اور ان کے پاس ضرور آئے گا مگر اچانک ، ناگہاں اور ان کو اس کی خبر تک نہ ہوگی ۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ ؛ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ اس کو بہ عجلت طلب کرتے ہیں ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک جہنّم ۔ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ؛ احاطہ کئے ہوئے ہے کافروں کو ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ دوزخ نے ان کافروں کو گھیر رکھا ہے ۔ احاطہ کیا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ یقیناً جہنم کافروں کو احاطہ کی ہوئی ہے ۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵

يَوْمَ يَغْشٰـهُمُ الْعَذَابُ ؛ اس دن کو یاد کرو جب عذاب ان پر چھا جائے گا ۔ ڈھانک لے گا ۔ گھیر لے گا ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؛ ان کے اوپر سے بھی ان کے پاؤں کے نیچے سے بھی ۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اب مزہ چکھو جیسا کچھ تم کرتے تھے ۔ اپنے اعمال اور کرتوت کی سزا بھگتو ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن ان پر عذاب چھا جائے گا ۔ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں تلے سے بھی ۔ اور فرمائے گا جو کچھ کرتے تھے اس کا مزہ چکھو ۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

يٰعِبَادِيْ ؛ اے میرے بندو ! اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان لائے ہو ۔ اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ ؛ بے شک میری زمین کشادہ ہے ۔ وسیع ہے ۔ فراخ ہے ۔ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ؛ پس میری ہی عبادت کرو ۔ بندگی کرو ۔

ترجمہ :- اے میرے مسلمان بندو ! میری زمین وسیع ہے ۔ پس میری ہی عبادت کرو ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؛ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا بھی ۔ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم سب کو ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔ ہماری طرف رجوع کرنا ہے ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ پھر تم سب کو ہماری طرف واپس آنا اور رجوع کرنا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایماندار ہیں ۔ خدا کا یقین رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ؛ ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے ، رکھیں گے ، بٹھائیں گے ۔ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا ؛ جنت کے بالا خانوں میں ۔ اس کے جھروکوں میں ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ؛ جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ؛ کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے ، بدلہ ہے ، صلہ ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ہم ان کو جنت کے جھروکوں میں بٹھائیں گے ۔
(کیسی جنت ؟) جس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ نیک کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر اور بدلہ ہے ۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

یہ نیک لوگ کیسے ہیں ؟ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ وہ جو صبر کرتے ہیں ۔ وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۔ اپنے سب کاموں کو خدا پر چھوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ صبر کرتے ہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہیں ۔

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ ؛ اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے ہیں ، جانور ہیں ۔ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ؛ جو رزق اُٹھا کر نہیں رکھتے ۔ صبح کو چڑیا خالی پیٹ اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا رہتا ہے ۔ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ؛ اللہ ان کو بھی رزق دیتا ہے ، تم کو بھی رزق دے گا ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہ تمہاری دُعاؤں کو سنتا ہے ۔ تمہاری ضرورتوں کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھا کر نہیں رکھتے ۔ اللہ ان کو بھی کھلاتا ہے ، تم کو بھی ۔ اور وہ سب ہی کی سنتا ہے ۔ سب کے حال سے واقف ہے ۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو ۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور شمس و قمر کو مسخر کیا ۔ سورج اور چاند کو کام پر لگایا ۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو ضرور یہ لوگ کہیں گے اللہ ۔ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛ تو پھر یہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں ۔ کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور شمس و قمر کو رام کیا ۔ ان کو کام پر لگایا تو وہ ضرور کہیں گے ۔ اللہ ۔ تو پھر یہ کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں ؟

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ خدا کشادہ کرتا ہے رزق کو ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ۔ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؛ اور بعض کو تنگ کر دیتا ہے ۔ ناپ تول کر دیتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ۔ وہ سب سے واقف اور باخبر ہے ۔

ترجمہ :- خدا جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کے لئے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس پر رزق تنگ کرتا ہے ۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳ ع ۶ ۲

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو۔ مَنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ کس نے آسمان سے پانی اُتارا۔ برسایا۔ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا ؛ پھر زمین کے خشک ہوجانے اور مرجانے کے بعد حیات بخشتا ہے۔ تروتازہ کرتا ہے۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ پیغمبر تم کہو خدا کا شکر ہے۔ تعریف کے لائق وہی ہے۔ ہم سب اس کے ممنونِ احسان ہیں۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ بلکہ ان کے اکثر لایعقل ہیں۔ کچھ بھی سمجھتے بوجھتے نہیں۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو۔ آسمان سے کس نے پانی برسایا۔ اس کو اُتارا پھر اس سے، زمین کے خشک ہونے کے بعد تروتازہ کردیا۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ۔ تم کہو الحمد للہ (ہم اسی کے زیر بار احسان ہیں)۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ کچھ سوچتے سمجھتے نہیں۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۴ وقف لازم

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ ؛ اور نہیں ہے یہ دنیاوی زندگی۔ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؛ مگر جی بہلانا اور کھیلنا۔ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور بے شک عالم آخرت ہے۔ پچھلا گھر ہے۔ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ؛ اصلی زندگی۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش یہ سمجھ رکھتے۔ اگر یہ جانتے تو کیا اچھا ہوتا۔

ترجمہ :- اور یہ دنیوی زندگی نہیں ہے مگر لہو ولعب۔ اور آخرت ہی اصلی زندگی ہے۔ کاش ان کو کچھ علم ہوتا۔ (کچھ جانتے، بوجھتے)۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۶۵

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ ؛ یہ لوگ بڑے غافل ہیں۔ مگر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں۔ اور جان کے لالے

پڑ جاتے ہیں ۔ دَعَوُا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کو پکارتے ہیں ۔ اللہ سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؛ خالص اعتقاد کے ساتھ ۔ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ ؛ پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لاتا ہے ۔ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ؛ تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو پر اخلاص ، اعتقاد کے ساتھ خدا کو پکارتے ہیں ۔ (اس سے دُعائیں کرتے ہیں) ۔ پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لاتا ہے تو پھر فوراً شرک کرنے لگتے ہیں ۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾

لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ ؛ جس کا ماحصل ہے کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں ۔ ناقدری کریں ۔ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ؛ اور یہ لوگ چندے مزے اُڑالیں ۔ دنیا سے تمتع حاصل کرلیں (مگر اس کا انجام کیا ہوگا ۔) فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ؛ تو اس کو عنقریب جان لیں گے ۔

ترجمہ :- کہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں (ناشکری کرتے ہیں) اور یہ (چار دن کی زندگی کے) مزے اُڑالیں (کیا ہوگا؟) عنقریب معلوم ہو جائے گا ۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ
أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾

اَوَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ۔ کیا وہ دیکھتے نہیں ۔ کیا لوگ اس بات پر نظر نہیں کرتے ۔ اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا ؛ کہ ہم نے حرم کو جائے امن بنایا تھا ۔ ہم نے ان کی پناہ کی جگہ کو با امن رکھا تھا ۔ وَیُتَخَطَّفُ النَّاسُ ؛ لوگ اُڑا لئے جاتے تھے ۔ ان کو پکڑ کر لے جا رہے تھے ۔ مِنْ حَوْلِھِمْ ؛ ان کے آس پاس سے ، ان کے اِرد گرد سے ۔ گرد و پیش سے ۔ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ ؛ کیا اس امن دینے کے بعد بھی جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ جھوٹ کو سچ سمجھتے ہیں ۔ وَبِنِعْمَةِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ ؛ اور اللہ کی نعمت سے ناشکری کرتے ہیں ۔ اس کا احسان نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کی) پناہ گاہ کو با امن رکھا تھا ۔ ان کے آس پاس سے لوگ گرفتار کرلئے جاتے تھے ۔ کیا اس پر بھی وہ باطل پر ایمان رکھیں گے (جھوٹ پر یقین رکھیں گے) ۔ اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کریں گے ؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ جو خدا پر افترئ پردازی کرے ۔ خدا پر جھوٹ باندھے ۔ اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ ؛ اور سچی بات کو جھٹلائے ۔ لَمَّا جَآءَهٗ ؛ جب اس کے پاس پہنچے ، آئے ۔ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ ؛ کیا جہنّم نہیں ہے ؟ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کا ٹھکانہ ۔ منکروں کے رہنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے ؟ (افترا پردازی کرے ؟) اور سچا مذہب اس کے پاس آجائے تو اس کو جھٹلا دے ۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ۷ ع ۲ ۳

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت مشقت اُٹھائی ۔ خوب کوشش کی ۔ جہاد کیا ۔ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؛ ہم ضرور ان کو اپنا راستہ خود بتادیں گے ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے ۔ جو حسن نیت رکھتے ہیں ان سے قریب ہے ۔ مخلصوں کو خدا کی معیت نصیب ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو ہمارے متعلق جدوجہد کرتے ہیں تو ضرور ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں ۔ اور یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ خدا کی معیت ہے ۔

نیکوں کو اللہ اپنے راستے پر رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ہوتا ہے

صاحبو ! لوگوں کا کیا حال ہے ۔ جہاں امن و راحت ملی خدا کو بھول گئے ۔ دوسروں کو لوفر سمجھنے لگے ۔ ذرا غور کرو ! تمہارے دشمن تم کو گھیرے ہوئے ہیں ۔ جہاں موقع ملتا ہے عورتوں کو اُڑا لیتے ہیں ۔ بچوں اور بوڑھوں کو مار ڈالتے ہیں ۔ خوب یقین رکھو کہ ناشکری کا انجام تباہی ہے ۔ جو راہِ خدا میں کوشش کرتے ہیں دل میں اخلاص رکھتے ہیں ، ان کو اللہ اپنے راستے بتاتا ہے ۔ دشمنوں سے بچنے کے طریقے سکھاتا ہے ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کے پردے کب تک ۔ جاگو ہوشیار ہوجاؤ ۔ خدا کی طرف توجہ کرو وہ تمہارے بچنے کے لئے اسباب پیدا کردے گا ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک   جاگو ! جاگو ! اجل کمین گاہ میں ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

یہ پوری آیت ہے ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ ۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ﴿۲﴾

غُلِبَتِ ؛ مغلوب ہوگئی ۔ اَلرُّوْمُ ؛ روم کی قوم ۔

ترجمہ :- روم کی قوم مغلوب ہوگئی ۔

ایک دفعہ رومیوں اور ایرانیوں میں جنگ ہوئی تھی اور ایرانی غالب ہوگئے تھے اور چند ہی دن کے بعد پھر رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوگئی ۔

فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ﴿۳﴾

فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ ؛ شام کے ملک میں جو فارس سے قریب تر ہے ۔ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ؛ اور رومی لوگ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہوجائیں گے ۔ غَلَبَ ۔ يَغْلِبُ ۔ غَلْبَةً ۔ غالب ہونا ۔ غُلِبَ ۔ يُغْلَبُ ۔ غَلَبَةً ۔ مغلوب ہونا مصدر مجہول ہے ۔ غَلْبَةٌ یا غَلَبٌ ۔ دونوں طرح سے مصدر آتا ہے ۔

ترجمہ :- قریب ترین زمین میں اور وہ اپنی مغلوبیت کے بعد عنقریب غالب ہوجائیں گے ۔

فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾

فِـی بِـضْـعِ سِـنِـیْـنَ ؛ چند ہی سال میں ۔ نَیِّفٌ کا لفظ ۱ تا ۳ تک مستعمل ہے اور بِـضْـع کا لفظ ۴ تا ۹ گنتی کے لئے مستعمل ہے ۔ لِلّٰـهِ الْاَمْـرُ مِـنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۔ (''بعد'' کے اعراب کی تین صورتیں ہیں :- (۱) مضاف الیہ ساتھ ہوتو حروف جر کا عمل ہوگا ۔ (۲) مضاف الیہ ساتھ نہ ہو اور نہ اس کے مذکور کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں بھی اعراب عمل کریں گے ۔ (۳) لیکن مضاف الیہ مذکور نہ ہو مگر منظور ہو تو مبنی بہ ضمہ ہوگا ۔) اللہ ہی کا حکم ہے پہلے بھی اور بعد بھی ، پہلے بھی اسی کو اختیار تھا اور آخر بھی اسی کو اختیار ہے ۔ رومیوں کو شکست ہوئی تو حکمِ خدا سے ۔ اور پھر فتح ملی تو بھی حکمِ خدا سے ۔ وَيَوْمَئِذٍ ؛ اور اسی دن ۔ يَوْمَئِذٍ کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے ۔ اَیْ يَـوْمَ الْفَتْحِ ۔ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان خوش ہوں گے ۔ ایرانی آتش پرست تھے اور رومی عیسائی ۔ مسلمان چونکہ تمام پیغمبروں کو مانتے ہیں ۔ اس واسطہ آتش پرستوں کی فتح سے

ناخوش تھے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پیش گوئی فرماتا ہے ۔ پھر ان پیغمبروں کو ماننے والوں کو فتح نصیب ہوئی ۔ آج کل بُت پرستوں کا زور ہے ان بُت پرستوں نے بڑے مظالم کئے ۔ مسلمان عورتوں ، بچوں اور نہتوں کو مارا ۔ اس واقعہ سے ہم عبرت لیتے ہیں کہ ان بُت پرستوں کو بھی ایسی ہی شکست ہوگی جس طرح کہ آتش پرستوں کو ہوئی تھی ۔

ترجمہ :- چند ہی سال میں ، خدا ہی کے اختیار میں ہے جو واقعہ پہلے ہوا اور جو بعد ہوا اور اس دن مسلمان خوش ہوں گے ۔

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کی مدد سے ۔ اس کی نصرت سے اور امداد سے ۔ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ؛ جس کو چاہتا ہے فتح دیتا ہے ۔ نصرت عطا کرتا ہے ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؛ اور وہ عزت و رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے نصرت عطا کرتا ہے اور وہ عزیز بھی ہے اور رحیم بھی ہے ۔

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَعْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ نے وعدہ فرمایا ۔ وَعَدَ اللّٰهُ وَعْدًا ہے ۔ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؛ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ۔ جو فرماتا ہے ہوکر رہتا ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔ انھیں کچھ بھی معلوم نہیں ۔

شیعی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلے سوچتا ہے پھر اپنے ارادہ کو بدل دیتا ہے اس کو ''بدا'' کہتے ہیں ۔ بَدَا ۔ يَبْدُوْ ۔ بَدْوًا ظاہر کرنا ۔ ہمارے ہاں اللہ کا ارادہ اٹل ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے (اس کا) وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ اس کو جانتے نہیں ۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ یہ لوگ صرف دنیوی زندگی جو ظاہر ہے جانتے ہیں ۔ دنیوی زندگی کے ظاہر سے واقف ہیں ۔ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ؛ اور یہ لوگ آخرت سے غافل ہیں ، انھیں عاقبت کی کچھ خبر نہیں ۔

ترجمہ :- یہ زندگیٔ دنیا کے ظاہری حالات کا علم رکھتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں ۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ⑧

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ؛ کیا انھوں نے کچھ فکر نہیں کی ۔ کچھ تامل نہیں کیا ۔ سوچا سمجھا نہیں ۔ کیا بے فکر اور بے خبر ہیں ۔ فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے دل میں (سوچا نہیں)۔ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا نہیں کیا ۔ وَمَا بَيْنَهُمَآ ؛ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان کو بھی پیدا نہیں کیا ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر برحق ، حکمت کے ساتھ ۔ بالکل ٹھیک ۔ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ اور ایک میعادِ معیّن کے لئے اور ایک ٹھیرائے ہوئے وعدے پر ۔ مقررہ وقت تک ۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ؛ اور اکثر لوگ ہیں ۔ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ؛ اللہ کی ملاقات سے ، اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے منکر ہیں ، کافر ہیں ۔ سرے سے مانتے ہی نہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کیا اپنے دلوں میں اتنا بھی نہیں سوچا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان کو پیدا نہیں کیا مگر برحق ، بالکل ٹھیک ، اور ایک میعادِ معیّن کے لئے ۔ اور اکثر لوگ ہیں کہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے سے ہی منکر ہیں ۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؕ ⑨

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین کی سیر نہیں کی ۔ کیا انھوں نے سفر نہیں کیا ۔ فَيَنْظُرُوْا ؛ کہ دیکھتے ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ ؛ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے تھے ۔ کیوں ان لوگوں نے گذشتہ لوگوں سے عبرت حاصل نہیں کی ۔ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؛ ان سے زور وقوت میں زیادہ تھے ۔ وَاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ ؛ زمین میں زراعت بھی کی اور اُسے آباد بھی کیا ۔ زمین کو اُٹھایا بھی ۔ اور اس میں بسایا بھی ۔ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا ؛ اس سے بھی زیادہ جو اُنھوں نے آباد کیا تھا ۔ تعمیر کی تھی ۔ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ اور ان کے پاس ان کے رسول واضح احکام لے کر آئے تھے ۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناقدری کی ۔ پیغمبر کے احکام کو نہ مانا اور اپنے آپ کو تباہ کرلیا ۔ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ؛ اور اللہ تو ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا ۔ خدا تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر خود انھوں نے اپنے پر ظلم کیا ۔ اپنے پیروں پر اپنے ہاتھ سے کلہاڑی ماری ۔ خدا کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے ، خود کو تباہ کرلیا ، برباد کردیا ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے زمین میں سفر نہیں کیا تھا کہ دیکھتے ان لوگوں سے پہلے جو لوگ تھے ان کا کیا انجام ہوا۔ وہ لوگ ان سے زیادہ قوی تھے۔ زیادہ زمین کو اُٹھایا تھا، اس میں لوگوں کو بسایا تھا۔ اس کی تعمیر کی تھی۔ اُن کی تعمیر سے زیادہ۔ اور ان کے پاس واضح احکام لے کر پیغمبر بھی آئے تھے (مگر ہوا کیا) خدا تو ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا لیکن اُنھوں نے خود اپنے آپ پر کو برباد کرلیا۔ (اپنے ظلم کا آپ شکار ہوگئے)۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۰　ع ۴

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا ؛ پھر ہوا انجام ان لوگوں کا جنھوں نے بُرائی کی تھی۔ السُّوْٓاٰى ؛ بُرا ہی بدکاروں کا انجام ہوا۔ کَانَ کا اسم اَلسُّوْٓاٰی ہے۔ اور عَاقِبَةَ خبر ہے۔ اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اس وجہ سے کہ وہ آیات اور احکامِ الٰہی کی تکذیب کرتے تھے۔ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ اور اس سے استہزا اور ٹھٹا کرتے تھے۔ ان کی ہنسی اُڑاتے تھے۔

ترجمہ :- پھر جن لوگوں نے بُرے کام کئے ان کا انجام بُرا ہی ہوا۔ اس وجہ سے کہ وہ خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔ (ان کو جھٹلاتے تھے) اور اس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔

صاحبو! آج کل کیا ہورہا ہے۔ وہی احکامِ الٰہی سے ٹھٹا کرنا۔ اس کی ہنسی اُڑانا۔ افسوس! یہ لوگ گزشتہ لوگوں کے حالات سے عبرت نہیں لیتے کہ وہ بدکار لوگ نیست و نابود ہوگئے۔ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ تم سے زیادہ بڑے بڑے شہر انھوں نے آباد کئے تھے۔ بابل اور نینوا کا کیا حال ہوا۔ دُور کیوں جاتے ہو۔ جرمنی، فرانس، بلجیم اور جاپان کا کیا حشر ہوا۔ مرنا ہے خدا کے دربار میں جانا ہے۔ بُرے کام چھوڑو۔ نیک کام اختیار کرو۔ نفسانیت چھوڑو۔ خود پسندی اور نفسانیت کو کام میں لانے والوں کا کیا نتیجہ ہوا۔ نہ ان کی سلطنت رہی نہ ان کی عزت۔ زمانہ گزر جاتا ہے اور کاموں کا ذکر رہ جاتا ہے۔ دربارِ الٰہی میں حاضری کے بعد کیا حال ہوگا اس کو پوری طور سے خدا ہی جانتا ہے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۱۱

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ؛ اللہ پیدا کرتا ہے پہلی دفعہ۔ اللہ ابتداءً خلق کرتا ہے۔ يَبْدَؤُا۔ میں ایک الف زائد ہے۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ پھر اس کا اعادہ کرتا ہے۔ دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اُسی کی طرف واپس کئے جاؤگے۔ اُسی کی طرف رجوع کروگے۔ وہی تمہارا مرجع و مآب ہے۔

ترجمہ :- اللہ پہلے پیدا کرتا ہے۔ پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ پھر تم سب کا اُسی کی طرف واپس جانا ہے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَيَـوْمَ تَـقُـوْمُ السَّـاعَـةُ ؛ جب قیامت ہوگی ۔ جب لکھی ہوئی ساعت قائم ہوجائے گی ۔ يُبْـلِــسُ ؛ حیرت زدہ ہوجائیں گے ۔ نا اُمید ہوجائیں گے ۔ آس ٹوٹ جائے گی ۔ اِبْـلِيْـــــس ۔ وہ شیطان جو خدا کی رحمت سے مایوس ہے ۔ اَلْمُجْرِمُوْنَ ؛ گنہگار ۔ مجرم ۔

ترجمہ :- جب قیامت آ جائے گی تو گنہگار ہر طرح سے مایوس ہوجائیں گے ۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ ؛ اور ان کے لئے ان کے دوستوں میں سے کوئی نہ ہوگا ۔ مِنْ شُرَكَـآئِهِمْ ؛ ان کے شریکوں میں سے ۔ شُـفَـعٰـٓؤُا ؛ سفارشی ۔ شفاعت کرنے والے ۔ املائے قرآنی میں واؤ اور الف ہے ۔ وَكَـانُـوْا بِشُـرَكَـآئِهِمْ ؛ اور وہ اپنے شریکوں سے ہوجائیں گے ۔ كٰفِرِيْنَ ؛ منکر ۔ کافر ۔ نامعتقد ۔

ترجمہ :- اور ان کا ان کے شریکوں میں سے کوئی شفیع نہ ہوگا (سفارشی نہ ہوگا) ۔ اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہوجائیں گے ۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَيَـوْمَ تَـقُـوْمُ السَّـاعَــةُ ؛ اور جس دن قیامت ہوگی ۔ يَـوْمَـئِذٍ ؛ اس دن ۔ يَـتَـفَـرَّقُوْنَ ؛ ایک دوسرے سے جُدا ہوجائیں گے ۔ فرقے فرقے ہوجائیں گے ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن سب متفرق ہوجائیں گے ۔ (کوئی کسی کا نہ رہے گا ۔ اچھے الگ ہوجائیں گے بُرے الگ) ۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَـاَمَّـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر جو ایماندار ہیں ۔ وَعَـمِـلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کئے ہیں ، نیک کام کئے ہیں ۔ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ ؛ تو وہ جنت میں ، باغ میں ۔ يُحْبَرُوْنَ ؛ آراستہ کئے جائیں گے ۔ ان کی خوب آ ؤ بھگت ہوگی ۔ وہ خوش اور مسرور ہوں گے ۔ حِبْرٌ ۔ سیاہی ۔ جس سے لکھتے اور نقش و نگار کرتے ہیں ۔ مَحْبَرَةٌ ۔ دوات ۔

ترجمہ :- پھر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ ان کی جنت میں آ ؤ بھگت ہوگی ۔ خوش حال ہوں گے ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور پھر جن لوگوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں اور نشانیوں کی تکذیب کی۔ ان کو نہ مانا۔ وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کے پیش آنے سے انکار کیا۔ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ؛ تو وہ عذاب میں پکڑے ہوئے حاضر کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کی تکذیب کی وہ عذاب میں گرفتار کئے جاکر حاضر کئے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ سَبِّحُوْا سُبْحٰنَ اللّٰهِ۔ خدا کی تسبیح کیا کرو۔ اس کی پاکی کو یاد کرو۔ حِيْنَ تُمْسُوْنَ ؛ شام کے وقت۔ جب تم شام کرتے ہو۔ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ؛ اور جب تم صبح کرتے ہو۔

ترجمہ :- پس تم شام و صبح اللہ کی تسبیح کرو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

وَلَهُ الْحَمْدُ ؛ اور ہمیشہ اس کی حمد ہوتی ہے۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں۔ وَعَشِيًّا ؛ اور دن ڈھلے بعدِ زوال۔ تیسرے پہر۔ وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ؛ اور دوپہر کو بھی ظہر کے وقت۔ وقتِ عصر تک۔ تیسرے پہر۔

ترجمہ :- اور ہمیشہ اللہ ہی کی حمد ہوتی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اور بعدِ زوال اور ظہر کے وقت بھی۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ / ۵

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ؛ زندہ کو بے جان میں سے نکالتا ہے۔ جیسے چوزہ انڈے میں سے۔ آدمی نطفہ میں سے۔ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ؛ اور بے جان کو جاندار میں سے نکالتا ہے۔ جیسے مرغی میں سے انڈا۔ آدمی میں سے نطفہ۔ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ اور بے جان اور بے آب و گیاہ ہوجانے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے تازہ کرتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ؛ اور اس طرح مرنے کے بعد پھر تم زندہ کئے جاؤ گے۔

ترجمہ :- جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار میں سے اور زمین کو بے آب و گیاہ ہوجانے کے بعد تروتازہ کرتا ہے اور اسی طرح تم حشر کے دن مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے۔

صاحبو! قیامت کا خوف، خدا کے دربار میں حاضر ہونے کا ڈر، اس کے باز پرس اور جواب دہی کا ہونا انسان کو تمام بُری باتوں سے بچاتا ہے۔ دیکھو! چند چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اپنی بُرائی کو۔ اور مرنے کو۔ اور چند چیزوں کو بالکل بھول جانا چاہیئے۔ اپنی خوبیوں کو بلکہ خود اپنے کو ہمیشہ اپنا خیال خدا کی طرف رکھو۔ اس کی تسبیح اور حمد میں اپنی عمر گزارو۔ جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا بھی۔ جو جاگ رہا ہے وہ سوئے گا۔ سونے والا دوبارہ بیدار بھی ہوتا ہے۔ مرنا حق ہے۔ خدا کا انکار کرنے والے بہت ہیں۔ مگر مرنے سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ خدا سے ڈرو اور کچھ کرو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے۔ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ؛ کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ خاک سے مخلوق کیا۔ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ ؛ پھر چند ہی روز کے بعد تم۔ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ؛ پورا آدمی بن کر منتشر ہوجاتے ہو۔ جوان ہو کر چوطرف چلتے پھرتے ہو۔

ترجمہ :- اور اس کے کرشمہ ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر چند ہی روز کے بعد تم ایک جوان انسان بن کر چوطرف پھرتے ہو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کے آیات سے اور آثارِ رحمت سے یہ بھی ہے۔ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ ؛ کہ تمہارے لئے پیدا کیا، مخلوق کیا۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ؛ تمہیں میں سے جوڑے۔ تمہاری ہی قسم کی بیبیاں۔ آدمی کی جورو۔ لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ؛ کہ تم کو اس کے پاس سکون اور راحت ملے۔ تمہاری بے چینی دفع ہو۔ وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؛ اور تمہارے درمیان محبت اور رحم دلی اور ہمدردی بھی پیدا کی۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں البتہ نشانیاں ہیں (مگر کن کے لئے ؟)۔ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ ان کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں، کچھ سوچتے سمجھتے ہیں۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی بیویاں مخلوق کیں کہ تم کو ان کے پاس آرام و سکون ہو۔ اور تمہارے درمیان محبت و رحمت بھی پیدا کی۔ اس میں

بے شک غور فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت سے ہے ۔ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا ۔ پھر ایک ہی زمین پر اور ایک ہی آسمان کے نیچے ۔ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؛ پھر کوئی عربی بولتا ہے اور کوئی ہندی ۔ ہر ایک کی زبان جُدا جُدا ۔ کوئی کالا ہے کوئی گورا ۔ ہر ایک کا رنگ الگ ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں ۔ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ؛ البتہ نشانیاں ہیں عالموں کے لئے ۔ دانش مندوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ۔ تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا جُدا ہونا ۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۲۳

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ تمہارا رات کو سونا ، دن کو قیلولہ کرنا ۔ تھکے ماندے آرام لینا ۔ قَيْلُوْلَةٌ ۔ دوپہر کو آرام کے لئے لیٹنا ۔ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ اور تمہارا فضلِ خدا کو تلاش کرنا ۔ اور روزی و رزق کے لئے ڈھونڈھنا ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو خود نہیں سمجھ سکتے تو دوسروں سے سنتے تو ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہی ہے ۔ رات کا سونا ، دن کا قیلولہ ۔ تلاش معاش میں نکلنا ۔ یقیناً اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۴

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں سے ہے ۔ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ ؛ کہ تم کو بجلی چمکا کر دکھاتا ہے ۔ خَوْفًا ؛ تم کو اُس کے گرنے کا ڈر ہے ۔ وَطَمَعًا ؛ اور بارش کی طمع ہے ۔ کیونکہ ۔ وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ وہ آسمانوں سے پانی اُتارتا ہے ۔ برساتا ہے ۔ فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ پھر زمین کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ۔ بے آب و گیاہ ہوجانے کے بعد سرسبز و شاداب کرتا ہے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان کے لئے جو کچھ عقل رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم پر بجلی چمکا کر دکھاتا ہے اُمید و بیم کی حالت میں آسمان سے پانی برساتا ہے ۔ پھر بے آب و گیاہ مُردہ زمین کو زندہ اور سرسبز کرتا ہے ۔ اس میں یقیناً ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کچھ عقل رکھتے ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝۲۵

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے ۔ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؛ کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں ۔ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ؛ پھر جب تم کو دفعتہً بُلائے گا ۔ پکارے گا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ؛ تو تم یکبارگی نکل پڑو گے ۔ تو تم کچھ دیر نہ کرسکو گے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکارے گا تو تم زمین سے نکل پڑو گے ۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۲۶

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہیں سب اُس کے ہیں ۔ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ؛ سب اس کے فرمانبردار ہیں ۔ تابعِ حکم ہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ سب اس کے تابعِ فرمان ہیں ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ
ع ۳ ۸ ۶ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۷ ع

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؛ اور وہی ہے جس نے ابتداءً پیدا کیا۔ پھر مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا۔ نیست سے ہست کرنا مشکل ہے یا دوبارہ پیدا کرنا ؟ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؛ اور بے نمونہ پیدا کرنے سے بعدِ نمونہ پیدا کرنا آسان ہے۔ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؛ اور اس کے صفات اعلیٰ ہیں۔ اس کی کہاوت بہتر ہے۔ اس کے نشانیاں بلند ہیں۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اس کے کرشمہ ہائے قدرت آسمانوں میں بھی ہیں اور زمین میں بھی۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہ عزیز وحکیم ہے۔ وہ عزت وحکمت والا ہے۔ جو چاہے کرسکتا ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا دوبارہ پیدا کرنا اس پر آسان ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کے کرشمہ ہائے قدرت، اس کے صفات کا بہترین طور سے ظہور ہے۔ اور وہ تو عزیز، حکیم ہے۔ (سب کچھ کرسکتا ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے)۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا ؛ اللہ تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک عبرت بیان کرتا ہے۔ مِنْ اَنْفُسِکُمْ ؛ یہ عبرت خودتم میں سے حاصل ہوئی ہے۔ هَلْ لَّکُمْ مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؛ کیا تمہارے لئے اس مال میں جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہارے غلام جو تمہارے دستِ نگر ہیں۔ مِنْ شُرَکَآءَ ؛ کوئی شریک ہے۔ فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؛ اس رزق میں کہ ہم نے تم کو دیا ہے۔ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؛ پھر تم اس میں برابر ہیں۔ تَخَافُوْنَهُمْ ؛ تم اُن سے ڈرتے ہو کہ برابری نہ کرلیں۔ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ ؛ جیسا اپنے آپ کا خوف وخیال رکھتے ہو۔ ڈرتے ہو۔ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ؛ اسی طرح ہم اپنے دلائل اور نشانیوں کو صاف صاف بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے ؟)۔ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ؛ ان کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ کچھ سمجھ سے کام لیتے ہیں۔ اپنی فہم وفراست کی پیروی کرتے ہیں جو سمجھتے بوجھتے ہیں۔

ترجمہ :- خدا تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے (ایک عبرت دلانے والا واقعہ بیان کرتا ہے) جو خود تمہارے متعلق ہے۔ کیا ان غلاموں کا جو تمہارے دستِ نگر ہیں، ہمارے دیئے ہوئے رزق میں کوئی شریک ہے (یعنی غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا) اور تم اس میں برابر ہیں۔ ان کا خوف کرتے ہو، (ان کے متعلق تمہیں خوف ہوتا ہے)۔ جیسے خود تمہارے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ (یعنی تم اپنے غلاموں کا ایسا ہی

خیال رکھتے ہو۔ جیسا اپنا) ہم اسی طرح صاف صاف نشانیاں اور تفصیل وار آیتیں اور دلائل بیان کرتے ہیں۔ (کن کے لئے) عقل رکھنے والوں کے لئے۔

صاحبو! ان باندی غلاموں میں سے جو تمہارے دستِ نگر ہیں کیا تمہارا کوئی شریک ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح پھر مخلوقات میں جو اللہ کے بندے ہیں۔ خدا کے کس طرح شریک ہوسکتے ہیں۔ باندی غلام سے خوف اس لئے بھی ہوتا ہے کہ کہیں وہ بے خوف اور سرکش ہوکر تمہاری برابری نہ کر بیٹھیں۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۹

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ بلکہ یہ ظالم تابع ہوگئے ہیں۔ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اپنی خواہشوں کے۔ یہ بندۂ ہوا و ہوس ہیں۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بے علمی کے ساتھ۔ یہ نادان بندۂ ہوا و ہوس ہیں۔ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؛ جن کی ناقص فطرت کی وجہ سے، بندۂ ہوا و ہوس ہونے کی وجہ سے جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت کرسکتا ہے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ نہ ان کو کوئی فتح و نصرت دینے والا ہے۔ نہ یار و مددگار ہے۔ ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

ترجمہ:- بلکہ یہ ظالم بے علمی کے ساتھ اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہوگئے ہیں۔ پھر جس کو خدا گمراہ کرے (رکھے) اُس کو کون ہدایت کرسکتا ہے؟ ان کا کوئی حمایتی ہے نہ یار و مددگار۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ڎ

فَاَقِمْ وَجْهَكَ ؛ پس تم اپنے منہ کو پھیرو۔ لِلدِّيْنِ ؛ دین کی طرف۔ حَنِيْفًا ؛ یکسو ہوکر۔ تم اپنا رُخ صرف خدا کی طرف کرو۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ ؛ تم فطرتِ الٰہی کی اتباع کرو۔ فطرتِ الٰہی کیا ہے؟ خود کو بندہ اور خدا کو خدا سمجھنا۔ اَلَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؛ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ توحید اور خدا کی ربوبیت فطری اور بدیہی چیز ہے۔ بڑے ہی سیاہ دل ہیں جو اس کو بھی نہیں مانتے۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؛ جس چیز کو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ ہٹ دھرمی الگ چیز ہے۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

الْقَيِّمُ ؛ یہی سیدھا دین ہے۔ قائم رہنے والا یہی مذہب ہے۔ اوہامِ باطلہ اس کو توڑ نہیں سکتے۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ بے علم ہیں۔ کچھ نہیں جانتے، بدیہات سے بھی کام نہیں لیتے۔ ان میں ان کی عقل میں بڑا بیر ہے۔ علم و دانش سے کوسوں بھاگتے ہیں۔

ترجمہ:- پس تم یکسو ہوکر دین کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ (اس کی طرف اپنا رُخ کرو) فطرتِ الٰہی کی اتباع کرو۔ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی پیدائش میں تبدیلی نہیں۔ یہ سیدھا اور پختہ دین ہے۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ کچھ نہیں جانتے۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ؛ فطرتِ الٰہی کی طرف رجوع کرکے اس کی اتباع کرو۔ اپنی پیدائش کی غرض کو پوری کرو۔ تم خدا کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس مقصد کو پورا کرو۔ وَاتَّقُوْهُ ؛ اور اس سے ڈرو۔ اس کے غضب سے بچو۔ اس کی نافرمانی نہ کرو۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو اچھی طرح سے اور پابندی سے پڑھو۔ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور مشرکوں میں شریک نہ ہو۔ تم مشرکوں کے کام نہ کرو۔

ترجمہ:- تم فطرتِ الٰہی کی طرف رجوع کرکے اس کی اتباع کرو۔ اس کے احکام مانو۔ اس سے ڈرتے رہو۔ اور نماز کو دُرستی اور پابندی سے قائم رکھو۔ اور تم مشرکوں میں سے نہ بنو۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ ؛ تم مشرکوں میں سے نہ بنو ان لوگوں میں سے نہ بنو، جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ وَكَانُوْا شِيَعًا ؛ اور فرقے فرقے ہوگئے۔ ہر گروہ جُدا۔ ہر جتھا الگ۔ یہ فرقہ واری یہ شیعہ بازی بالکل غلط ہے۔ خلافِ دین ہے۔ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ؛ ہر شخص اپنے گروہ پر نازاں ہے۔ ہر جتھا جو اس کے پاس ہے بس اسی پر ریجھ رہا ہے۔ ہر جماعت اپنے مذہب پر شاداں و فرحاں ہے۔

ترجمہ:- جن لوگوں نے دین کو پارہ پارہ کردیا اور بہت سے فرقے اور جتھے ہوگئے ہر فرقہ اپنے طریقہ پر نازاں ہے۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ ؛ اور جب لوگوں کو ضرر چھو جاتا ہے، سختی اور تکلیف پہنچتی ہے ۔ دَعَوْا رَبَّهُمْ ؛ تو اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں ۔ اس سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ؛ پوری طور سے اس کی طرف توجہ کر کے، رجوع الی اللہ کے ساتھ ۔ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً ؛ پھر جب اپنی رحمت کا ان کو مزہ چکھاتا ہے ۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ تو چند ہی روز کے بعد ان ہی سے ایک جماعت ۔ ایک فرقہ ۔ بعض آدمی ۔ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ؛ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب آدمیوں کو ضرر پہنچتا ہے تو اپنے رب کی طرف توجہ کر کے دُعائیں کرتے ہیں پھر جب ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ اپنے رب سے شرک کرتا ہے ۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ کہ ہم نے اُن کو جو دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں ۔ اس سے کفر و انکار کریں ۔ فَتَمَتَّعُوْا ؛ اچھا! اور چند روز گزار لو ۔ مزے کر لو ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اس کا انجام کیا ہوگا تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- کہ وہ ہمارے عطایا کی ناشکری کریں ۔ اچھا ۔ چند روز گزار لو ۔ مزے کر لو ۔ (مزے اُڑا لو) ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا (کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے) ۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا ؛ کیا ہم نے ان کو کوئی دلیل دی ہے ۔ انھیں کوئی سند ملی ہے ۔ ان کے پاس کوئی حجت ہے ۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جس سے ان کو غلبہ ہو ۔ فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ؛ کہ وہ ان شرک کرنے والوں کو کہہ رہی ہے ۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے ۔

ترجمہ :- کیا ہم نے ان کو سند دی ہے جو اُن مشرکین کے پاس بولتی ہے اس کو ظاہر کرتی ہے ۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً ؛ اور جب ہم لوگوں کو رحمت اور عنایت کا مزہ چکھاتے ہیں ۔ اور انھیں ذوقِ رحمت ملتا ہے ۔ فَرِحُوْا بِهَا ؛ تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں ۔ رَیجھنے لگتے ہیں ۔ انھیں فرحت ہوتی ہے شاد و خرم ہوتے ہیں ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور جو انھیں بُرائی پہنچتی ہے ۔ تکلیف ہوتی ہے ۔ ان پر سختی پڑتی ہے ۔ وہ بھی کیوں؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ بہ سبب

ان کاموں کے جو انھوں نے آگے بھیجا ہے۔ ان کے کرتوت سے۔ ان کے برے کاموں کی وجہ سے۔ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ؛ تو مایوس ہوجاتے ہیں۔ نا اُمید ہوجاتے ہیں۔ آس توڑ دیتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب ہم لوگوں پر رحمت کرتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جب ان کو ان کے کرتوت کی وجہ سے کسی قسم کی سختی پہنچتی ہے تو بس مایوس ہی ہوجاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا اُنھوں نے دیکھ نہیں لیا۔ کیا ان کو معلوم نہیں۔ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ کہ اللہ زیادہ دیتا ہے رزق کو جس کو چاہے۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور بند کردیتا ہے۔ تنگ کردیتا ہے کم کردیتا ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں یقیناً نشانیاں ہیں۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار لوگوں کے لئے۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ خدا رزق جس کو چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم۔ یقیناً اس میں ایمان دار لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ

ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ؛ پس قرابت دار کو اس کا حق دے دو۔ وَالْمِسْكِيْنَ ؛ اور فقیر محتاج کو۔ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؛ اور راہرو مسافر کو۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ یہ اچھی بات ہے۔ لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خدا کی رضا جوئی کرتے ہیں۔ اس کے فضل وکرم کا منہ تکتے ہیں۔ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور یہی ہیں فلاح پانے والے کامیاب۔

ترجمہ :- پھر تم قرابت دار کو اس کا حق، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دے دو۔ یہ خدا کی رضا جوئی کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ یہی لوگ تو ہیں فلاح پانے والے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا ؛ اور جو کچھ کہ تم سود بٹے پر دیتے ہو۔ بیاج پر لگاتے ہو۔ لِيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ ؛ کہ وہ

بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں ۔ مثلاً تم نے (۱۰۰) روپے قرض دیئے اور وہ سود بٹے سے سوا سو (۱۲۵) ہوگئے ۔ ایسی مالی ترقی کوئی مفید ترقی نہیں ۔ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ پس خدا کے پاس یہ مالی ترقی ترقی نہیں ہے ۔ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِنْ زَکٰوۃٍ ؛ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو ۔ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؛ وہ بھی خدا کی رضا مندی کے لئے ۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ؛ پس یہ لوگ مال کو دُگنا کرنے والے ہیں ۔ بے شک ان کا مال بڑھتا رہتا ہے ۔ ایسوں کی دنیا میں بھی مالی ترقی ہوتی ہے اور آخرت میں بھی ۔ اس سخی کے سب دوست ہوتے ہیں ۔ ضرورت پر اس کی مدد کرتے ہیں ۔ سود خوار ہمیشہ خوار، نہ اس کا یار نہ مددگار، آخرش فی النّار ۔

ترجمہ :- اور تم نے جو کچھ (روپیہ) سود بٹے پر لگایا ہے کہ لوگوں کو قرض دیا ہوا مال بڑھتا رہے اور مالی ترقی ہوتی رہے مگر خدا کے پاس ایسا مال ترقی نہیں کرتا ۔ اور جو (روپیہ) کہ تم خدا کی رضا جوئی کے لئے زکوٰۃ میں دیتے ہو (بے شک وہ بڑھتا ہے) ۔ پس یہی لوگ ہیں (ایک کے دو پانے والے) ۔ ایک مال کو کئی چند کرنے والے ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ
هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۴ ۱۳ ۷

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ؛ پھر تم کو کھلایا پلایا ۔ روزی دی ۔ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؛ پھر وہی تم کو مارے گا ۔ وہی جلائے گا ۔ هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ ؛ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے ۔ مَنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِنْ شَیْءٍ ؛ جو اس میں سے کچھ بھی کر سکے ۔ پیدا کر سکے ۔ رزق دے سکے ۔ یا حیات و ممات دے سکے ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ اللہ تعالیٰ ان شرک کی باتوں سے پاک ہے اور عالی مرتبت ہے ۔ وہ پاک ہے ۔ برتر ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ پھر رزق دیا ۔ پھر تم کو مارتا بھی ہے ۔ پھر جلاتا بھی ہے ۔ کیا تمہارے (فرضی) شرکاء اس میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں ؟ (نہیں ہرگز نہیں !) اللہ اُن کے شرک سے پاک ہے برتر ہے ۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ بحر و بر میں ۔ خشکی و تری میں فساد پھیل رہا ہے ۔ بلائیں آ رہی ہیں ۔ کیوں ؟ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ ؛ لوگوں کے کرتوت سے ، ان کے ہاتھ کی کمائی سے ، ان کی بد اعمالی کی وجہ سے ۔ یہ کیوں ؟ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا ؛ کہ ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھائے ، ان کے اعمال کی سزا دے ۔ جیسا کیا ہے ویسا انھیں بھگتنا پڑے ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ شائد کہ وہ اپنے پہلے طریقہ کو چھوڑ دیں ۔ اس سے باز آئیں ۔ خدا کی طرف رجوع کریں ۔

ترجمہ :- بحر و بر میں ان لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے کہ ان کو اپنے کئے کا مزہ چکھائے ممکن ہے کہ وہ باز آ جائیں !

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ ذرا زمین میں چلو پھرو ۔ چار طرف سیر کرو ۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ جو لوگ پہلے گزرے ہیں ان کا آخر کیا ہوا ؟ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِيْنَ ؛ ان میں اکثر مشرک ہی تھے ۔

ترجمہ :- تم کہو ! زمین میں چلو پھرو ۔ سفر کرو ۔ پھر دیکھو کہ ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا ؟ ان میں اکثر مشرک تھے ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ ؛ پس تم اپنا رُخ راہِ راست کی طرف کرو ۔ سچے دین کی طرف اپنا منہ کرلو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ ؛ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے ۔ لَا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؛ کہ خدا سے منہ پھیرنے کی کوئی صورت نہ نکلے ۔ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ؛ اس دن آپس میں ایک دوسرے سے جُدا ہو جائیں گے ۔ ان میں پھوٹ پڑ جائے گی ۔ صُدَاع ۔ دردِ سر ۔ تَصْدِيْع تکلیف ۔ یہ اصل میں يَتَصَدَّعُوْنَ تھا بابِ افتعال سے ۔

ترجمہ :- پس تم اپنا منہ راہِ راست کی طرف پھیرلو (دینِ صحیح کی طرف متوجہ ہو جاؤ) ۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں اللہ سے اعراض کرنا نہ ہو سکے گا ۔ اس دن وہ سب آپس میں متفرق ہوں گے (اور ان میں پھوٹ پڑے گی) ۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؛ جو کوئی کفر کرے گا ۔ اس کا وبال اُسی پر پڑے گا ۔ جیسا کرے گا ویسا بھرے گا ۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا ؛ اور جو نیک کام کرے گا ۔ عملِ صالح کرے گا ۔ فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ؛ وہ اپنا راستہ صاف کرتے ہیں ۔ مَهْدٌ ۔ گہوارہ ۔ جھولا ۔ مِهَادٌ ۔ فرش ۔ تَمْهِيْد ۔ مقصد سے پہلے سمجھنے کے لئے مناسب مقدمات بیان کرنا ۔

ترجمہ :- جو کفر کرتا ہے اس پر اس کے کفر کا وبال ہے اور جو اچھے کام کرتا ہے وہ اپنے لئے جگہ صاف کرتا ہے ۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ ایمانداروں کو جزا دے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور ان لوگوں کو جو عملِ صالح کرتے ہیں ۔ نیک کام کرتے ہیں ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؛ بے شک اللہ منکروں کو پسند نہیں کرتا ، کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- تاکہ (اللہ) اپنے فضل سے ایمانداروں اور نیکوکاروں کو جزا دے ۔ یقیناً وہ (اللہ) کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ کرشمہ ہائے قدرت سے ہے ۔ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ ؛ کہ ہوا کو چلائے ۔ مُبَشِّرٰتٍ ؛ بارش کی بشارت دیتے ہوئے ہوا بھیجتا ہے ۔ اور وہ سرسبزی و شادابی کی خوش خبری لاتی ہے ۔ وَلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ ؛ کہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے ۔ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ ؛ اور تاکہ جہاز چلیں ۔ کشتیاں چلیں تو اس کے حکم سے ۔ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اور تاکہ اس کے فضل و کرم کو ڈھونڈو ۔ اپنی روزی تلاش کرو ۔ جہاز میں بیٹھ کر اِدھر کا مال

اُدھر لے جاؤ۔ خوب لین دین ہو۔ یہ سب کیوں ہوتا ہے۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ شائد کہ تم اس کی قدر کرو۔ اور اس کا شکر ادا کرو۔

ترجمہ:- اور اس کے کرشمہ ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ بارش کی بشارت لانے والی ہوا چلاتا ہے۔ (مون سون بہنے لگتی ہے) کہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور اس کے حکم سے جہاز چلیں۔ اور تم روزی کماؤ۔ (کچھ لین دین کرلو)۔ ممکن ہے کہ تم اس کا شکر کرو۔ (اس کی کچھ قدر کرو)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم بھیج چکے ہیں۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے۔ رُسُلًا ؛ رسولوں کو۔ پیغمبروں کو۔ اِلٰى قَوْمِهِمْ ؛ ان کی قوم کی طرف۔ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ پھر وہ پیغمبران لوگوں کے پاس واضح، کھلی نشانیاں اور واضح دلائل لائے۔ فَانْتَقَمْنَا ؛ پھر ہم نے سزا سنادی۔ انتقام لیا۔ بدلہ لیا۔ مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ ان لوگوں سے جو جرائم کے مرتکب ہوئے۔ جو گنہگار تھے۔ نافرمان تھے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا ؛ اور ہم پر واجب تھا۔ لازم تھا۔ نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو فتح و نصرت دینا۔ مومنین کی نصرت ہمارا فرض ہے۔ ان کا حق ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم سے پہلے ان کی قوم کی طرف پیغمبر بھیجے اور وہ واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا (ان کو سزا دی)۔ اور مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ (ہم پر واجب ہے)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ
وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ ؛ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ مان سون روانہ کرتا ہے۔ ''ریاح'' کا لفظ اچھے مقام میں اور ''ریح'' کا لفظ بُرے مقام میں مستعمل ہوتا ہے۔ فَتُثِيْرُ سَحَابًا ؛ پھر وہ ہوا ابر کو اُٹھاتی ہے۔ اسے

اُبھارتی ہے ۔ اسے برانگیختہ کرتی ہے ۔ فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ ؛ پھر اللہ اس کو آسمان میں پھیلاتا ہے ۔ كَيْفَ يَشَآءُ ؛ جس طرح چاہے ۔ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا ؛ اور ابر کو تہ بہ تہ گھنگور، گھٹا ٹوپ سیاہ بنا دیتا ہے ۔ کُسُوف ۔ آفتاب کا تاریک ہونا ۔ گہن لگنا ۔ مکسوف ۔ جھلسا ہوا ۔ تاریک ۔ سیاہ ۔ فَتَرَى الْوَدْقَ ؛ پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو ۔ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ؛ اس کے اندر سے نکلتی ہے ۔ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؛ پھر جب جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے ۔ مُصِيْبَتْ ۔ آنے والی آفت ۔ صَوْب ۔ بارش ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ تو ان کے چہروں سے خوشیاں ظاہر ہوتی ہیں ۔ بڑے ہی شاد و خرم ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جو ہوا کو بھیجتا ہے ۔ اور وہ ہوا ابر کو پیدا کرتی ہے ۔ پھر خدا آسمانوں پر جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے ۔ اور ابر کو گھنگور گھٹا ٹوپ کر دیتا ہے پھر تم بارش کو دیکھتے ہو کہ ابر کے اندر سے برس رہی ہے ۔ پھر ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں یہ بارش پہنچا دیں ۔ تب وہ خُرم و شاد ہوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں ۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ ؛ اگرچہ کہ ان پر نازل ہونے سے پہلے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ خوش ہونے سے پہلے ۔ لَمُبْلِسِيْنَ ؛ بہت ہی مایوس اور نا اُمید ہو گئے تھے ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ قبل اس کے (کہ وہ خوش ہوں) بارش ہونے سے پہلے مایوس اور نا اُمید تھے ۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ ؛ پھر دیکھو رحمتِ الٰہی کے آثار کو، اس کی رحمت کے کرشموں پر نظر ڈالو ۔ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ زمین کے مرنے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے ۔ اور خشک و بے برگ و گیاہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ اور سرسبز و شاداب کرتا ہے ؟ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ کچھ شک نہیں کہ وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ سب کچھ کر سکتا ہے ۔

ترجمہ :- ذرا خدا کی رحمت کے آثار کو تو دیکھو زمین کو خشک ہونے کے بعد کس طرح سرسبز و شاداب کرتا ہے ۔ بے شک وہی ہے مُردوں کو جلانے والا اور (وہ سب کچھ کر سکتا ہے) ۔ ہر شئے پر قادر ہے ۔

یااللہ! خشک سالی، قحط نے ہندوستان کو گھیر لیا ہے۔ کچھ قحط حقیقی ہے کچھ اختیاری۔ مسلمانوں کے دل کچھ مر سے گئے ہیں۔ تو اپنے فضل و کرم سے ان میں روحِ حیات ڈال۔ ان کے دلوں کو تازہ کر۔ زندہ کر۔ ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ دست بہ دعا ہیں۔ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے کفار ظلم کرنے لگ گئے ہیں۔ تُو سچا۔ تیرا پیغمبر سچا۔ تو ہم کو ایمان بھی دے اور فتح ونصرت کے مستحق بھی بنا۔ اور کَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ کے وعدے کو پورا فرما۔

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا؛ اور اگر ہم بادِ ناموافق بھیجیں۔ فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا؛ پھر اس کے اثر سے کھیتی زرد پڑ جائے، سوکھنے لگے۔ لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ؛ تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ ظَلَّ ہوگیا۔

ترجمہ:- اور اگر ہم ناموافق ہوا بھیجیں اور اس کے اثر سے کھیتی پیلی پڑ جائے تو اس کے بعد ہمارے گزشتہ احسانوں سے وہ انکار کرتے ہیں۔ (اس کی ناشکری کرتے ہیں)۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى؛ تم ان مُردہ دلوں کو سُنا نہیں سکتے۔ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ؛ اور ان بہروں کو پکار کر نہیں سُنا سکتے۔ صُمٌّ جمع اَصَمْ۔ بہرہ۔ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ؛ جب پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

ترجمہ:- بے شک تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے۔ بہروں کو پکار کر نہیں سُنا سکتے۔ جب پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

صاحبو! یہاں موتٰی سے مُراد مُردہ دل ہیں۔ اور صُم سے مُراد وہ ناحق شناس ہیں جو سچی بات سننے کے روادار نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبرستان پر جاؤ تو کہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ سَلَفٌ وَنَحْنُ خَلَفٌ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ؛ اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جنگِ بدر میں کافروں کے متعلق رسولِ خدا ﷺ صحابہؓ سے فرمایا۔ لَسْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ؛ یعنی تم ان مُردہ کافروں سے زیادہ نہیں سنتے۔ معراجِ شریف میں رسولِ خدا ﷺ نے پیغمبروں سے ملاقات کی۔ ان سے گفتگو کی۔ ان سے کہا۔ ان کی سُنی۔ سماعِ موتٰی کے منکر۔ حقیقتِ روح سے ناواقف مادّہ پرست موحد ہوتے ہیں۔ یہ نادان یارسول اللہ کہنے کو شرک سمجھتے ہیں۔ یہ احادیث سے بالکل نابلد ہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے یا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدُ! اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰى رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ۔ یہ نادان، مسلمانوں کو مشرک کہہ کر خود مشرک بنتے ہیں۔ کیونکہ عمل اور ردِ عمل برابر ہوتا ہے۔

ع ۵ ۱۳ ۸ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ؛ اور تم ان نابینا دلوں کو ہدایت نہیں کرسکتے۔ رہنمائی نہیں کرسکتے۔ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ؛ ان کی

گمراہی سے ۔ ان کی ضلالت سے ۔ اِنْ تُسْمِعُ ؛ تم نہیں سُناتے ۔ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا ؛ مگر ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ ہماری نشانیوں کا یقین رکھتے ہیں ۔ فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ پھر وہ اپنے کو سخت پابندِ امرِ الٰہی کردیتے ہیں ۔ مانتے ہیں اور اس کے احکام پر کاربند بھی ہوتے ہیں ۔ یقین کے ساتھ اطاعت بھی ہے ۔ ایمان کے ساتھ تسلیم بھی ہے ۔

ترجمہ :- تم ان اندھوں کو ہدایت نہیں کرسکتے ان کی گمراہی سے ۔ تم نہیں سُناتے مگر ان کو جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں ۔ پھر وہ ان کو تسلیم بھی کرتے ہیں ۔ (ان پر کاربند ہوتے ہیں) ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝۵۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ ضُعْفٍ ؛ کمزوری اور ضعف سے ۔ نادانی سے ۔ تم بچے تھے ۔ چل پھر نہ سکتے تھے ۔ دودھ پینے میں بھی ماں اور دایا کے محتاج تھے ۔ چیونٹی کاٹے تو اس کو دفع نہ کرسکتے تھے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ؛ اور ضعف و ناتوانی کے بعد قوت عطا کی ۔ تم جوان ہوگئے ۔ چاق و چوبند ہوگئے ۔ تم کام کرنے اور دوسروں کو مدد دینے کے قابل ہوگئے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؛ پھر قوت کے بعد ضعیفی اور بڑھاپا دیا ۔ لکڑی کے سہارے چلنے لگے ۔ چلنے پھرنے میں دوسروں کے محتاج ہوگئے ۔ طالبِ مدد ہوگئے ۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ؛ اور وہ علم و قدرت والا ہے علیم و قدیر ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے تم کو ضعف و ناتوانی سے پیدا کیا ۔ اور ضعف کے بعد قوت عطا کی ۔ پھر قوت کے بعد ضعف اور ضعیفی و بڑھاپا دیا ۔ (اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ اور وہ علیم و قدیر ہے ۔ (علم ہے تو اس کو ۔ قدرت ہے تو اس کی) ۔

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۝۵۵

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ؛ اور جب قیامت کا دن ہوگا ۔ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ قسم کھائیں گے گنہگار ۔ مجرم قسم کھا کھا کر کہیں گے ۔ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؛ کہ ایک ساعت سے زیادہ نہ رہے تھے ۔ دنیا میں گھڑی بھر ہی رہے تھے ۔ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ؛ ایسے ہی جھوٹ بنایا کرتے ہیں ۔ ان کو اسی طرح دروغ گوئی کی عادت پڑی ہے ۔

ترجمہ :- اور جب قیامت کا دن ہوگا تو مجرم لوگ قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی بھر ہی رہے تھے ۔ یہ لوگ اسی طرح سے جھوٹ کہا کرتے ہیں ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٥٦

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ ؛ اور کہا ان لوگوں نے جن کو علم اور ایمان دیا گیا تھا۔ عالم اور ایماندار لوگ کہیں گے۔ لَقَدْ لَبِثْتُمْ ؛ ٹھیرے رہے دنیا میں۔ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ ؛ جیسا کہ کتاب اللہ میں لکھا ہوا ہے بحسب لوحِ محفوظ۔ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؛ مرکر اُٹھنے کے دن تک۔ تمہاری تقدیر میں لکھا تھا کہ تم دنیا میں قیامت تک رہو گے۔ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ ؛ تو یہ قیامت کا دن ہے۔ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ مگر تم تھے بڑے نادان۔ مگر تم کو اس کا علم نہ تھا، یقین نہ تھا۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں کو علم و ایمان عطا کیا گیا تھا کہیں گے تم تو نوشتۂ خداوندی کے موافق روزِ قیامت تک رہے ہو پس آج قیامت ہی کا دن ہے مگر تم کو اس کا علم نہ تھا (تم مانتے ہی کب تھے)۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٥٧

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پھر اس دن۔ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ ؛ ظالموں کو اُن کی عذر خواہی کام نہ آئے گی کوئی عذر نفع نہ دے گا۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ؛ اور نہ ان کی توبہ قبول ہوگی۔ اور نہ وہ منائے جائیں گے۔ نہ اُن کی ناراضگی کا تدارک کیا جائے گا۔ سلبِ عتاب کیا جائے گا۔

ترجمہ :- پھر اس دن ظالموں کو کوئی معذرت نفع نہ دے گی اور نہ ان کی ناخوشی کا تدارک کیا جائے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۗ

وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ ؛ اور ہم نے لوگوں کے سامنے بیان کردیا ہے۔ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر قسم کے مضامین۔ بیانات۔ کہاوتیں۔ مثالیں۔ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ ؛ اور اگر ان کے پاس کوئی آیت لے جاؤ۔ نشانی لے جاؤ۔ دلیل پیش کرو۔ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو یہ کافر کہیں گے۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ؛ تم نہیں ہو مگر باطل پرست۔ دروغ گو۔ جھوٹے۔ جھوٹ بنانے والے۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کے مضامین بیان کئے ہیں۔ اور اگر تم ان کے پاس کیسی ہی بڑی دلیل لاؤ تو یہ بے ایمان کہیں گے۔ سب جھوٹ تم باطل پرست ہو۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ ؛ اسی طرح اللہ مہر کردیتا ہے ۔ سیاہی لا دیتا ہے ۔ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے دلوں پر جن کو کچھ علم نہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر یوں ہی مہر کردیتا ہے (زنگ آلود کردیتا ہے)۔

ركوع ۶

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

فَاصْبِرْ ؛ پس پیغمبر تم صبر کرو ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے ۔ سچا ہے ۔ راست اور دُرست ہے ۔ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ ؛ اور کہیں تم کو سبکسار نہ کردیں ، بے برداشت نہ کردیں ۔ بھڑکا نہ دیں ۔ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ؛ وہ لوگ جنھیں یقین نہیں ہے ۔

ترجمہ :- پس تم صبر کرو ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ حق ہے ۔ یہ یقین نہ رکھنے والے کہیں تم کو خفیف اور بے برداشت نہ بنادیں ۔

صاحبو ! مسلمان بہت بے کسی بے سر و سامانی ، غیر منظم حالت میں ہوگئے ہیں ۔ ان کا نہ کوئی یار ہے نہ مددگار ۔ مگر نہیں تم خدا کے وعدہ کو حق سمجھو ۔ اچھے کام کرو ۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو ۔ یقیناً وہ تم کو فتح و نصرت عطا کرے گا ۔ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ۔ جہاں حیات کے بعد موت ہے ۔ وہاں موت کے بعد حیات بھی ہے ۔ ضعف کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف دونوں رہتے ہیں ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ایمانداروں کو فتح و نصرت دینا ہمارا فرض ہے ۔ اور یہ بھی فرماتا ہے لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ کافر خدا کی رحمت سے مایوس ہوئے ہیں ۔ مسلمان نا اُمید ہرگز نہیں ہوتے ۔ ان کے پیشِ نظر لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہوتا ہے ۔ دیکھو ایمان کے ساتھ امان ہے تم ایمان کو سنبھالو ۔ خدا تم کو سنبھال لے گا ۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اس میں چونتیس (۳۴) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سلطان احمد انجمن

الٓمّٓ ﴿۱﴾

(اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

تِلْکَ ؛ یہ ۔ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ؛ آیتیں ہیں پُر حکمت کتاب کی ۔

ترجمہ :- یہ کتابِ حکمت کی آیتیں ہیں ۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

هُدًی وَّ رَحْمَةً ؛ یہ سراپا ہدایت اور رحمت ہے ۔ لِلْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیکوکار بندوں کے لئے ۔

ترجمہ :- یہ نیکوکاروں کے لئے ہدایت و رحمت ہے ۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

محسن اور نیکوکار لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ جو پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ ؛ اور زکٰوۃ دیتے ہیں ۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؛ اور آخرت پر یقین بھی رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو دُرستی اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت کا یقین بھی رکھتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ؛ وہ اپنے رب کے سیدھے راستہ پر ہیں ۔ خدا کی ہدایت پر وہ قائم ہیں ۔ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور یہی ہیں فلاح پانے والے ۔ کامیابی ان ہی کے لئے ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اپنے خدا کی ہدایت پر قائم ہیں ۔ اور یہی لوگ ہیں فلاح و بہبود پانے والے ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ ؛ جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں ۔ بیہودہ باتوں کے طالب ہیں ۔ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ کہ لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کریں ۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ بے سمجھی کے ساتھ ۔ ان کے پاس کوئی علمِ صحیح نہیں ۔ وَیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؛ اور اس کی ہنسی اُڑائیں ۔ اور اس سے تمسخر اور ٹھٹا کریں ۔ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ۔ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؛ ذِلّت اور اہانت کرنے والا عذاب ۔ اس سزا میں وہ ذلیل وخوار ہوجائیں گے ۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہنسی دل لگی کی باتوں کے خریدار ہیں کہ باوجود بے علمی کے لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کریں اور اسی کو کھیل ٹھٹا بنالیں ۔ (ان کا مذاق کریں) اور انہی لوگوں کے لئے ہے ذِلّت اور اہانت کا عذاب ۔

واضح ہو کہ ۔ لَهَا یَلْهُوْ ۔ لَهْوًا کے معنی ہیں ۔ہنسی مذاق ۔ دلگی ۔ دل بہلائی ، بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا بھی لَهْوَ الْحَدِیْثِ میں داخل ہے ۔ کیا ہر لہو ناجائز ہے اور حرام ہے ؟ نہیں ! قرآنِ شریف میں جس کی مذمت کی گئی ہے ۔ وہ لَهْوَ الْحَدِیْثِ ہے ۔ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود ہو ۔ اگر گمراہ کرنا مقصود نہیں تو حرام بھی نہیں ۔ہنسی دل لگی سے کوئی آدمی خالی نہیں ۔

پیغمبر علیہ السلام بھی بعض دفعہ کوئی نہ کوئی کلمۂ ظرافت اور دل لگی کا مزہ دیتے تھے ۔ ایک عورت سے حضرتؐ نے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہ جائے گی ۔ وہ عورت بوڑھی تھی پریشان ہوگئی ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ سب جوان ہوکر جنت میں جائیں گے ۔

ایک شخص رسولِ خدا ﷺ سے اونٹ مانگتا تھا ۔ حضرتؐ نے فرمایا میں تجھے اونٹ کا بچّہ دوں گا ۔ وہ پریشان ہوگیا کہ اونٹ کا بچّہ سواری کے کیا کام دے گا ۔ حضرتؐ نے فرمایا سب اونٹ ، اونٹ ہی کے تو بچّے ہیں ۔

ایک صاحب اس آیت سے حرمتِ سماع پر استدلال کرتے تھے ۔ کوئی ذرا غور کرکے دیکھے کہ اس آیت سے حرمتِ سماع کدھر نکلتی ہے ؟ تمام لوگ بیکار اور دل لگی کی باتیں کرتے ہیں ۔ کیا وہ سب حرام کام کرتے ہیں ۔ آدمی دین سے جس قدر دُور ہوگا اسی قدر برائی بھی پیدا ہوگی ۔ حرام بات حرام ہے ۔ بیکار بات بیکار ہے ۔ اچھی بات اچھی ہے ۔ حسان بن ثابتؓ کو رسول اللہ ﷺ منبر پر بٹھا کر اشعار سنتے تھے ۔ ان اشعار سے دین کی تائید ہوتی تھی ۔ بھلا وہ کیونکر بُرے ہوسکتے ہیں ؟ بعض لوگ ایسے ضدی ہوتے ہیں کہ حرام کے معنی تک نہیں سمجھتے ۔ اور ہر بات کو حرام کہہ دیتے ہیں ۔ حرام وہ ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو ۔ مرتکب گنہگار ہو ۔ منکر کافر ۔ کونسی دلیلِ قطعی ہے جس سے حرمتِ سماع ثابت ہوتی ہے جتنے سماع سننے والے ہیں گنہگار ہیں ؟ کیا جتنے لوگ اس کو جائز سمجھتے ہیں کافر ہیں ؟ نعوذ باللہ ۔ سماع صحابہؓ نے سُنا ۔ تابعین نے سُنا حدیث شریف میں ہے ۔ مَابَیْنَ النِّکَاحِ وَالسِّفَاحِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ ۔ نکاح اور زِنا میں یہ فرق ہے کہ نکاح اور شادیوں میں گانا بجانا ہوتا ہے ۔ بزرگانِ طریقت نے گانا سُنا اور اس کو جائز سمجھا ۔ ان کو کافر کہنے والا کفر کو اپنے لئے واپس بُلاتا ہے ! استغفر اللہ ۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا ؛ اور جب اس کو پڑھ کر ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں ۔ وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا ؛ تو تکبّر سے منہ پھیر لیتا ہے ۔ اپنی شان کے خلاف سمجھ کر اعراض کرتا ہے ۔ اپنی شان کو اس سے اعلیٰ و ارفع سمجھتا ہے کہ ان آیتوں کو سُنے ۔ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ؛ وہ ایسا بن جاتا ہے کہ گویا اس نے سُنا ہی نہیں ۔ كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ؛ گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں گرانی ہے ۔ گویا کہ وہ اونچا سنتا ہے ۔ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ پس تم اس شخص کو عذابِ الیم کی بشارت دو ۔ دردناک عذاب آنے کی اطلاع دو ۔

ترجمہ :- اور جب اس کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو تکبّر سے منہ پھیر لیتا ہے ۔ گویا اس نے ان کو سُنا ہی نہیں ۔ اور گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی ہے (کم سنتا ہے) تو ایسے شخص کو عذابِ الیم کی بشارت دو (اس کو دردناک سزا مبارک ہو) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کیے ۔ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ؛ ان کے حصے میں پُر نعمت جنتیں ہیں ۔ عیش و عشرت کے باغ ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں سے بھری ہوئی جنتیں ہیں ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؛ خدا نے یہ سچا وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ کا سچا وعدہ ہو چکا ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہ عزت و حکمت والا ہے ۔ زبردست بھی ہے اور مناسب کام بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے ۔ وہی عزت و حکمت والا ہے ۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿۱۰﴾

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ؛ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا ۔ بِغَيْرِ عَمَدٍ ؛ بغیر ستون کے ۔ تَرَوْنَهَا ؛ تم ان آسمانوں کو دیکھتے ہو ۔ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ ؛ اور زمین میں لنگر زن پہاڑوں کو بنایا ۔ بٹھایا ۔ ڈالا ۔ رَوَاسِى جمع رَاسِيَةٌ ۔ لنگر ، بھاری اور مضبوط چیز جو نہ ہلے ۔ اَنْ تَمِيْدَبِكُمْ ؛ تاکہ تم کو لے کر کسی طرف جھک نہ پڑے ڈانواں ڈول نہ ہو جائے ، ہل جل نہ سکے ۔ جہاں پہاڑ ہوتے ہیں وہاں زلزلے کم ہوتے ہیں ۔ وَبَثَّ فِيْهَا ؛ اور زمین میں پھیلایا ۔ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؛ ہر قسم کے چلنے والے ۔ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اور ہم نے اُتارا آسمان سے پانی ۔ ہم نے بارش بھی کی ۔ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا ؛ پھر ہم نے اس زمین میں نباتات پیدا کئے ۔ لگائے ۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ؛ ہر قسم کے عمدہ اقسام کے اچھے خاصے جوڑے بھی بنائے ۔

ترجمہ :- (اللہ نے) آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو ۔ اور زمین میں مضبوط پہاڑ بھی قائم کئے کہ کہیں ان کو بھونچال نہ آئے ۔ (کہ کہیں وہ ڈانواں ڈول نہ ہو جائیں) اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے بارش کی پھر زمین میں قسم قسم کے اچھے نباتات پیدا کئے ۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ الظّٰلِمُونَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱/۱۰

هٰـذَا خَلْقُ اللّٰهِ ؛ یہ سب تو خدا کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں ۔ مخلوق ہیں ۔ فَاَرُوْنِىْ ؛ تو ذرا مجھے یہ تو بتاؤ ۔ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ ان لوگوں نے کیا بنایا جو اس کے سوا ہیں ۔ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بلکہ یہ ظالم ظاہر گمراہی میں پڑے ہیں ۔ بے انصاف لوگ صریح طور سے بھٹک رہے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ سب تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں ۔ ذرا مجھے بتاؤ تو کہ خدا کے سوا کسی اور نے کیا بنایا ؟ بلکہ یہ ظالم واضح ضلالت و گمراہی میں گرفتار ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ ؛ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی ۔ دانشمندی سے سرفراز کیا تھا ۔ وہ جو کہتے یا کرتے تو نہایت مناسب اور عمدہ کام کرتے ۔ حکمت دینے کی وجہ سے ان کو حکم دیا گیا تھا ۔ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؛ کہ اللہ کا شکر ادا کرو ۔

اس کی نعمتوں کی قدر کرو۔ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ؛ اور جو شکر کرے گا۔ اس سے خود اس کا فائدہ ہوگا۔ وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جو ناشکری کرے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ؛ تو بے شک اللہ مستغنی ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اس کے کمالات ذاتی ہیں۔ وہ بالذات لائقِ تعریف ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اور جو شکر کرے گا اس کے شکر کا فائدہ خود اُس کو پہنچے گا۔ اور جو ناشکری کرے گا تو یقیناً اللہ غنی ہے (بے پرواہ، مستغنی ہے) وہ لائقِ حمد وتعریف ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ ؛ اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ وَهُوَ يَعِظُهٗ ؛ اور وہ اپنے بیٹے کو وعظ ونصیحت کررہے تھے۔ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؛ اے میرے پیارے بیٹے ! تم اللہ سے شرک نہ کرو۔ کسی کو اس کا ساجھی نہ مانو۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؛ یقیناً شرک بڑا ظلم ہے۔ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ہے۔ دوسرے گناہ اگر جرم ہیں تو شرک بغاوت ہے۔ بہ نسبت دوسرے جرموں کے بغاوت کی سزا بڑی ہوتی ہے۔ ابن کی تصغیر بُنَیَّ ہے اس کے معنی پیارے یا لاڈلے بیٹے کے ہیں۔ اِبْنٌ کی اصل بَنُوْءٌ۔ حضرت لقمان کا پیغمبر ہونا لَمْ يَثْبُتْ ، ثابت نہیں، صریح حکم نہیں۔ ان کی حکمت و دانش اور توحید ثابت ہے۔

ترجمہ :- اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ ان کو نصیحت کررہے تھے بیٹا ! اللہ سے شرک نہ کرو۔ شرک بڑا ہی ظلم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۱۴

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو وصیت کی۔ حکم دیا۔ بِوَالِدَيْهِ ؛ ماں باپ کے متعلق۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ ؛ ماں نے اپنے بچے کے حمل کا بار اُٹھایا۔ ضعف پر ضعف۔ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ ؛ اور اس کی دودھ چھڑائی دو سال میں ہوئی۔ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؛ ہم نے انسان کو نصیحت کی، وصیت کی کہ پہلے میرا شکر ادا کرو۔ کیونکہ اصل عطایا میرے ہیں۔ اور تمہارے ماں باپ کا بھی شکریہ ادا کرو۔ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ؛ سب کا انجام میری طرف ہی ہے۔ میں ہی سب کا مرجع و مآب ہوں اور میری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ، ماں نے اپنے بچہ کے حمل کا بار اُٹھایا اور ضعف پر ضعف کی تکلیفیں جھیلیں اور دودھ چھڑائی ہوئی بھی تو دو سال کے بعد (ہم نے یہ وصیت کی) کہ تم میرا شکر ادا کرو ۔ اور اپنے ماں باپ کا بھی ۔ سب کا انجام میری ہی طرف ہے ۔

وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾

وَاِنْ جَاهَدٰ کَ ؛ اگر تم سے ماں باپ کوشش بھی کریں ۔تم کو جدوجہد کر کے بہکائیں ۔ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ ؛ کہ تم مجھ سے شرک کرو ۔ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؛ جو تجھ کو معلوم نہیں ۔ نادانی سے ۔ فَلَا تُطِعْهُمَا ؛ تو تم ان کی اطاعت نہ کرو ان کی بات نہ سنو ۔ ان کا کہنا نہ مانو ۔ کیونکہ میں اصل منعم ہوں ۔ سب میرے ہاتھ میں ہے ۔مگر ۔ وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؛ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی اور دستور کے موافق گزارو ۔ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ؛ اور ان لوگوں کے طریقہ کی اتباع کرو جو میری طرف رجوع کرتے ہیں ۔ جو میری طرف متوجہ ہیں ۔ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ ؛ پھر میرے ہی طرف تم سب لوگوں کا پلٹ کر جانا ہے ۔ سب کو رجوع ہونا ہے ۔ فَاُنَبِّئُکُمْ ؛ پھر میں تم کو ایک ایک بات کی خبر دوں گا ۔ جتا دوں گا ۔ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ تم کرتے تھے ۔ میں تم کو تمہارے اعمال کو جتا دوں گا ۔

ترجمہ :- اور اگر ماں باپ کوشش کریں کہ تم مجھ سے شرک کرو جو تم کو معلوم نہیں تو تم ان کی اطاعت نہ کرو ۔ مگر دنیا میں ان کے ساتھ دستور کے موافق رہو ۔ اور ان لوگوں کے طریقہ کی اتباع کرو جو میری طرف متوجہ ہیں ۔ پھر میری ہی طرف تمہارا مرجع ہے (واپس جانا ہے) پس میں تم کو تمہارا ایک ایک کام جتادوں گا ۔

صاحبو ! بعض فقہا آیت حملہ و فِصٰلہ ثلٰثون شہرًا میں ثلٰثون شہرًا کو صرف فِصٰلہ سے متعلق کرتے ہیں ۔ ان کے پاس زیادہ سے زیادہ (۳۰) مہینے یعنی (۲ 1/2 سال) تک رضاعت کا حکم ہے ۔

اور بعض حضرات کے پاس ثلٰثون شہرًا ، حملہ وَ فصلہ دونوں سے متعلق ہے وہ مدتِ حمل چھ مہینے اور دو سال رضاعت کے لیتے ہیں ۔ تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ دو سال کے بعد اگر کوئی عورت کسی بچے کو دودھ پلائے لیکن یہ مدت ڈھائی سال سے متجاوز نہ ہو تو ایسی صورت میں حرمتِ رضاعت سے بچنے کے لئے ان دونوں بچوں میں (اور جن کے دودھ پلانے کا جو جھگڑا ہے) جنھوں نے آپس میں دودھ پیا ہے بنظر احتیاط باہم نکاح نہ کیا جائے ۔

مدت رضاعت میں اختلاف

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

يٰبُنَيَّ ؛ پیارے بیٹے ! اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ ؛ بات یہ ہے کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز ہو ۔ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ ؛ پھر وہ کسی پتھر میں رہے ۔ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ ؛ یا آسمانوں یا زمین میں ہو ۔ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؛ تو اللہ اس کو لاتا ہے ۔ حاضر کرتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ؛ بے شک اللہ باریک بین بھی ہے خبردار بھی ہے ۔علم کے ساتھ اس کو لطف و کرم بھی آتا ہے ۔

ترجمہ :- پیارے بیٹے ! اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز پہاڑوں میں ہو یا آسمانوں یا زمین میں ، اللہ ان سب کو لے آتا ہے ۔ اللہ یقیناً بڑا باریک بین اور خبردار ہے ۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

يٰبُنَيَّ ؛ پیارے بیٹے ! اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؛ نماز کو پابندی اور دُرستی سے قائم رکھو ۔ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات کا حکم دو ۔ امر بالمعروف کرو ۔ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور بُری بات سے دوسروں کو بھی روکو ۔ نہی عن المنکر کرو ۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؛ اور تم پر جو مصیبت پڑے اس پر صبر کرو ۔ جو تکلیف پہنچے اس کو برداشت کرو ۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؛ بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ۔

ترجمہ :- پیارے بیٹے ! نماز کو پابندی اور دُرستی سے قائم رکھو ۔ امر بالمعروف کرو ۔ (اچھی بات کی نصیحت کرو) ۔ نہی عن المنکر کرو (یعنی بُری باتوں سے دوسروں کو روکو ان کو منع کرو) پھر جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو ۔ بے شک یہ تمام کام ہمت کے ہیں (اولوالعزمی کے ہیں) ۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ؛ اور لوگوں سے اپنے گال نہ پھلا ۔ غرور نہ کر ۔ ان سے منہ نہ پھیر ۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ

مَرَحًا ؛ اور زمین پر اکڑ کر نہ پھر۔ اِتراتے نہ چل۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ؛ یقیناً اللہ تکبّر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اکڑنے اور فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

ترجمہ :- لوگوں کے سامنے کلّے پھلا کر تکبّر کے ساتھ اعراض نہ کرو۔ اور زمین میں اکڑتے، اِتراتے نہ چلو۔ یقیناً اللہ ہر تکبّر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ ؛ اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرو۔ نہ دوڑ چلو نہ رُگ جاؤ۔ نہ تکبّر کرو نہ ذلیل و خوار ہوجاؤ۔ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؛ اور اپنی آواز کو پست کرو۔ چیخ کر چلّا کر بات نہ کرو۔ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ؛ بے شک بُری اور بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔ یہ ڈھانچوں ڈھانچوں گدھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور تمہاری چال میانہ روی پر مبنی ہو۔ بات کرو تو آہستہ بات کرو۔ کیا ہی بُری ہے گدھے کی آواز (ڈھانچوں ڈھانچوں !)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے۔ سَخَّرَ لَکُمْ ؛ تمہارا فرمانبردار بنادیا ہے تمہارے کام میں لگادیا ہے۔ تمہارا مسخر اور مطیع کردیا۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ؛ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کیں۔ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً ؛ ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ ؛ اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں۔ جنگ و جدل کرتے ہیں۔ فِی اللّٰہِ ؛ اللہ تعالیٰ کے بارے میں۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے۔ جانتے بوجھتے کچھ بھی نہیں۔ اور بحثیں ہے کہ کیے چلے جارہے ہیں۔ وَلَا ھُدًی ؛ اور بغیر ہدایت و دلیل کے۔ وَلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ؛ بغیر روشن کتاب کے۔

ترجمہ :- کیا تم لوگوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے تمہارا مطیع اور فرمانبردار کردیا ہے۔ (تمہارا مسخر اور زیرِ اثر کردیا ہے) اور تم پر ظاہر و باطن کی نعمتیں پوری پوری کیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس نہ علم ہے نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی واضح کتاب ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ

أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس وحی اور احکام کی اتباع کرو جن کو خدا نے اُتارا ہے ۔ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا ؛ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم اتباع کریں گے ان رسم و رواج کی جن پر ہمارے باپ دادا تھے ۔ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ ؛ کیا اگر شیطان ہو ۔ يَدْعُوْهُمْ ؛ کہ ان کو بُلاتا ہے ۔ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ دوزخ کے عذاب کی طرف ۔

ترجمہ :- اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو کچھ اُتارا ہے اس کی اتباع کرو (پیروی کرو) تو کہتے ہیں نہیں ہم تو وہی طریقہ پر چلیں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا (کیا تم اسی طریقہ پر رہو گے ؟) اگرچہ شیطان نے ان کو عذابِ دوزخ کی طرف بُلایا ہو !

وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ

وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾

وَمَنْ يُّسْلِمْ ؛ اور جو کوئی جھکادے ، مطیع کردے ۔ وَجْهَهٗ ؛ اپنے چہرہ کو ، اپنی ذات کو ، خود اپنے کو ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف ۔ وَهُوَ مُحْسِنٌ ؛ اور وہ نیکی پر ہے ۔ اخلاص مند ہے ۔ محسن ہے ۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ ؛ تو اس نے تھام لیا ۔ تمسک کیا ، مضبوط پکڑ لیا ۔ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؛ مضبوط کڑا ۔ مضبوط حلقہ ۔ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؛ اور اللہ کی طرف ہی ہے سب کاموں کا انجام ۔

ترجمہ :- اور جو شخص اپنا رُخ خدا کی طرف کرلیتا ہے ۔ اور وہ اخلاص مند اور محسن بھی ہے تو اس نے مضبوط حلقہ کو تھام لیا ۔ اور سب کا انجام خدا ہی کی طرف ہے ۔

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے کفر کیا ۔ منکر ہوگیا ۔ نہ مانا ۔ ناقدری کی ۔ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؛ تو اس کا کفر تم کو غمگین

نہ کرے اور محزون نہ کرے۔ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ؛ ہماری طرف ان کا پھر آنا ہے۔ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؛ پھر ہم ان کو خبر دیں گے۔ جو کچھ انھوں نے کیا تھا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک اللہ کو خوب علم ہے۔ وہ خوب جانتا ہے سینوں کی، (دلوں کی باتوں کو) خدا ان کے خیالات سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ:- اور جو کفر کرتا ہے۔ (پیغمبر!) تم ان کے کفر سے محزون اور غمگین نہ ہو۔ ان کو ہمارے پاس آنا ہے۔ اور ہم ان کے سارے کرتوت کو جتا دیں گے (اور ان کی سزا دیں گے) یقیناً اللہ دلی خیالات سے خوب واقف ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ؛ ہم ان کو چندے دنیا کے مزے اُڑا لینے دیتے ہیں۔ تھوڑا سا تمتع اُٹھا لینے دیتے ہیں، ان لوگوں کو چار دن گزار لینے دیتے ہیں۔ ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ؛ پھر ان کو سخت عذاب کی طرف کشاں کشاں مضطر و مجبور کر کے لائیں گے۔

ترجمہ:- ہم انھیں موقع دے رہے ہیں کہ چند روز مزے اُڑا لیں۔ پھر ان کو سخت عذاب کی طرف دھر گھسیٹیں گے (اور مضطر و عاجز بنا کر لائیں گے)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے سوال کرو۔ پوچھو۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا، مخلوق کیا۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو ضرور وہ یہی جواب دیں گے، وہ لوگ یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ پیغمبر تم کہو۔ الحمد للہ حق بات منہ سے نکلی تو سہی۔ بے شک اللہ لائق حمد و شکر ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔ کچھ نہیں جانتے۔

ترجمہ:- اور (پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ تم کہو الحمد للہ۔ بلکہ ان میں کے اکثر بے علم ہیں (جاہل ہیں کچھ نہیں جانتے)۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ؛ اللہ ہی یقیناً غنی ہے ۔ لائقِ تعریف ہے ۔ وہی مستحقِ حمد و ستائش ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ بے شک وہی غنی ہے خوبیوں والا ہے لائقِ تعریف ہے ۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ ؛ اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ۔ اَقْلَامٌ ؛ قلم بن جائیں ۔ وَالْبَحْرُ ؛ اور سمندر ۔ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ ؛ اس سمندر کے پیچھے سات سمندر مدد دیں ۔ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؛ تو اللہ کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی ۔ یہ دنیا میں جو کچھ ہے اس کے ''کُن'' کہنے سے ہے ۔ لہذا سب كَلِمٰتُ اللّٰهِ ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے ، بڑا زبردست ہے ۔ مگر جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر زمین میں کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر کے پیچھے سات سمندر مل (کر سیاہی بن) جائیں تو خدا کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی ۔ بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے ۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ ؛ تمہارا پیدا کرنا اور تم کو قبروں میں سے اُٹھانا نہیں ہے ۔ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ مگر جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے ۔ سب کچھ دیکھتا ہے وہ سمیع و بصیر ہے ۔ وہ شنوا بھی ہے اور دانا بھی ہے ۔

ترجمہ :- تمہارا پیدا کرنا اور تم کو قبروں سے اُٹھانا ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ ۔ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ ؛ رات کے ایک حصّہ کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے ۔ وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ؛ اور دن کے حصّہ کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور سورج اور چاند کو برسرکار بنایا ہے ۔ سب اللہ کے زیرِ حکم ہیں ۔ مطیع ہیں ۔ مسخر ہیں ۔ کُلٌّ یَّجْرِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؛ ہر ایک کی گردش ایک معیّن زمانہ کی ہے ۔ یا ان کی گردشیں قیامت تک رہیں گی ۔ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ؛ اور یہ کہ اللہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کبھی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور کبھی دن کو رات میں (یعنی رات دن گھٹتے بڑھتے ہیں) اور شمس و قمر بھی اس کے زیرِ فرمان ہیں ۔ سب کی گردشیں معیّن میعاد کی ہیں (اور یہ سب گردشیں قیامت تک رہیں گی) ۔ اور یقیناً اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ۔ هُوَ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے ایک اصل وجود والی ہستی ہے ۔ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ؛ اور اس وجہ سے کہ جو خدا کے سوائے ہے باطل ہے ۔ بے اصل ہے بالعرض ہے ۔ سب کی اصل خدا ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ؛ وہ اس وجہ سے بھی کہ اللہ عالی شان ہے بزرگ ہے ۔

ترجمہ :- یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو پکارتے ہیں سب باطل ہیں (بے اصل ہیں) ۔ اور یقیناً اللہ ہی صاحب رفعت اور بزرگ مرتبت ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کشتی چلتی ہے ۔ جہاز چلتا ہے ۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ دریا میں ۔ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کے ساتھ ۔ اس کے فضل و کرم کے ساتھ ۔ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؛ کہ تم کو خدا کی نشانیاں دکھائے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ اس میں بے شک نشانیاں ہیں ۔ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ؛ ہر شاکر صابر کے لئے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جہاز سمندر میں بفضل خدا چلتا ہے کہ تم کو اُس کی نشانیاں دکھائے ۔

اس میں بے شک نشانیاں ہیں ہر صابر و شاکر کے لئے ۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ ؛ اور جب ان پر موج آجائے ۔ كَالظُّلَلِ ؛ جیسے سائبان ۔ جمع ظُلَّةٌ ۔ سائبان ، بادل ۔ دَعَوُا اللّٰهَ ؛ تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں ۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ نہایت اخلاص مندی اور بندگی کے ساتھ فرمانبرداری اور خالص اطاعت کے ساتھ ۔ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ ؛ پھر جب نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا تا ہے ۔ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؛ تو بعض میانہ روی پر رہتے ہیں ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری نشانیوں سے انکار نہیں کرتا ۔ جحود ۔ انکار ۔ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ؛ مگر ہر ایک عہد شکن ۔ ناشکرا ۔ جھوٹا ۔ مکّار ۔

ترجمہ :- اور جب ان پر موج چھا جاتی ہے جیسے سائبان تو خدا کو پکارنے لگتے نہایت اطاعت اور اخلاص مندی کے ساتھ ۔ پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو ان میں بعض اعتدال پسند بھی رہتے ہیں ۔ اور ہماری آیتوں سے صرف جھوٹا ناشکرا ہی انکار کرتا ہے ۔

مصیبت کی گھڑی میں سب ہی خدا کی طرف راغب ہوتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؛ تم اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو ۔ اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو ۔ وَاخْشَوْا يَوْمًا ؛ اور اس دن سے ڈرو ۔ لَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ؛ کہ کام نہیں آتا باپ بیٹے کے ۔ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؛ اور نہ بیٹا کچھ کام آنے والا ہے اپنے باپ کے ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک خدا کا وعدہ برحق ہے ۔ فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ ؛ پھر تم کو دھوکہ نہ دے ۔ غرور میں نہ ڈالے ۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی ۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ ؛ اور تم کو دھوکہ نہ دے ۔ فریب میں نہ ڈالے ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق ۔ اَلْغَرُوْرُ ؛ بڑا فریبی ۔ دغا باز ۔ شیطان ۔

ترجمہ :- لوگو ! تم تقویٰ اختیار کرو خدا (کے عذاب) سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ بیٹے کے کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آئے گا ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچ ہے (برحق ہے) یہ دنیوی زندگی تم کو کہیں دھوکہ میں نہ ڈالے ۔ اور دغا باز (شیطان) بھی تم کو اللہ کے متعلق فریب نہ دے دے ۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۳۴ ع ۴

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ؛ اس کے پاس قیامت کا علم ہے کہ کب قیامت آئے گی ۔ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ؛ اور وہی مینہ برساتا ہے ، بارش کو نازل کرتا ہے ۔ غَوْثٌ ۔ فریاد رس ۔ غَیْثٌ ۔ اصل میں غَیُوْثٌ تھا واؤ کو یٓ کر کے ادغام کیا ۔ تخفیفاً غَیْث کیا (جیسے موت سے مَیِّتٌ اور مَیْتٌ) وہ بارش جو قحط اور خشک سالی کے بعد ہوتی ہے گویا فریاد رسی کرتی ہے ۔ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؛ اور رحم مادر میں کیا ہے اور ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی خدا ہی جانتا ہے ☆ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ ؛ اور کسی کو معلوم نہیں ۔ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؛ کہ کل کیا کمائے گا ۔ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ ؛ اور کسی کو معلوم نہیں ۔ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؛ کس زمین پر مَرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ؛ بے شک اللہ ہی علم والا اور باخبر ہے ۔ دانا ہے اور آگاہ ہے ۔

ترجمہ :- قیامت کب آئے گی اس کا علم یقیناً خدا ہی کو ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے (بیٹا یا بیٹی) ☆ اور کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس سرزمین میں مَرے گا ۔ مگر ہاں اللہ تو علیم ہے خبیر ہے (جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے) ۔

صاحبو! چند چیزیں ایسی ہیں کہ عقلِ انسانی ان میں کام نہیں کرتی ۔ انسان جو کچھ کہتا ہے اکثر قیاسی گھوڑے دوڑاتا ہے ۔ وہ پانچ چیزیں اس آیت میں بیان کردی گئیں ہیں ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خود اللہ کسی کو کوئی بات معلوم کرادے تو کس کی مقدور ہے کہ اس کو روک سکے ۔ بعض بے روحے اس بات کے مدعی ہیں کہ ان باتوں میں سے کسی ایک بات کی بھی خدا کسی کو اطلاع نہیں دیتا ۔ یہ ان کی نادانی ہے ۔ خوب سمجھ رکھو جہاں اس کی ذات بالذات ہے ۔ وجود بالذات ہے اس کا علم بھی بالذات ہے ۔ یہ آپ ہم سب جو کچھ علم رکھتے ، جانتے بوجھتے ہیں ، سب اس کی علمی تجلی کا پرتو ہے ۔ ہماری حقیقت پر ، ہمارے عینِ ثابتہ پر علم کی تجلی ہوتی ہے تو ہم کو علم ملتا ہے ۔ خدا کو اختیار ہے جس چیز کو چاہا دوسرے کو سمجھایا جس چیز کو چاہا نہ سمجھایا ۔ ان امور سے خدائے تعالیٰ کسی کو کچھ عطا کرے تو اس کا کرم ۔ اس کی تعلیم ۔ قرآن شریف میں ہے کہ جبرئیلؑ بی بی مریمؑ سے کہتے ہیں ۔ میں تمہیں اچھا صاف ستھرا بچہ دینے آیا ہوں ۔ تو کیا جبرئیلؑ کو معلوم نہیں تھا کہ بی بی مریم کے پیٹ میں لڑکا ہے ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ ہمیشہ یاد رکھو ایک عام حالت ہوتی ہے اور ایک خاص حالت ۔ اگر عام طور سے بعض چیزوں کا علم خدائے تعالیٰ نہ دے تو خاص طور پر بھی نہ دے سکنے پر دلالت نہیں کرسکتا ۔ بالجملہ مادّہ پرست موحد ،

بعض امور جو صرف خدا جانتا ہے اگر کسی کو اطلاع دے تو انسان جان سکتا ہے

☆ سلف کے تمام مفسرین نے اسی طرح تفسیر کی ہے جو اُس زمانے کے علم کے لحاظ سے دُرست تھی ۔ اب اس کا مفہوم سمجھنے کیلئے ملاحظہ کیجئے نوٹ جو اگلے صفحہ پر ہے ۔

بے جان مدعیٔ ایمان ۔ بہت سی چیزوں سے نابلد ہیں اور دنیا کا قاعدہ ہے کہ انسان جس چیز کو خود نہیں جانتا اس کا دوسروں سے بھی انکار کرتا ہے ۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکّہ میں نازل ہوئی اس میں تیس (۳۰) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾

اللہ اعلم بمرادہ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ؛ یہ کتاب کا اُتارنا ہے ۔ یہ نازل شدہ کتاب ہے ۔ لَارَيْبَ فِيْهِ ؛ اس میں کچھ شک اور ریب نہیں ۔ کسی قسم کا دھوکہ نہیں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کی طرف سے جس نے تمام دنیا کو پیدا کیا ہے ۔ بے شک اسی نے اس کو اُتارا ہے ۔

ترجمہ :- یہ رب العالمین کے پاس سے اُتاری ہوئی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں (نہ خدا کے پاس کے ہونے میں نہ خود اس میں) ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

☆ [نوٹ : اسی تشریح کی روشنی میں دیکھئے کہ اب اللہ نے انسان کے علم کو اور اتنی وسعت دی کہ ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی معلوم کیا جاتا ہے تو اس صورت میں وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ رحم مادر میں جو لڑکا یا لڑکی ہے وہ آیا خوش نصیب ہے یا بدنصیب ۔ کیونکہ حدیث شریف کی رو سے ماں کے پیٹ میں بچہ جب ۱۲۰ دن کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں دے کر بھیجتا ہے اور فرشتہ (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت کا وقت (۳) اس کا رزق (۴) اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھ دیتا ہے (متفق علیہ) ___ اکیڈمی]

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰہُ ؛ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو گھڑ لیا ہے ۔ اپنے دل سے بنالیا ہے ۔ بَلْ ھُوَ الْحَقُّ ؛ نہیں ، بلکہ یہی حق ہے ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ اس کی طرف سے ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا ؛ کہ اس قوم کو ڈرائے ، ان کو نصیحت کرے ۔ مَآ اَتٰھُمْ مِنْ نَذِیْرٍ ؛ جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ یہ سب کیوں توجہ کی جارہی ہے ۔ لَعَلَّھُمْ یَھْتَدُوْنَ ؛ کہ شائد یہ ہدایت پائیں ۔ راہِ راست پر آجائیں ۔ صحیح راستہ پر چلیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اس کو اپنے دل سے بنالیا ہے نہیں بلکہ وہ حق ہے ۔ تمہارے خدا کی طرف سے ہے ۔ اس واسطہ ہے کہ تم سے پہلے جن لوگوں کے پاس (پیغمبر نہیں پہنچا) ڈرانے والا نہیں آیا اس قوم کو ڈرائے کہ شاید وہ راستی پر آجائیں (وہ راہ پائیں اور ہدایت یافتہ ہوجائیں) ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ
مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ وہی ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ ایک ہفتہ کے اندر اندر ۔ چھ دن میں چند انقلابات کے بعد ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھر تختِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوائے تمہارے لئے کوئی نہیں ۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؛ نہ یار و مددگار نہ سفارشی ۔ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ، کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں (یعنی ایک ہفتہ کے اندر اندر) پیدا کردیا ۔ پھر تختِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ اُس کے سوائے تمہارے لئے کوئی یار و مددگار ہے نہ شفاعت کنندہ ہے ۔ کیا تم کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ
فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ وہ تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے ۔ ان کا انتظام کرتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ؛ آسمان سے لے کر زمین تک ۔ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ ؛ پھر سب اس کی طرف عروج کریں گے ۔ پہنچیں گے ۔ فِیْ یَوْمٍ ؛ اس دن ۔ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ

سَنَةٍ ؛ جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی ۔ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ؛ تمہاری گنتی اور عدد کے لحاظ سے ۔

ترجمہ :- وہ آسمان سے لے کر زمین تک کا انتظام کرتا ہے ۔ اسی کی طرف سب کچھ اس دن (قیامت کے دن) جس کی مقدار و اندازہ گنتی میں تمہارے حساب سے ہزار سال کے برابر ہوگی پہنچے گا ۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦

ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ؛ وہی غیب و شہادت کا دانا ، جاننے والا ہے ۔ وہی نہاں و عیاں سے واقف ہے ۔ وہی باطن و ظاہر سے باخبر ہے ۔ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ وہ عزت والا زبردست بھی ہے ۔ اور رحم و کرم والا بھی ہے ۔

ترجمہ :- وہ باطن و ظاہر کا جاننے والا ہے ۔ وہ عزت و رحمت والا ہے ۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝٧

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ ؛ جس نے دُرست کیا ۔ اچھا کیا ۔ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ ؛ ہر شئے کی پیدائش کو ۔ جو کچھ بنایا اچھا بنایا ۔ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ ؛ اور انسان کی ابتدائی پیدائش کی ۔ مِنْ طِیْنٍ ؛ مٹی سے کی ۔ ذرا غور کرو ۔ ہم گوشت کھاتے ہیں ۔ کس کا ؟ جانوروں کا ۔ جانور کا جسم کس سے بنا ؟ غلّہ سے اور نباتات سے ۔ یہ نباتات پیدا ہوئے کہاں سے ۔ مٹی سے ، زمین سے ۔

ترجمہ :- (اللہ ہی ہے) جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اچھا پیدا کیا اور انسان کی پیدائش ابتداءً مٹی سے کی ۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ ؛ پھر اس کی اولاد کو پیدا کیا ۔ اس کی نسل چلائی ۔ مِنْ سُلٰلَۃٍ ؛ خلاصہ سے ۔ یعنی آب ، آتش ، خاک ، باد ۔ صفرا ، سودا ، خون ، بلغم یا (۹۲) عناصر یا برق پاروں یا نور سے ۔ مِنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ؛ ایک حقیر پانی سے یعنی نطفہ سے ۔

ترجمہ :- پھر اس کی نسل کو چلایا ایک خلاصہ حقیر پانی سے (یعنی نطفہ سے) ۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٩

ثُمَّ سَوّٰہُ ؛ پھر اس کو دُرست کیا ۔ باہم برابر اور مناسب نسبت سے رکھا ۔ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ ؛ اور اپنے پاس سے

اس میں روح پھونکی ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؛ اور تم کو کان ، آنکھ اور دل دیئے ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ؛ مگر افسوس ! تم بہت کم شکر ادا کرتے اور قدر دانی کرتے ہو ۔ سَمْعَ یعنی سماعت اَبْصَار یعنی بصارت ، اَفْئِدَة یعنی قلبِ حساس ۔

ترجمہ :- پھر اس (جسم) کو دُرست کیا (باہم اور مناسب نسبت سے رکھا) پھر اس میں اپنے پاس سے روح پھونکی اور تم کو سماعت ۔ بصارت اور دل دیئے ۔ مگر تم ہو کہ بہت کم شکر ادا کرتے ہو (بڑے ہی ناشکرے ہو ۔ ناقدرے ہو) ۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا ؛ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم گم ہوجائیں گے ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ یعنی ہم زمین میں نیست و نابود اور دفن ہوجائیں گے ۔ مفقود اور پیوندِ زمین ہوجائیں گے ۔ ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ تو کیا ہم پھر نیا جنم لیں گے ۔ ایک نئی پیدائش ہم کو ملے گی ۔ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ ؛ بلکہ وہ اپنے رب کے ملنے سے ، اس کے دربار میں حاضر ہونے سے ۔ كٰفِرُوْنَ ؛ منکر ہیں ، ماننے والے ہی نہیں ۔ کفر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرجائیں گے) ۔ زمین میں (دفن ہوجائیں گے) نیست و نابود ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے (جی نہیں) اصل میں یہ لوگ خدا سے ملنے ہی کے منکر ہیں ۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱/۱۴

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ ؛ تم پر ملک الموت قبضہ کرلے گا ۔ تم کو گرفتار کرے گا ۔ اَلَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ؛ جو تم پر متعین و مقرر ہے ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اس کے بعد تمہارے رب کے دربار میں واپس لائے جاؤ گے ۔ وہی تمہارا مرجع ہوگا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ملک الموت جو تم پر متعین ہے تم کو گرفتار کرے گا (تمہاری روح قبض کرے گا) ۔ پھر تم کو تمہارے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے ۔ (وہی تمہارا مرجع و مآب ہے) ۔

صاحبو! عام طور سے حشر کا انکار دربارِ خداوندی میں جوابدہی کا قائل نہ ہونا، خدائی باز پرس سے بےفکر ہوجانا، تمام برائیوں اور شرور کی جڑ ہے۔ خوف میں خوف، خدا کا خوف۔ اچھی بات کو اچھی سمجھ کر کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ خوف کی وجہ سے بُرے کام کو چھوڑنے والے اکثر ہیں۔ کوتوالی کا خوف۔ فوج کا ڈر تنہائی میں کچھ نہیں رہتا۔ خدا کا خوف ہی ایسی چیز ہے کہ جو خلوت اور جلوت سب میں رہتا ہے۔ اسی واسطہ قرآن شریف میں جابجا حشر ونشر پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ خدائی باز پرس کا خوف دلایا جاتا ہے۔ خوب سمجھو! جو جاگ رہا ہے وہ سوئے گا۔ جو سو رہا ہے وہ جاگے گا بھی۔ شعلہ پر غور کرو ہر آن ہر لحظہ شعلہ فنا ہوتا جاتا ہے۔ اور دوسرا تیل شعلہ کی شکل میں آجاتا ہے۔ دیکھو خود اپنے پر غور کرو۔ ہمارا جسم ہر آن ہر لحظہ کچھ سانس سے، کچھ پسینہ سے اور دوسرے اشیاء کی صورت میں فنا ہوجاتا ہے اور غذا اس کی تکمیل کرتی جاتی ہے۔ جینا، مرنا، فنا، بقا آپس میں لگے ہوئے ہیں۔ موت کا ڈر نہایت ضروری ہے۔ خدا کو جواب دہی اور باز پرس ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری امر ہے۔ خدا سے غفلت لعنت ہے!

خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ⑫

وَلَوْ تَـرٰی ؛ اور اے مخاطب! اگر تو دیکھتا۔ اِذِالْمُجْرِمُوْنَ ؛ جب کہ مجرم لوگ۔ منکر۔ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ ؛ اپنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار کے پاس۔ اور یہ کہتے ہوں گے۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اَبْصَرْنَا وَسَـمِـعْـنَـا ؛ ہماری آنکھ بھی کھل گئی ہے اور کان بھی، ہم نے دیکھ بھی لیا اور سُن بھی لیا۔ صحیح حالات سے واقفیت ہوچکی۔ فَارْجِعْنَا ؛ پھر ہم کو واپس کر۔ پھر ہم کو دنیا کی طرف رجوع کر۔ نَعْمَلْ صَالِحًا ؛ کہ ہم اچھے کام کریں۔ عملِ صالح کریں۔ اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ؛ ہم کو یقین آگیا۔

ترجمہ:- اور (اے مخاطب!) کیسا عجیب حال ہوگا جب تم مجرموں کو سرنگوں خدا کے پاس دیکھو گے۔ (اور یہ کہتے ہوں گے) خدایا ہم نے دیکھ بھی لیا۔ سُن بھی لیا۔ اب ہم کو واپس کر کہ اچھے کام کریں۔ اب ہم صاحبِ یقین ہوگئے ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ⑬

وَلَوْشِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَاٰتَیْنَاۤ ؛ تو ہم ضرور دیتے ۔ کُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا ؛ ہر شخص کو ہدایت ۔ ہم چاہتے تو سب کو سیدھا راستہ بتا دیتے ۔ کام پر لگا دیتے ۔ مقصد تک پہنچا دیتے ۔ وَلٰـكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ ؛ مگر میری بات ہو کر رہی ۔ ٹھیک پڑی ۔ محقق اور ثابت ہوگئی ۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ؛ کہ میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ؛ جنوں سے اور آدمیوں سے ۔ سب سے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک کو ہدایت عطا کرتے ۔ مگر میری بات ہو کر رہے گی کہ تمام جنوں اور آدمیوں سے میں ضرور دوزخ کو بھر دوں گا ۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

فَذُوْقُوْا ؛ پھر مزہ چکھو ۔ بِمَا نَسِیْتُمْ ؛ اپنے بھولنے اور نسیان کا خمیازہ ۔ کس چیز کو؟ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؛ آج کے دن کے ملنے کو ۔ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ ؛ ہم بھی تم کو بھول گئے ۔ اب ہماری توجہ اور عنایت تم پر نہیں ہے ۔ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ؛ اور اب ابدی عذاب کا مزہ چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اپنے اعمال ۔ اپنے کرتوت کا بدلہ ۔ اپنے کئے کا خمیازہ بھگتو ۔

ترجمہ :- سو اب مزہ چکھو آج کے ملنے کے دن کو بھلانے کا ۔ ہم بھی تم کو بھول گئے ہیں اور اپنے اعمال کی وجہ سے دائمی عذاب کا مزہ چکھو ۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدۃ

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا ؛ جب ان کو آیتوں سے یاد دہانی کی جاتی ہے ۔ جب وہ سمجھائے جاتے ہیں ۔ خَرُّوْا سُجَّدًا ؛ سجدہ میں گر جاتے ہیں ۔ وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ؛ اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہیں ۔ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبر نہیں کرتے ۔ اور وہ اپنے کو بڑا نہیں سمجھتے ۔

واضح ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے ۔ پڑھیں یا سنیں تو سجدہ کریں ۔

السجدة ۹

ترجمہ :- ہماری آیتوں پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کا یقین کرتے ہیں جب ان کو یہ (آیتیں) سمجھائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و حمد کرتے ہیں ۔ اور وہ ہرگز

تکبرّ نہیں کرتے ۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

تَتَجَافٰی ؛ دُور ہوتے ہیں ۔ جُنُوْبُهُمْ ؛ ان کے پہلو ۔ عَنِ الْمَضَاجِعِ ؛ بچھونوں سے یعنی بچھونوں سے اُٹھ بیٹھتے ہیں ۔ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب کو پکارتے ہیں ۔ اس سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ اُمید وبیم سے ۔ کچھ ڈر سے کچھ لالچ سے ۔ کچھ خوف سے کچھ رَجا سے ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؛ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے صَرف کرتے ہیں ۔ کچھ کھاتے ہیں کچھ کھلاتے ہیں ۔ بندۂ سیم وزر نہیں ہیں ۔ خدا دیتا ہے اور بندہ صَرف کرتا ہے ۔

ترجمہ :- بچھونوں سے اُٹھتے ہیں ۔ اللہ سے خوف و رجا کے ساتھ دُعائیں کرتے ہیں عطایائے الٰہی سے خرچ کرتے ہیں ۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ ؛ کسی کو کیا معلوم ؟ مَآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ؛ جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے ۔ جو راحتیں ان کے لئے رکھی ہیں ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال کا بدلہ ۔ ان کے نیک کاموں کا صلہ ۔

ترجمہ :- کسی کو کیا معلوم کہ (ہم نے) ان کی راحت اور خنک چشمی کے لئے کیا کیا چھپا رکھا ہے (یہ کیوں ؟) ان کے نیک کاموں کی جزا ۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ وقف غفران

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا ؛ کیا جو ایمان رکھتا ہو ۔ مومن ہو ۔ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؛ کسی بدمعاش کے برابر ہوگا ۔ بے حکم نافرمان کے برابر سمجھا جائے گا ۔ لَا يَسْتَوٗنَ ؛ نہیں ہرگز نہیں ۔ دونوں برابر نہیں ہوسکتے ۔

ترجمہ :- کیا مؤمن و فاسق دونوں برابر ہوسکتے ہیں ۔ نہیں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ

نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ لیکن جو لوگ ایمان لاتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی ؛ تو ان کے لئے ہیں رہنے کے باغ ۔ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال کی مہمانی اور ضیافت میں ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں تو اُن کے لئے رہنے کے باغ ہوں گے ۔ ان کے اعمال کی ضیافت و مہمانی میں ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۰

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا ؛ اور جو لوگ بے حکم، نافرمان اور فاسق ہیں ۔ فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؛ تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ ؛ جب کبھی دوزخ سے نکلنا چاہیں گے ۔ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ؛ اس میں پھر داخل کئے جائیں گے۔ واپس ڈھکیل دیے جائیں گے۔ وَقِيْلَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا جائے گا ۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔ اَلَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؛ جس کی تم تکذیب کرتے تھے، صحیح سمجھتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ فاسق اور نافرمان ہیں ۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ جب کبھی اس سے نکلنا چاہیں گے ڈھکیلے جا کر پھر اس میں داخل کر دیئے جائیں گے ۔ اور اُن سے کہا جائے گا ۔ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم مانتے نہ تھے (اور جھٹلاتے تھے، اس کی تکذیب کرتے تھے) ۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۲۱

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى ؛ اور ہم ان کو ابتداءً دنیاوی عذاب دیں گے ۔ دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ ؛ آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ شاید کہ وہ توبہ کریں اور باز آ جائیں ۔

ترجمہ :- اور ہم ان کو ادنیٰ عذاب (یعنی دنیا کے عذاب) کو بڑے عذاب (یعنی آخرت کے عذاب) سے پہلے دیں گے تاکہ وہ توبہ اور رجوع کریں ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ

إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿۲۲﴾ ع ۲ / ۱۱ / ۱۵

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا ۔ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؛ جس کو اس کے رب کی آیات سے یاد دہانی کی گئی ۔ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؛ پھر اس نے اس سے اعراض کیا ۔ روگردانی کی ۔ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ؛ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں اور ان کو ان کے جرائم کی سزا دینے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو آیاتِ الٰہی سے (ڈرایا گیا) اس کی یاد دہانی اور نصیحت کی گئی ۔ مگر وہ نہ مانا اور اعراض کیا ۔ ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ۔

صاحبو ! دنیا میں آفت پر آفت آرہی ہے ۔ مصائب کا ایک تانتا ہے کہ بندھا ہوا ہے ۔ مگر ہم اس سے غافل ہیں ۔ کچھ نصیحت نہیں لیتے ۔ ڈرانے اور کام کرنے کی جگہ دنیا ہی ہے ۔ دنیا کا عذاب انلارج (enlarge) ہوکر آخرت کا عذاب بنتا ہے ۔ جو دنیا کا اندھا ہے وہ آخرت کا بھی اندھا ہے ۔ آج جو ہوشیار نہ ہوا وہ کل عذاب سے کیونکر بچے گا ۔ سمجھو ۔ کچھ کام کرو ۔ توبہ کرو ۔ مرنے کے بعد آخرت میں توبہ فائدہ نہ دے گی ۔ کہاں تک سمجھائیں ، کہاں تک یاد دہانی کریں ۔ دیکھو ! خدائے تعالیٰ فرماتا ہے : ہم گنہگاروں کو سزا دینے والے ہیں ۔ مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ۔

اللہ کے انتقام سے ڈرنے والے بچیں گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دی ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب ۔ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ ؛ پھر تم دھوکہ میں نہ پڑو ۔ مِنْ لِّقَآئِهٖ ؛ اس کی ملاقات اور ملنے سے ۔ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ؛ اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لئے سراپا ہدایت بنادی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی لہذا (اے مخاطب !) پھر اللہ کے ملنے کے متعلق شک میں نہ پڑو ۔ اور ہم نے موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنادی ۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً ؛ اور ہم نے موسٰی کے متعلقین میں سے بعض کو امام اور پیشوا بنادیا ۔ یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ؛ جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے ۔ لَمَّا صَبَرُوْا ؛ جب کہ وہ ہمارے حکم پر صابر اور قائم رہے ۔ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ؛ اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان میں سے بعض کو امام اور پیشوا بنادیا جو صبر و استقامت کے ساتھ ہمارے حکم سے دوسروں کو ہدایت کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۲۵

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ ؛ وہی ان میں فیصلہ کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان امور میں کہ وہ اختلاف رکھتے تھے ۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب ہی اُن کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں کہ وہ اختلاف رکھتے تھے فیصلہ کرے گا ۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۲۶

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ ؛ کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ہوئی ۔ راستہ نہیں ملا ۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ہم نے ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کردیا ۔ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ مختلف فرقوں اور اہلِ زمانہ سے ۔ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؛ جو اپنے گھروں میں مزے سے چلتے پھرتے تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ عبرت ہے ۔ نصیحت ہے ۔ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ؛ کیا تم کچھ نہیں سُنتے ۔

ترجمہ :- کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ہوئی کہ قرنہا قرن کے لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے ہم نے ہلاک کردیا ۔ وہ اپنے گھروں میں آرام سے چلتے پھرتے تھے ۔ بے شک اس میں نشانیاں اور عبرت ہے ۔ کیا تم کچھ نہیں سُنتے (کیا تمہارے کان پر بات نہیں پڑی) ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۲۷

اَوَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ ؛ کہ ہم پانی کو پہنچاتے ہیں ۔ ابر کو ہانکتے ہیں ۔ چلاتے ہیں ۔ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ ؛ بنجر زمین کی طرف ۔ اور چٹیل بے آب و گیاہ میدان کی طرف ۔ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا ؛ پھر اس پانی سے زراعت کو پیدا کرتے ہیں ۔ کھیتی نکالتے ہیں ۔ تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؛ کھاتے ہیں اس سے ان کے جانور اور وہ خود بھی ۔ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ؛ کیا وہ اندھے ہیں کچھ نہیں دیکھتے ہیں ۔ جس نے بنجر زمین کو سرسبز کیا ہے ۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ بھی زندہ کرے گا ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف دوڑاتے ہیں ۔ اس سے زراعت اور کھیتی باڑی کرواتے ہیں ۔ اس سے ان کے جانور اور وہ خود کھاتے ہیں ۔ کیا ان کو بصارت اور بصیرت کچھ بھی نہیں ۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾

وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ ؛ یہ فتح اور یہ فیصلہ کب ہوگا ذرا بتا تو دو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم سچے ۔ صادق القول ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں کہ اس کا فتحِ باب کب ہوگا ۔ ذرا بتا دو اگر تم سچے ہو ۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾

قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ ؛ تم کہو : فتح اور فیصلہ کے دن ۔ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِیْمَانُهُمْ ؛ نفع نہ دے گا کافروں کو ایمان ۔ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مہلت اور ڈھیل دی جائے گی ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ فتح اور فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان نفع نہ دے گا (کام نہ آئے گا) اور نہ ان کو مہلت اور ڈھیل دی جائے گی ۔

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾ ع ۳ ۱۶ ۸

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ پھر اے پیغمبر! تم ان سے اعراض کرو ۔ ان کی پروا نہ کرو ۔ ان کی باتوں سے روگردان ہو جاؤ ۔ منہ پھیرلو ۔ وَانْتَظِرْ ؛ اور حکم کے منتظر رہو ۔ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ؛ بے شک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر!) تم ان سے اعراض کرو ۔ فیصلہ کے تم بھی منتظر رہو اور وہ بھی منتظر رہیں ۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر (۷۳) آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

يٰٓـاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ۔ اے پیغمبر! اِتَّقِ اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ اور کافر اور منکروں اور منافق اور دغابازوں کی اطاعت نہ کرو ۔ بظاہر دیکھنے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب رسولِ خدا ﷺ ہیں مگر پیغمبرِ خدا معصوم رہتا ہے ۔ اللہ اس کی حفاظت کا ذمّہ لیتا ہے ۔ مگر حقیقتاً اس کے مخاطب مسلمان ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ بے شک اللہ علیم وحکیم ہے ۔ سب کچھ جانتا ہے ۔ اور حکمت و مناسبت سے کام کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر! اللہ سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو ۔ (ان کی ہرگز نہ مانو) اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ ؛ اور جو تم پر وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کرو ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ بے شک اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا ہے ۔ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) تمہارے رب کی طرف سے تم کو جو وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کرو ۔ یقیناً اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے ۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور اپنے سب کاموں کو خدا پر چھوڑو ۔ اور توکل کرو ۔ خدا پر بھروسہ کرو ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور ایک اللہ کارساز بس ہے ۔ وہی کام بنانے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور خدا پر توکل کرو ۔ خدا کارساز کافی ہے (بس ہے) ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

مَاجَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے نہیں پیدا کیا ۔ لِرَجُلٍ ؛ کسی کے لئے ۔ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ؛ اس کے پیٹ کے اندر دو دل ۔ ع یک دل داری بس است یک دوست ترا ۔ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ ؛ اور نہیں کیا تمہاری بی بیوں کو ۔ جوڑوں کو ۔ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ؛ ان عورتوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو ۔ ظہار کیا ہے؟ بیوی کو یہ کہنا کہ تم میری ماں کے برابر ہو ۔ یا کوئی اور لفظ کہے جو دنیاوی تعلق سے حرمت پر دلالت کرتا ہو ۔ اُمَّهٰتِكُمْ ؛ تمہاری مائیں ۔ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ ؛ اور نہیں کیا ہے تمہارے متبناؤں کو ۔ ان لوگوں کو جن کو تم بیٹا پکارتے ہو ۔ اَبْنَآءَكُمْ ؛ تمہارے بچے ۔ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؛ یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں ۔ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ ؛ اور اللہ حق بات فرماتا ہے ۔ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ؛ اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

ترجمہ :- خدا نے کسی کے پیٹ میں دو دل نہیں دیئے ۔ اور نہ ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو، مائیں بنائیں ۔ اور نہ تمہارے متبناؤں کو بیٹے بنائے ۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں ۔ (تمہارے کہنے سے وہ ہو نہیں جاتے) اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ ؛ ان کو ان کے باپ کی طرف سے نسبت دے کر پکارو ۔ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کے پاس راستی کی بات ہے ۔ انصاف کی بات یہی ہے کہ جس کا بیٹا ہے جس سے پیدا ہوا ہے اسی باپ کی طرف نسبت دی جائے ۔ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ ؛ پس اگر تم ان کے باپوں کو پہچانتے نہیں ۔ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؛ تو تمہارے دینی بھائی تو ہیں ۔ وَمَوَالِيْكُمْ ؛ اور تمہارے دوست ہیں، رفیق ہیں، چیلے ہیں ۔ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ؛ اس چیز میں کہ تم خطا کرتے ہو ۔ کہنے میں کوئی غلطی ہو جائے وہ قابلِ مواخذہ نہیں ۔ خطاؤں پر گرفت نہیں ۔ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؛ لیکن ہاں جو دل سے عمد اور ارادہ کرو ۔ یاد رکھو! ارادہ اور نیت اصل ہے ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۔ بڑی گرفت دلی خیالات پر ہے ۔ اپنے دلوں کو اپنے خیالات کو دُرست رکھو ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور رحیم ہے ۔ کچھ غلطی ہوتی ہے تو مغفرت بھی کرتا ہے ۔ مہربانی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت دے کر پکارو ۔ یہ خدا کے پاس انصاف کی بات راستی کا یہی تقاضا ہے ۔ پھر اگر تم ان کے باپ دادا سے واقف نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست چیلے تو ہیں ۔ اور اگر غلطی و خطا سے تم کوئی کام کر جاؤ (یا کوئی بات کہہ جاؤ) تو اس پر تم پر کچھ گناہ نہیں ۔ مگر گناہ تو جب ہے کہ تم دل سے ارادہ کرو ۔ اور اللہ تو غفور، رحیم ہے ۔

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ اَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۶﴾

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ پیغمبر کو ایمانداروں سے زیادہ تعلق ہے بہ نسبت اور لوگوں کے ۔ لہذا پیغمبر کی اطاعت دوسروں سے زیادہ کرنی چاہیئے ۔ اور ان سے محبت رکھنے کی ضرورت ہے ۔ وہ خود بھی دوسروں سے زیادہ ان سے محبت کرنے والے ہیں ۔ وَاَزْوَاجُـــهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ؛ اور پیغمبر کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ؛ اور رشتہ دار، قرابت دار، ناتے والے ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ ؛ ان کے بعض کو بعض سے زیادہ ربط ہے ۔ زیادہ تعلق ہے ۔ فِی كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ یہ حکم کتاب اللہ میں ہے ۔ اللہ کے حکم میں ہے ۔ مِنَ الْـمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ ؛ مومنوں اور مہاجروں سے ۔ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا ؛ مگر یہ کہ تم کرو ۔ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؛ اپنے رفیقوں کے ساتھ بھلائی ۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو ۔ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ؛ یہ کتاب اللہ میں لکھا ہوا ہے لوحِ محفوظ میں موجود ہے ۔ یہ جائز ہے اور حسبِ کلام اللہ ہے ۔

ترجمہ :- پیغمبر کو مسلمانوں سے خود ان سے زیادہ تعلق ہے ۔ وہی ان کا والی ہے ۔ پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (واجب التعظیم ہیں) اور قرابت دار بھی کتاب اللہ کے موافق بعض بعض سے زیادہ ربط رکھتے ہیں (ان سے لگاؤ ہے) ۔ خواہ ایماندر ہوں یا مہاجر ہوں ۔ اپنے ناتے اور قرابت کا لحاظ رکھنا ضرور ہے مگر یہ کہ اپنے دوستوں سے کچھ بھلائی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو ۔ یہ کتاب اللہ میں مسطور ہے ۔ (یہ لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے) ۔

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَ مِنۡکَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ وَّ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ ؛ اور جب کہ ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ ان سے اقرار لیا۔ ان سے وثیقہ لیا۔ ان سے موثق عہد لیا۔ وَمِنْكَ ؛ اور تم سے بھی۔ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؛ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم سب سے عہد لیا۔ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ؛ اور ان سے بڑا پکا، گاڑھا، محکم، پختہ، مضبوط عہد لیا۔

ترجمہ :- اور یاد رکھو جب کہ ہم نے پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا۔ اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے عہد لیا بھی تو پکّا مضبوط۔

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ ع ۱۷

لِيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ؛ تاکہ سچوں سے اُن کے سچ کی تحقیقات کرے۔ ان کی راست بازی کے متعلق سوال کرے۔ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ اور کافروں کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

ترجمہ :- (یہ عہد کیوں لیا گیا تھا؟) تاکہ سچوں کے سچ کی تحقیقات کرے اور کافروں کے لئے تو عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

صاحبو! اس رکوع پر غور کرو۔ اللہ کافروں اور منافقوں سے ترکِ موالات کا حکم دیتا ہے۔ جو خدا کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے۔ خدا کی دوستی اور کافروں اور منافقوں کی دوستی ایک دل میں نہیں رہ سکتی۔ ع

یک دل داری بس است یک دوست ترا

منہ کی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بڑی خرابی ہے اور نفس کے خیالات ہیں۔ نہ بیوی کو ماں کہنے سے ماں بنتی ہے نہ کسی کے بیٹے کو اپنا کہنے سے وہ بیٹا بن سکتا ہے۔ اگر کسی سے قرابت معلوم نہیں تو برادرِ دینی تو ہے۔

یہ رشتہٗ خدائی ہے کیا خوب رشتہ
مسلما آپس میں ہیں بھائی بھائی

دیکھو پیغمبر کی جان تمہاری جان سے زیادہ عزیز ہے۔ وہ تمہارے لئے واجب التعظیم ہے۔ پیغمبر کی بیبیاں تمہاری مائیں ہیں۔ ان کو بُرا بھلا کہنا ان سے گستاخی کرنا اپنا گھر دوزخ میں بنانا ہے۔ دیکھو! قرابت داروں کا بہت لحاظ کرنا چاہئیے۔ جگر جگر ہے دگر دگر ہے۔ خون پانی سے گاڑھا ہوتا ہے۔ صلہ رحمی ضروری ہے۔ ہاں دوسرے دوستوں سے بھی سلوک

خدا کا دشمن مسلمان کا دشمن

کر سکتے ہیں ۔ دیکھو تمام پیغمبروں سے عہد و اقرار لیا گیا ہے اور احکامِ الٰہی بتا دیئے گئے ہیں ۔ سچوں کی سچائی کی تحقیقات ہوگی ۔ اور کافروں کے لئے تو عذابِ الیم تیار رکھا ہے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۹﴾

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے پر اللہ کا جو احسان ہوا ہے اس کو یاد کرو ۔ مانو ۔ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ ؛ جب کافروں کے لشکر تمہارے پاس آ گئے تھے یہ احزاب کی لڑائی کے متعلق ہے ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا ؛ پھر ہم نے ان پر تند ہوائیں بھیجیں ۔ زور سے آندھی آنے لگی ۔ وَجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؛ اور ایسے لشکر بھی بھیج دیئے جن کو تم دیکھتے نہ تھے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ؛ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا تھا ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! اللہ کی اس نعمت کو ذرا یاد کرو ۔ جب بہت سے لشکر تمہارے پاس آ پہنچے تھے (تم پر فوجیں چڑھ آتی تھیں) ۔ پھر ہم نے ان پر سخت آندھیاں بھیج دیں اور ایسے لشکر بھی بھیج دیئے جن کو تم دیکھتے نہ تھے ۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا تھا ۔

إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿۱۰﴾

اِذْ جَآءُوْكُمْ ؛ جب کہ تمہارے پاس آئے ۔ مِنْ فَوْقِكُمْ ؛ تمہارے اوپر سے ۔ بلند مقام سے ۔ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؛ اور تم سے نیچے کی طرف سے ۔ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ ؛ اور جب کہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں ۔ ٹیڑھی ہوگئی تھیں ۔ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ؛ اور دل گلوں تک پہنچ گئے تھے ۔ کلیجے منہ کو آنے لگے تھے ۔ بڑی سخت پریشانی اور تکلیف تھی ۔ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ؛ اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے ۔ الظُّنُوْنَا ؛ میں الف ، وقف کی حالت میں تو پڑھا جاتا ہے ۔ وصل کی حالت میں پڑھا نہیں جاتا ۔

ترجمہ :- جب کہ کافروں کے لشکر زمین پست و بلند دونوں طرف سے آرہے تھے ۔ اور آنکھیں کام نہیں کر رہی تھیں بہک بہک جارہی تھیں ۔ (کلیجے منہ کو آجارہے تھے) دل حلق کو پہنچ رہے تھے ۔ اور تم خدا کے متعلق قسم قِسم کے گمان کر رہے تھے ۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪

هُنَالِکَ ؛ وہاں ۔ اس وقت ۔ اُبْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار بلاؤں میں پھنسے ۔ ایک سخت امتحانی حالت میں تھے ۔
وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ؛ اور سخت زلزلے میں ڈالے گئے ۔ ہلا ہلا دیئے گئے ۔

ترجمہ :- اس وقت مسلمان قسم قسم کی بلاؤں میں مبتلا کئے گئے اور زلزلے میں ڈالے گئے ۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ⑫

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ اور جب کہ منافق کہنے لگے ۔ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا ۔ مرضِ شک اور گھبراہٹ تھی ۔ مَاوَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ وعدہ نہیں کیا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے مگر دھوکہ ۔ فریب ۔

ترجمہ :- اور جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں (ضعفِ یقین کی) بیماری تھی ۔ کہہ رہے تھے ، اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جتنا وعدہ کیا تھا سب دھوکہ تھا ۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ
وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۭ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ڔ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ ؛ اور ان میں سے ایک طائفہ ایک حصہ یعنی بعض لوگوں نے کہا ۔ یٰٓاَھْلَ یَثْرِبَ ؛ اے یثرب والو ! اے مدینہ کے رہنے والو ! لَا مُقَامَ لَکُمْ ؛ یہ تمہارے ٹھہرنے کا موقع نہیں ہے ۔ فَارْجِعُوْا ؛ لہٰذا تم اپنے مقام کو واپس ہوجاؤ ۔ وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ ؛ اور ان میں سے ایک فرقہ اجازت مانگ رہا تھا ۔ النَّبِیَّ ؛ پیغمبر سے ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے تھے ۔ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ ؛ بے شک ہمارے گھر کھلے ہیں مضبوط نہیں ہیں ، محفوظ نہیں ہیں ۔ وَمَا ھِیَ بِعَوْرَۃٍ ؛ اور حالانکہ کھلے پڑے نہ تھے ۔ محفوظ حالت میں تھے ۔ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ؛ یہ صرف بھاگ جانا چاہتے ہیں ۔ ان کا ارادہ بھاگ جانے کے سوا کچھ نہ تھا ۔

ترجمہ :- اور جب کہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ۔ اے اہلِ یثرب یہ موقع تمہارے ٹھہرنے کا نہیں ۔ واپس ہوجاؤ ، چلے جاؤ ۔ اور بعض لوگ پیغمبر سے اجازت مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر بے پناہ ہیں کھلے ہوئے ہیں حالانکہ وہ کھلے ہوئے نہ تھے ۔ ان کا ارادہ بھاگنے کے سوا کچھ نہ تھا ۔ (وہ فرار پر قرار لینا چاہتے تھے)

مع ۱۰ عند المتقدمین ۱۲

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ ؛ اور اگر ان کے پاس آ گھسے ۔ مِنْ اَقْطَارِهَا ؛ (مدینہ کے) چوطرف سے ۔ ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ ؛ پھر ان سے فتنہ کی خواہش کی جائے ۔ شر و فساد کروانا چاہے ۔ لَاٰتَوْهَا ؛ تو فساد کرتے آ جائیں گے ۔ ان کی درخواست کو قبول کرلیں گے ۔ وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَا ؛ اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں گے ۔ اِلَّا يَسِيْرًا ؛ مگر تھوڑا زمانہ ۔

ترجمہ :- اور اگر (مدینہ کے) چوطرف سے ان کے پاس دشمن آ گھسیں اور پھر ان سے فتنہ برپا کرنے کہا جائے (یا فتنہ و فساد کی خواہش کی جائے) تو برابر یہ لوگ منظور کرلیں گے ۔ اور اپنے گھروں میں بہت کم ٹھیریں گے ۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ ؛ حالانکہ انھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا ۔ پیغمبر کے سامنے اقرار کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؛ کہ پیٹھ نہ پھیریں گے ۔ بھاگ نہ جائیں گے ۔ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ؛ اور تمہارے اللہ کا وعدہ قابلِ باز پرس ہے ۔ جو لوگ اللہ سے عہد کر کے اس کا خلاف کرتے ہیں اس کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا ، پوچھ گچھ ہوگی ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نہ جائیں گے ۔ اور اللہ سے جو وعدہ کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی ۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ تم کو نفع نہ دے گا ۔ اَلْفِرَارُ ؛ بھاگ جانا ۔ اِنْ فَرَرْتُمْ ؛ اگر تم بھاگو بھی تو ۔ مِنَ الْمَوْتِ ؛ موت سے ۔ اَوِ الْقَتْلِ ؛ یا مارے جانے سے ۔ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ اور اس وقت دنیا سے تمتع حاصل نہ کرسکیں گے مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو موت اور قتل سے اگر تم بھاگو بھی تو (بھاگنے سے بھی) نفع نہ ہوگا ۔ اور اس حالت میں بجز چند روز کے زیادہ (دنیا سے) تمتع حاصل نہ کرسکیں گے (اور فائدہ نہ اُٹھا سکو گے) ۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ تم کو کون بچائے گا۔ عِصْمَتْ۔ حفاظت۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا سے۔ اس کے دستِ قدرت سے۔ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا ؛ اگر تم سے کچھ بُرائی کرنا چاہے۔ تم کو نقصان دینا چاہے۔ اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؛ یا تم پر اپنی رحمت کرنا چاہے۔ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ ؛ اور وہ نہ پائیں گے اپنے لئے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوائے۔ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ؛ نہ یار نہ مددگار۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔ تم کو اللہ کے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ اگر وہ بُرائی کرنا چاہے یا بھلائی۔ خدا کے سوائے وہ اپنے لئے نہ کسی کو یار پائیں گے نہ مددگار۔

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ ؛ اللہ خوب جانتا ہے۔ اَلْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ ؛ ان لوگوں کو جو تم میں سے مانع ہیں۔ روکتے ہیں۔ وَالْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اور ان لوگوں کو جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں۔ هَلُمَّ اِلَیْنَا ؛ ہمارے پاس آ جاؤ۔ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ ؛ اور لڑائی میں نہیں آتے۔ شریکِ جنگ نہیں ہوتے۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر کم۔ اور کبھی کبھی۔

ترجمہ :- اللہ کو خوب معلوم ہے ان لوگوں کا حال جو تم میں سے مانع ہوتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہمارے پاس آ جاؤ۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے۔

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ؛ وہ تمہارے حق میں بخل کرتے ہیں ۔ بڑے بخیل ہیں ۔ اَشِحَّةٌ جمع ۔ شَحِيْحٌ ۔ بخیل شُحٌّ ۔ بخل ۔ فَـاِذَا جَـآءَ الْخَوْفُ ؛ جب خوف پیش آتا ہے ۔ ڈر کا وقت آجاتا ہے ۔ جنگ کا زمانہ آجاتا ہے ۔ رَاَيْتَهُمْ ؛ تو تم ان کو دیکھوگے ۔ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ ؛ کہ تم کو دیکھتے ہیں ۔ نظر کرتے ہیں ۔ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ ؛ ان کی آنکھیں ہیں کہ چکرا رہی ہیں ۔ كَالَّذِىْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؛ مثل اس شخص کے جس پر غشی آرہی ہو موت سے ۔ جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہورہی ہے ۔ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ؛ پھر جب وہ خوف جاتا رہے ۔ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ ؛ تو تم کو طعنے کرتے ہیں تیز زبانوں سے ، تم پر طعن وتشنیع اور زبان درازی کرتے ہیں ۔ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؛ یہ مال کے متعلق بڑے بخیل ہیں ۔ دولت پر بڑے حریص ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اصل میں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہ تھے ۔ فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؛ پھر خدا نے ان کے تمام کام اکارت کردیئے ۔ ان کے تمام اعمال حبط کردیئے گئے ۔ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ؛ اور یہ خدا پر آسان ہے ۔

ترجمہ :- یہ تمہارے حق میں بڑے بخیل ہیں ۔ جب ان کو خوف پیش آتا ہے تو تم ان کو دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی آرہی ہو ۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تم پر طعن وتشنیع سے زبان درازی کریں گے ۔ یہ خیر کے متعلق بڑے بخیل ہیں (یہ مال پر جان دیتے ہیں) (اصل میں) یہ لوگ (دل سے) ایمان ہی نہیں لائے تھے ۔ لہذا خدا نے ان کے اعمال کو کالعدم اور اکارت کردیا تھا اور یہ سب خدا پر آسان ہے ۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا
ع ۲ / ۱۲ / ۱۸ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ؛ وہ گمان کرتے ہیں کہ کافروں کے لشکر چلے نہیں گئے ۔ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ ؛ اور اگر یہ دشمن پھر آجائیں ۔ يَوَدُّوْا ؛ تو یہ لوگ آرزو کریں گے ۔ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ ؛ اور اگر یہ بادیہ نشین ہوتے ۔ کہیں دیہات میں چلے جاتے ۔ فِى الْاَعْرَابِ ؛ گنوار عربوں میں ۔ صحرانشینوں میں ۔ بدویوں میں ۔ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؛ اور دُور ہی سے تمہارے حالات کی خبر پوچھتے رہیں ۔ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ ؛ اور اگر یہ منافق تمہارے پاس ہوتے بھی ۔ مَا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ؛ نہ لڑتے مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- یہ (منافق) گمان کرتے ہیں کہ دشمنوں کے لشکر نہیں چلے گئے ۔ اور اگر یہ لشکر پھر آجائیں تو یہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم اعرابیوں کے ساتھ جنگل میں ہوتے بادیہ نشین ہوتے اور دُور ہی سے

تمہاری خبریں لیتے رہتے ۔ اگر یہ لوگ تمہارے پاس ہوتے بھی تو بہت کم لڑتے ۔

اس رکوع میں غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق کا ذکر ہے ، یہودیوں نے قریش کے کفار سے مل کر مختلف قبائل سے لشکر جمع کرکے مدینہ پر چڑھائی کی ۔ کافروں کا بارہ ہزار کا لشکر تھا ۔ اور بعض ساز و سامان بھی تھے ۔ چوطرف سے مدینہ کو گھیر لیا ۔ اور بالکل محاصرہ کرلیا ۔ رسولِ خداﷺ نے سلمان فارسی کے مشورے سے دونوں لشکروں کے درمیان ایک خندق کھدوادی اور حضرتؐ بہ نفسِ نفیس خندق کھودنے میں شریک تھے ۔ ایک رات تیز تند اور سخت آندھی چلنے لگی ۔ کفار کھلے میدان میں تھے ۔ ان کے ڈیرے اکھڑ گئے ۔ یہ ہوا کہ زور سے ان پر کنکر ، پتھر ، مٹی اور ریت اُڑنے لگی ۔ ٹھہرنا دشوار ہوگیا ۔ مجبوراً ان کو منتشر ہونا پڑا ۔ اللہ نے اپنے حبیب اور مسلمانوں کو فتح دی اور کافروں کے شر سے بچایا ۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے ۔ اطراف کے یہودی جنھوں نے رسولِ خداﷺ سے عہد کیا تھا کہ کفارِ قریش کے مقابل مسلمانوں کی مدد کریں گے ۔ اس وقت بدعہدی کرکے کفارِ قریش کے ساتھ ہوکر مدینہ پر چڑھائی کی تھی جب کفارِ قریش کی فوجیں منتشر ہوگئیں تو اسلامی لشکر نے ان غدار یہودیوں کو کافی سزا دی ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ ؛ تمہارے سیکھنے کے لئے یقیناً ہے ۔ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؛ رسول اللہ میں ۔ اُسْوَةٌ ؛ پیروی ، چال ، نمونہ ۔ حَسَنَةٌ ؛ اچھا ۔ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؛ یعنی اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہے ۔ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؛ اور اللہ کی بہت یاد کرتا ہے ۔ اس کا ذکر کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو ۔ اور اللہ کی بہت یاد کرتا ہو ۔ پیغمبر میں ایک بہترین نمونہ ہے (اچھی پیروی ہے) ۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ؛ اور جب مسلمانوں نے احزاب اور لشکرِ کفار کو دیکھا ۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا ۔ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا کہ ہم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں گے ۔

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؛ اور نہیں زیادہ کیا ان کو، نہیں ترقی دی ان کو، مگر ایمان وتسلیم میں۔ یقین اور اطاعت میں۔ اس سے ان کا ایمان اور قوی ہوگیا۔ اور خدا اور رسول کے ماننے میں اور ترقی ہوگئی۔

ترجمہ:- اور جب مسلمانوں نے احزاب اور لشکرِ کفار کو دیکھا تو انھوں نے کہا یہی ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور رسول نے جو کچھ فرمایا تھا سچ تھا۔ اس سے ان کا ایمان اور ان کی اطاعت اور ترقی کرگئی۔

واضح ہو کہ علماء میں اختلاف ہے کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ ایمان ناقابلِ زیادت و نقصان ہے۔ آدمی یا مسلمان ہے یا کافر ہے۔ تیسری چیز نہیں نکل سکتی۔ معتزلہ کے پاس کفر و اسلام کے درمیان ایک ایسی حالت ہے جس کو فسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک گنہگار نہ مسلمان ہے نہ کافر۔ خوارج کے پاس گنہگار کافروں میں داخل ہے۔ اہلِ سنت والجماعت کے خیال کے مطابق کفر و اسلام کے درمیان واسطہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا یعنی اگر ایک گروہِ مسلمانان دوسرے مسلمانوں کے گروہ کو مار ڈالے یا مار ڈالنے کا ارادہ کرے تو ان میں صلح کرادو۔ اس سے معلوم ہوا کہ باوجود مقاتلہ کے وہ ایمان سے نہیں نکلے۔ البتہ ایمان کی کیفیتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے اور سب کا ایمان ایک درجہ پر نہیں۔ کسی کو عین الیقین اور کسی کو حق الیقین ہوتا ہے۔ ہمارا ایمان رسولِ خدا ﷺ کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں یہ اختلاف، لفظی اختلاف سے زیادہ نہیں۔ بہر حال نفسِ ایمان سب میں ضرور مشترک ہے۔

ایمان کی کیفیت میں اضافہ اور کمی ہوتی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝۲۳

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ ؛ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ صَدَقُوْا ؛ جو سچے اُترے۔ سچ کر کے دکھایا۔ اپنی راست بازی کو ظاہر کردیا۔ مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ؛ جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا۔ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ؛ اور ان میں بعض ایسے ہیں جنھوں نے اپنی نذر پوری کی، اپنا ذمہ پورا کیا۔ اپنا کام کیا۔ وَمِنْهُمْ مِنْ يَنْتَظِرُ ؛ اور ان میں بعض ایسے ہیں جو منتظر ہیں۔ اس کے مشتاق ہیں، راہ دیکھ رہے ہیں۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ؛ انھوں نے کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا۔

ترجمہ:- مسلمانوں میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنھوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر دکھایا پھر ان میں سے بعض وہ ہیں جنھوں نے اپنا ذِمّہ پورا کردیا اور بعض وہ ہیں جو منتظر و مشتاق ہیں اور اپنے عہد میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ

اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾

یہ واقعہ اس لئے ہوا کہ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ ؛ کہ خدا سچوں کو جزا دے ۔ بِصِدْقِهِمْ ؛ ان کے سچے پن کا ۔ ان کی راست بازی کا صلہ دے ۔ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ ؛ اور اگر خدا چاہے تو منافقوں پر عذاب کرے جب کہ وہ کفر پر مرے ہوں ۔ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؛ یا خدا چاہے تو ان کی توبہ قبول کرلے ، ان کو رجوع الی اللہ کی توفیق عطا کرے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ بے شک اللہ تو ہمیشہ غفور رحیم ہے ۔ وہی غلطیوں کو بخشتا ہے ۔ وہی مہربان ہے ۔ مغفرت اور رحمت دونوں اسی کے کام ہیں ۔

ترجمہ :- (یہ واقعہ اس لئے ہوا) کہ راست بازوں کو ان کی راست بازی کا صلہ عطا کرے اور منافقوں کو اگر خدا چاہے تو عذاب کرے ۔ یا ان کی توبہ قبول فرمائے ۔ اللہ تو یقیناً غفور رحیم ہے ہی ۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾

وَرَدَّ اللّٰهُ ؛ اور خدا نے واپس کردیا ۔ بے نیل و مرام واپس کردیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کو ۔ بِغَيْظِهِمْ ؛ اپنے غیظ وغضب میں بھرے ہوئے ۔ اپنے غم وغصہ میں ۔ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؛ اس فوج کشی سے اُن کو کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ کوئی بھلائی ان کے ہاتھ نہ آئی ۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؛ اور اللہ نے مسلمانوں کو جنگ سے بچالیا ۔ بالکل کافی ہوگیا ۔ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ؛ اور اللہ تو قوت وعزت والا ہے ہی ۔ قوت ہے تو اس کی ، عزت ہے تو اُس کی ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے کافروں کو اپنے غیظ وغضب میں بھرے ہوئے واپس کردیا انھیں اس فوج کشی سے کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ اور اللہ نے مسلمانوں کو جنگ سے بچالیا اور اللہ قوی ہے ، عزیز زور آور ہے (زبردست ہے) ۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿۲۶﴾

وَاَنْـزَلَ الَّـذِيْـنَ ظَـاهَـرُوْهُمْ ؛ اور اُتار دیا ان لوگوں کو جنھوں نے ان کی پشت پناہی کی تھی ، منکرین کو مدد دی تھی ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ ؛ ان کے قلعوں سے ، ان کی گڑھیوں سے ۔ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ؛ اور ان کے دلوں میں ہیبت اور رعب ڈال دیا ۔ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ؛ کہ بعض کو تم قتل کرنے لگے ۔ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ؛ اور بعض کو قید کرنے لگے ۔ اسیر بنانے لگے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) ان اہلِ کتاب کو جنھوں نے کافروں کی پشت پناہی کی تھی (مدد کی تھی) ۔ ان کے قلعوں سے اُتارا ۔ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور تم ان میں سے بعض کو قتل کرنے لگے اور بعض کو قید ۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۟ (۲۷)

ع ۳ / ۱۹

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ ؛ اور تم کو ان کی زمین کا وارث اور مالک بنادیا ۔ وَدِيَارَهُمْ ؛ اور ان کے گھروں کا بھی ۔ وَاَمْوَالَهُمْ ؛ اور ان کے مالوں کا بھی ۔ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؛ اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے اپنا پاؤں بھی نہ رکھا تھا یعنی نزدیک اور دُور دونوں قسم کی زمینیں مل گئیں ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ؛ اور اللہ تو سب کچھ کرسکتا ہے ۔ ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تم کو وارث اور مالک بنادیا ۔ ان کی زمینوں کا ان کے گھروں کا ۔ ان کے مالوں کا ۔ اور ایسی زمین کا بھی جہاں تم پہنچے نہ تھے (تمہارے زیرِ قدم وہ زمین آئی نہ تھی) اور اللہ ہر شئے پر قدیر ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۟ (۲۸)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے پیغمبر ! قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ ؛ اپنی بی بیوں سے کہہ دو ۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ ؛ اگر تم چاہتی ہو تمہارا اِرادہ ہے ۔ تمہارا مقصود ہے ۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا ؛ دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش ، اس کی زینت ۔ فَتَعَالَيْنَ ؛ تو آؤ ۔ اُمَتِّعْكُنَّ ؛ تم کو کچھ مال ومتاع دے دوں گا ۔ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ؛ اور خوبی کے ساتھ تم کو روانہ کردوں گا ۔ رخصت کردوں گا ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر! تم اپنی بی بیوں سے کہہ دو ۔ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ ۔ میں تم کو مال و متاع دوں گا ۔ مگر اس کے ساتھ خوبی سے ، بے لڑے ، جھگڑے تم کو واپس بھی کردوں گا ۔

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اگر تم چاہتی ہو اللہ اور اس کے رسول کو ۔ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور عالمِ آخرت کو ۔ دوسری سرائے کو ۔ پچھلے گھر کو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ ؛ تو اللہ نے تیار کر رکھا ہے ۔ رکھ چھوڑا ہے ۔ مہیا کیا ہے ۔ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ ؛ تم میں سے نیک کرداروں کے لئے ۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اجرِ عظیم ۔

ترجمہ :- اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور عالمِ آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اجرِ عظیم مہیا رکھا ہے ۔ تیار رکھا ہے ۔

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ ؛ اے پیغمبر کی بی بیو! مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؛ جو تم میں سے کھلی ہوئی بیہودہ بات کرے گی ۔ يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؛ تو اس کو دوہری سزا دی جائے گی (بُری بات اور پیغمبر کی بیوی!) وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ؛ اور اللہ پر آسان ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر کی بی بیو! اگر تم میں سے کوئی کسی قسم کی کھلی بے حیائی کی بات کرے گی تو اس کو دُوہرا عذاب ہوگا ۔ اور یہ اللہ کو کچھ مشکل نہیں ۔

صاحبو! جس طرح پیغمبر واجب التعظیم ہیں اسی طرح ان کی بی بیوں کی تحقیر پیغمبر کی تحقیر ہے ۔ ان کے متعلق گفتگو کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر کی بی بیو! تم اور عورتوں کی جیسی نہیں ہو ۔ عمل پر جزا زیادہ ۔ تو غلطی پر سزا بھی زیادہ ۔ کیا بُرا حال ہوگا ان لوگوں کا جو ازواجِ مطہرات کو بُرا بھلا کہنے کو ثوابِ عظیم سمجھتے ہیں ۔ ازواجِ مطہرات سے گھریلو زندگی کے تمام احادیث پہنچے ہیں ۔ ان کو ناقابلِ اعتبار ٹھیرا دینے سے آدھا دین غائب ہوجاتا ہے ۔ پیغمبر کی بی بیو کو بُرا کہنے سے خود ان کی عورتیں ناپاک زندگی بسر کرتی ہیں ۔ خدا سے ڈرو اور بدگوئی سے بچو ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

وع

٢٢

ومن يقنت

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

([illegible])

[illegible]

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن، بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

وَمَنْ يَّقْنُتْ ؛ اور جو فرمانبرداری کرے، اطاعت کرے ۔ قُنُوت ۔ وتر کے ساتھ کی دُعا ۔ مِنْكُنَّ ؛ تم میں سے اے پیغمبر کی بی بیو! ۔ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ کی اور اس کے رسول کی ۔ وَتَعْمَلْ صَالِحًا ؛ اور عملِ صالح کرے، نیک کام کرے ۔ نُؤْتِهَآ اَجْرَهَا ؛ ہم اس کو اس کا اجر بخشیں گے، ثواب دیں گے ۔ مَرَّتَيْنِ ؛ دو دفعہ یعنی پیغمبر کی بیویوں کو دُہرا اَجر ملے گا ۔ وَاَعْتَدْنَا ؛ اور ہم نے تیار رکھا ہے ۔ لَهَا ؛ اس کے لئے ۔ رِزْقًا كَرِيْمًا ؛ نیک اور اچھا رزق، عمدہ روزی ۔

ترجمہ :- اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور نیک کام کرے تو اُس کو دہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لئے اچھا رزق تیار رکھا ہے ۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ ؛ اے نبی کی بی بیو! لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ؛ تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو ۔ ذرا غور کرو! جب پیغمبر کی بیویاں دوسروں کی بیویوں کی طرح نہیں ہیں تو پیغمبر کس طرح ہوگا ؟ خدا اور پیغمبر اگر کوئی بات فرمائے تو وہی بات ہم نہیں کہہ سکتے ۔ اور خدائے تعالیٰ نے بھی کیا فرمایا ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ ذرا ''یوحیٰ الی'' کے مابہ الامتیاز کو بھی دیکھو ۔ ایک دفعہ ایک صاحب سے اسی مثلیث پر فقیر کی گفتگو ہوئی ۔ اُنھوں نے کہا کہ حضرتؐ بھی آدمی تھے ۔ ہم بھی آدمی ہیں، انسانیت میں تو سب برابر ہیں، مخلوقِ خدا ہونے میں ۔ میں نے کہا بے شک آپ کے والد سُوّر کے برابر ہیں زندہ ہونے میں اور ابلیس کے برابر ہیں مخلوقِ خدا ہونے میں ۔ اب ان کے چہرے کا رنگ اور ان کی آواز بدلنے لگی ۔ میں نے کہا کہ ایک بالکل صحیح واقعہ بیان کرنے سے آپ کو کس قدر ناگوار ہو رہا ہے ۔ اسی طرح کسی کو رسولِ خدا ﷺ کے برابر کہنے سے ہم کو بھی بُرا معلوم ہوتا ہے ۔ ذرا کسی بادشاہ کے سامنے جا کر یہ تو کہہ دو کہ آپ میری طرح آدمی ہیں اس قسم کی گستاخیوں کا نتیجہ کچھ اچھا نہ ہوگا ۔ بے ادب بے نصیب ۔ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ ؛ اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا، پرہیزگاری اختیار کی ۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ ؛ لہذا عاجزی، نرمی، خضوع سے بات نہ کرو ۔ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ ؛ پھر کہ طمع کرنے لگے وہ شخص ۔ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ؛ جس کے قلب میں مرض ہے، خرابی ہے، فساد ہے ۔ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ اور کہو سیدھی بات دستور کے موافق

معقول انداز میں ۔

ترجمہ :- اے نبی کریم کی بی بیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ۔ اگر تم نے تقویٰ ، پرہیزگاری اختیار کی ۔ لہذا (لوگوں سے) تم عاجزی سے اور دب کر بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں فساد اور روگ ہے وہ خواہ مخواہ فاسد خیالات نہ پیدا کرے اور بولو تو سیدھی سادھی بات ، دستور کے موافق گفتگو کرو ۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۚ﴿۳۳﴾

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ ؛ اور اپنے گھروں میں رہا کرو ۔ انھیں میں قرار پکڑو ۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ ؛ اور بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلو ۔ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ؛ زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق ۔ اسلام سے پہلے جس طرح عورتیں پھرتی تھیں ۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کی پابندی کرو ۔ اور نماز قائم کرو ۔ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو ۔ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ ؛ اللہ تو یہی ارادہ کرتا ہے ۔ لِیُذْهِبَ عَنْکُمْ ؛ کہ تم سے دُور کردے ۔ اَلرِّجْسَ ؛ پلیدی کو ، گندہ باتوں کو ۔ اَهْلَ الْبَیْتِ ؛ اس گھر کے لوگوں کو ۔ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ؛ اور تم کو طاہر و مطہر بنادے ، پاک و صاف کردے ۔ خوب پاک کرے ۔

ترجمہ :- تم اپنے گھروں میں بیٹھو اور جاہلیت کے طریقہ کے مطابق بن سنور کے نہ پھرو ۔ اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو ۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اس گھر کے لوگوں سے یعنی اہلِ بیت (نبوت) سے پلیدی کو دُور کرے (گناہوں سے محفوظ رکھے) اور خوب پاک صاف کردے ۔

صاحبو! اس آیت پر غور کرو ۔ پیغمبر کی بیویوں کو گھر میں بیٹھنے کا حکم ہے ۔ بن سنور کر باہر نکلنے کی اجازت نہیں جو حکم پیغمبر کو دیا جاتا ہے ، وہی حکم تمام اُمت کو دیا جاتا ہے اور جو حکم پیغمبر کی بیویوں کو دیا جاتا ہے وہی حکم تمام عورتوں کو بھی پہنچتا ہے ۔ مگر افسوس مسلمان عورتیں بے پردہ ماری ماری پھرتی ہیں وہ بھی خوب بن سنور کر ۔ اب تو باؤلیوں اور تالاب میں تیرتی بھی ہیں ۔ اس کے نتائج ناگفتہ بہ ، ایک دفعہ نمائش گاہ میں مردوں سے زیادہ عورتوں پر شراب کا صَرفہ ہوا ۔

عورت کو گھر میں رہنے کا حکم

العیاذ باللہ، پناہ بخدا۔

صاحبو! یہ آیت کس کے لئے اُتری؟ اہلِ بیت کے لئے۔ اہلِ بیت کون ہیں؟ یہ آیت تو رسولِ خدا ﷺ کی بی بیوں کے لئے اُتری ہے۔ قرآن شریف میں کئی جگہ لفظ اہلِ بیت کا ذکر آیا ہے اور اس سے پیغمبروں کی بیبیاں مُراد ہیں۔ یُطَھِّرَکُمْ ؛ کی ضمیر تو جمع مذکر کی ہے۔ عرب کے محاورے میں اہل کی طرف ہمیشہ مذکر کی ضمیر پھرتی ہے۔ یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ رسولِ خدا ﷺ سے جس قدر ربط زیادہ ہوگا تعلق قوی ہوگا اُسی قدر اہلِ بیت کا لفظ اس پر زیادہ صادق آئے گا سب سے زیادہ تعلق بی بی کو اپنے شوہر سے ہوتا ہے۔ بیوی کی اولاد خاوند کی سمجھی جاتی ہے۔ ازواجِ مطہرات کے سوائے پیغمبر ﷺ کے دوسرے قرابت دار بھی حضرت کے گھرانے والے ہیں۔ ان میں کچھ سب سے قریبی قرابت والے ہیں، یعنی حضرت علیؓ۔ حضرت بی بی فاطمہؓ۔ حضرت امام حسنؓ۔ حضرت امام حُسینؓ۔ ان کے بعد نبی ہاشم کا درجہ ہے۔ چوں کہ حضرت علیؓ کا گھر رسولِ خدا ﷺ کے گھر سے جُدا تھا۔ اس واسطہ رسولِ خدا ﷺ نے چہارتن پاک کو اپنے عبا میں لے کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے گھر والے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے عبائے مبارک میں داخل ہونا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا انت علی الخیر۔ انت من ازواج النبی۔ کہ تم تو اس خیر میں شریک ہو ہی۔ تم تو پیغمبر کی بیبیوں میں سے ہو۔ جو لوگ اس کے خلاف کرتے ہیں وہ قرآن کی آیتوں کو بے ربط اور الفاظ قرآن سے بعید کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ بے دینوں کے اس چکر میں آگئے ہیں۔ ان کے دل میں قرآن کی کچھ عزت نہیں۔ یہ بھی خوب یاد رکھو کہ آلِ فرعون سے مُراد تمام متبعین فرعون ہیں۔ اسی طرح سے آلِ محمد سے مُراد ہم تمام مسلمان ہیں۔ جو اس کے خلاف خیال کرتے ہیں ان کے دل میں نسبتِ محمدیؐ کی کوئی عزت نہیں ہے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع

وَاذْكُرْنَ ؛ اور اے پیغمبر! یاد رکھو۔ مَا يُتْلٰى ؛ جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ ؛ تمہارے گھروں میں۔ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؛ اللہ کی باتوں اور حکمت سے۔ اس کی نشانیوں اور عقلمندی سے۔ مِنْ بیانیہ ہے، مَا يُتْلٰى کا بیان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ؛ بے شک اللہ لطف کرنے والا پاکیزہ، لطیف نازک، دلوں کے بھید جانتا ہے۔ کثیف لوگوں کی اس تک رسائی نہیں۔ وہ خبردار ہے۔ واقف ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر کی بی بیو!) یاد رکھو! اس پر دھیان دو جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ بے شک خدا مہربان ہے۔ رازداں ہے۔ خبردار ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ؛ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ۔ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور ایماندار مرد اور ایمان دار عورتیں ۔ یعنی جو یقین رکھتے ہیں اور یقین کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔ اسلام کی توجہ اعمال کی طرف اور ایمان کی توجہ عقیدہ اور یقین کی طرف ۔ یاد رکھو ۔ جس قدر ایمان قوی ہوگا اسی قدر عملِ صالح بھی پیدا ہوگا ۔ ایمان و یقین کا دعویٰ اور عمل ندارد ۔ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ کوئی سنکھیا کھانے کو تیار نہیں ۔ کوئی شیر اور سانپ کے پاس نہیں جاتا ۔ کوئی دریا میں کود نہیں پڑتا ۔ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ اس کو یقین ہے کہ میں ایسا کروں گا تو مروں گا ۔ اعمال نا دُرست ایمان دُرست ؟ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ اور ایمان ڈانواں ڈول ہوتا ہے ضعف یقین ہوتا ہے تو احکامِ الٰہی کی مخالفت بھی کی جاتی ہے ۔ ایمان دُرست کرو تو اعمال بھی دُرست ہوجائیں گے ۔ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ ؛ اور بندگی اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور عورتیں ۔ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ ؛ اور راست باز اور سچے مَرد اور عورتیں ۔ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ ؛ اور عبادت کی مشقت امراض اور مصیبتوں ، تکلیف اور محنت پر صبر کرنے والے اور برداشت و شکیبائی کرنے والے ، آفات کو جھیلنے والے ، محنت اُٹھانے والے ، تکلیف سہنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ ؛ اور خشوع و خضوع سے رہنے والے اور خاکساری اور فروتنی کرنے والے اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں ۔ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ ؛ اور صدقہ دینے والے ، خیر خیرات کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ ؛ اور روزہ رکھنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ ؛ اور اپنی شرمگاہوں ، ناموس و عزت اور پاکدامنی کی حفاظت کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ؛ اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے والے ، یادِ خدا کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ خدا نے ان کے لئے تیار رکھی ہے ۔ مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ مغفرت و معافی اور اجرِ عظیم اور بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- یقیناً مسلمان مَرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مَرد اور ایماندار عورتیں اور فرماں بردار مَرد اور عورتیں اور راست گفتار و راست کردار مَرد اور عورتیں (یعنی سچ کہتے ہیں اور ان کا دل و زبان ایک ہے) اور صبر و شکیبائی کرنے والے ، مصیبتوں کو برداشت کرنے والے مَرد اور عورتیں اور عاجزی اور خاکساری کرنے والے مَرد اور عورتیں اور صدقہ اور خیر خیرات کرنے والے مَرد اور عورتیں اور روزہ

جس قدر ایمان قوی ہوگا اسی قدر عملِ صالح بھی پیدا ہوگا

رکھنے والے مَرد اور عورتیں اور اپنے ناموس اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مَرد اور عورتیں
اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے والے مرد اور عورتیں ، اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور اَجرِ عظیم تیار رکھا ہے ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۭ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ ؛ اور ایمان دار مَرد اور عورت کا کام نہیں ۔ اس کے لائق نہیں ۔ اس کے شایانِ شان نہیں ۔ اس کو حق نہیں ۔ اس کو گنجائش نہیں ۔ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ أَمْرًا ؛ جب اللہ اور رسول کسی کام کو ٹھیرا دیں ، مقرر کر دیں ۔ اس کا حکم دے دیں ۔ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ ؛ کہ ہو ان کے لئے ۔ اَلْخِيَرَةُ ؛ اختیار ۔ مِنْ أَمْرِهِمْ ؛ ان کے کام میں جب خدا اور رسول کوئی حکم دیں تو لوگوں کو اس کی مخالفت کی ہرگز گنجائش نہیں ان کو کچھ اختیار نہیں ۔ وہ خدا کے بندے ہیں نہ کہ اپنے نفس کے ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا عصیان کرے ، نافرمانی کرے ۔ عدول حکمی کرے ۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؛ تو اس نے صریح گمراہی اختیار کی ۔ اس سے بڑی چوک ہوئی ۔ وہ آشکارا گمراہ ہے ۔ راستہ بھٹکا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور کسی ایماندار مَرد اور عورت کو حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں تو ان کو اپنے کاموں میں خود مختاری مناسب نہیں ۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس نے صریح گمراہی اختیار کرلی ۔

وَإِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ
وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰىهُ ۭ
فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَاۗىِٕهِمْ
إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾

وَإِذْ تَقُوْلُ ؛ اور اس بات کا خیال رکھو جب کہ تم کہہ رہے تھے (کس کو فرما رہے تھے ؟) لِلَّذِيْٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؛ ایسے شخص سے کہ اللہ نے اس پر احسان فرمایا ۔ اس کو مسلمان بنایا ۔ کفر اور عذابِ دائمی سے بچایا ۔ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ؛ اور اس پر

تم نے احسان کیا۔ انعام دیا۔ نعمت سے سرفراز کیا۔ رسولِ خداﷺ نے زید کو کیا نعمت دی تھی؟ ان کو مسلمان کیا، غلامی سے آزاد کیا۔ اپنی پھوپی زاد بہن زینب سے شادی کردی۔ اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ ؛ تم رہنے دو اپنے پاس اپنی بیوی کو ان کو چھوڑ دینے اور طلاق دینے کا اِرادہ نہ کرو۔ چونکہ زید غلامی سے آزاد ہوگئے تھے۔ لہٰذا زینب ان کو اپنے کفو کا اور اپنے برابر کا نہیں سمجھتی تھیں۔ اور رسولِ خداﷺ طلاق دلوانے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ وَاتَّقِ اللّٰہَ ؛ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ وَتُخۡفِیۡ فِیۡ نَفۡسِکَ ؛ اور تم اپنے دل میں چھپاتے ہو۔ (روز کے جھگڑے سے چھوٹنا) مَا اللّٰہُ مُبۡدِیۡہِ ؛ اس چیز کو جس کو خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یعنی طلاق کے مناسب ہونے کو۔ جب میاں بی بی میں اتفاق ممکن نہ ہو تو طلاق ہی بہتر ہے۔ رسولِ خداﷺ حتی الامکان طلاق نہ دینے کو مناسب سمجھتے تھے۔ اور زید اور بی بی زینب کو سمجھاتے رہتے تھے کہ کسی طرح سے باہم نباہ ہو۔ وَتَخۡشَی النَّاسَ ؛ اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو کہ کہیں قریش کے خاندان کی بی بیاں بدمزاج اور لڑاکو مشہور نہ ہوجائیں۔ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشٰہُ ؛ اور بہ نسبت دوسروں کے اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ خدا زیادہ سزاوار ہے کہ اس سے ڈریں۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ ؛ پھر جب کہ پورا کردیا زید نے۔ مِنۡھَا وَطَرًا ؛ بی بی زینب سے اپنی حاجت کو یعنی طلاق، زید نے عاجز ہوکر بی بی زینب کو طلاق دے دی۔ زَوَّجۡنٰکَھَا ؛ تو ہم نے زینب کو تم سے نکاح کردیا۔ لِکَیۡ لَا یَکُوۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ حَرَجٌ ؛ تاکہ مسلمانوں پر کسی قسم کی تنگی اور گناہ نہ ہو۔ فِیۡ اَزۡوَاجِ اَدۡعِیَآئِھِمۡ ؛ ان کے منہ بولے اور لے پالک متبنّٰی شخصوں کی بی بیوں کے متعلق۔ اِذَا قَضَوۡا مِنۡھُنَّ وَطَرًا ؛ جب کہ ادعیا، انھیں طلاق دے دیں۔ وَکَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا ؛ اور خدا کا کام تو ہوکر رہے گا۔

ترجمہ:- اور اس وقت کو بھی یاد رکھو کہ تم اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور تم نے بھی انعام کیا (یعنی زید سے) کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو (طلاق کا اِرادہ نہ کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (بدسلوکی نہ کرو) اور تم اپنے دل میں جو تھا چھپاتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور خدا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید نے زینب سے اپنی غرض پوری کرلی (یعنی طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے ان کا نکاح کردیا۔ تاکہ مسلمانوں پر اپنے متبنّٰی منہ بولے بیٹوں کی بی بیوں سے نکاح کے متعلق کسی قسم کی تنگی اور رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ جب کہ وہ (متبنّٰی بیٹے) اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیں اور خدا کا کام تو پورا ہوکر رہتا ہے۔

صاحبو! اصل واقعہ یہ ہے کہ زید ایک عربی النسل شخص کے بیٹے تھے کسی نے کم عمری میں ان کو پکڑ کر بیچ ڈالا۔ رسولِ خداﷺ نے ان کو خرید لیا اور ان کو بطور بیٹے کے پرورش کرنے لگے۔ زید، زید بن محمد مشہور ہوگئے۔ رسولِ خداﷺ

نے ان کے مزید اعزاز کے لئے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے ان کا نکاح کردیا ۔ بی بی زینب چونکہ عالی خاندان سے تھیں اس لئے زید کو اپنے برابر کا نہ سمجھیں بلکہ ان کو ذلیل سمجھتیں ۔ غلامِ آزاد سمجھتیں آپس میں سخت اختلاف رہتا ۔ رسولِ خداﷺ دونوں کو سمجھا کر جھگڑے کو رفع دفع فرما دیتے مگر مناسب یہی سمجھتے تھے کہ جب نباہ ممکن نہیں تو طلاق ہی ہوجائے ۔ مگر یہ بات زبان پر نہ لاتے ۔ کیونکہ طلاق دلوانا بڑا عیب سمجھا جاتا تھا ۔ غرض کہ زید نے بی بی زینب کو طلاق دے دی تو رسولِ خداﷺ نے ان کی تسکین اور دلدہی کے لئے خود ان سے نکاح کیا ۔

واقعہ صرف اتنا ہے اور لوگوں نے اس پر ایک داستان بنالی ۔ میں اس داستان کا ذکر کرنا نہیں چاہتا ۔ مگر اس داستان کے دیکھنے والوں کے لئے چند اشارات دوں گا جس سے ثابت ہوگا کہ یہ ساری داستان غلط ہے ۔ سب سے پہلے یہ کہ عربوں کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کا دروازہ بند رکھتے ہیں ، جہاں کسی کے لئے دروازہ کھولا گیا پھر فوراً بند کردیتے ہیں ۔ (۲) کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو السلام علیکم ءَاَدْخُلُ ؛ ''کیا میں اندر آؤں'' کہنا لازم ہے جن لوگوں سے پردہ ہے وہ ہٹ جاتے ہیں ۔ (۳) شریف بیبیاں گھر کے صحن میں نہیں نہاتیں بلکہ حجرہ میں نہاتی ہیں ۔ نہانے کے وقت ان کے جسم پر کپڑا ہوتا ہے ۔ برہنہ ہرگز نہیں نہاتیں ۔ (۴) بی بی زینب کے گھر میں اور تو کوئی تھا نہیں ۔ اور حضرتؐ نے تو اس کو فرمایا نہیں ۔ بی بی زینب نے بھی کسی کے سامنے بیان نہیں کیا ۔ پھر یہ داستان کس نے بیان کی ۔ دشمنانِ رسول کے ہزاروں وساوس ہیں ازاں جملہ یہ بھی ایک وسوسہ ہے ۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾

مَاكَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ ؛ نبی پر کوئی مضائقہ نہیں ، تنگی نہیں ۔ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؛ اس چیز میں کہ اللہ نے ان پر فرض کیا ہے ۔ یعنی ۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا ؛ یہ طریقہ اللہ کا جاری کیا ہوا ہے ۔ ان لوگوں میں کہ گزرے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے یعنی اس سے پہلے متبنیٰ کی بیوی سے نکاح کرنا جائز تھا ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ؛ اور یہ خدا کا حکم ہے جو پہلے سے ٹھہرایا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو طریقہ پہلے سے چلا آرہا ہے اور خدا کا جاری کیا ہوا ہے اس کے کرنے میں پیغمبر پر کوئی حرج نہیں ۔ کوئی روک نہیں اور وہ اللہ کا مقرر کیا ہوا ٹھہرایا ہوا حکم ہے ۔

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ

وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ ؛ وہ لوگ جو خدا کے پیغام پہنچاتے ہیں ۔ وَيَخْشَوْنَهٗ ؛ اور خدا سے ڈرتے ہیں ۔ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور کسی سے نہیں ڈرتے بجز خدا کے ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ؛ اور حساب کتاب لینے کے لئے اللہ بس ہے ۔ پھر دوسروں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ کے پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوائے کسی اور سے نہیں ڈرتے اور حساب کتاب کے لئے اللہ کو کافی سمجھتے ہیں ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع ۵ ۲

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ؛ محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ۔ متبنّٰی ہرگز بیٹا نہیں ہوسکتا ۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ؛ لیکن اللہ کے رسول ہیں ۔ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؛ اور آخری پیغمبر ہیں ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؛ اور اللہ ہر شئے کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ۔ مگر اللہ کے رسول ہیں ۔ اور آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کو خوب جانتا ہے ۔

صاحبو ! خاتم مُہر کو کہتے ہیں ۔ عربوں میں قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ سب کے آخر میں مہر کرتے ہیں ۔ خاتم بروزن قالم وہ چیز جس پر مراسلہ ختم کیا جاتا ہے ۔ سرنامہ پر مہر کرنے کا قاعدہ جدید ہے ۔ بعد کے لوگوں نے خاتم کے دو معنی پیدا کئے ۔ ایک افضل کے اس سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں ۔ دوم قدیم معنی یعنی آخر ۔ محمد رسول اللہ ﷺ ۔ افضل الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی ۔ افضل الانبیاء کے معنی لے کر آخر الانبیاء سے انکار کرنا دُرست بات نہیں ۔ کیونکہ احادیث میں آیا ہے اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ؛ یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے ۔ روز ایک نیا پیغمبر پیدا ہورہا ہے ۔ ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ چوں کہ تم صدیق اکبر کی اولاد ہو اگر مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نبوت کے قائل ہوجاؤ تو تم کو صدیق اکبر کا مرتبہ ملے گا ۔ عثمانیہ کالج میں بھی ایک طالبِ علم پیغمبری کا مدعی تھا مگر میرے سمجھانے سے اپنے مجدد ہونے پر کفایت کی ۔ اسلام میں نئے پیغمبر کا رسولِ خدا ﷺ کے بعد ہونا صحیح نہیں ۔ ہاں دجال سے پہلے بہت سے دجالوں کے

نبی کریمؐ پر نبوت ختم ہوگئی

پیدا ہونے کا ذکر احادیث میں ہے ۔ نہ دین سے واقف نہ دنیا سے واقف مگر پیغمبری کا دعویٰ تو ضرور ہے ۔

لطیفہ :- ایک شخص نے ہارون رشید کے سامنے پیغمبری کا دعویٰ کیا ۔ خلیفہ کے ہاتھ میں ابجد کا قفل تھا ۔ سامنے ڈال دیا کہ ذرا اسے کھول تو دو ۔ مسخرے پیغمبر نے کہا کہ میں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا یا لوہاری کا ۔

سجاح ایک عورت تھی اس نے بھی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا ۔ تعجب ہے کہ ان جاہل مدعیانِ نبوت کے بھی لوگ تابع ہیں ۔

لطیفہ :- ایک صاحب کا گزر پاگل خانہ میں ہوا ۔ دیکھا کہ ایک مَرد مقطع صاحب جبہ و عمامہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ صاحب مذکور کی اس شخص سے گفتگو ہوئی ۔ علم اچھا تھا گفتگو اچھی تھی ۔ پوچھا آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں آپ کو لوگوں نے پاگل خانہ میں کیوں ڈالا ۔ اس مجنون نے کہا یہ بیوقوف اور نادان لوگ ہیں ۔ مجھے عالم تو مانتے ہیں مگر پیغمبر تسلیم نہیں کرتے ۔ صاحب مذکور اس شخص کے پاس سے ایک دوسرے صاحب کے پاس پہنچے وہ بھی نہایت مرد مقطع شایہ عمامہ سے آراستہ تھے ۔ ان سے بھی گفتگو ہوئی ۔ دیکھا کہ پہلے پاگل سے بھی یہ زیادہ عالم ہے ۔ اس شخص نے کہا کہ جناب محترم میں اس سے پہلے ایک مجنون کے پاس پہنچا وہ بڑا عالم تھا مگر مدعی نبوت تھا ۔ دوسرے مجنون نے کہا وہ بالکل جھوٹا تھا جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا ۔ میں نے اسے بھیجا ہی کب تھا جو وہ پیغمبر ہوتا ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اُذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کا ذکر کرو ۔ اللہ کی یاد کرو ۔ ذِكْرًا كَثِيْرًا ؛ ذکر کثیر ، بہت سی یاد ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم اللہ کی کثرت سے یاد کرو ۔

صاحبو ! ذکر کے مقابل نسیان اور ذہول ہے ۔ یاد کے مقابل بھول ہے ۔ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل سے بھی ۔ ایک شخص زبان سے اللہ کا لفظ نہ کہے مگر دل میں اس کا خیال رکھے تو وہ بھی ذکر ہے ، یاد ہے ۔ ذکر کے اقسام ہیں ۔ ذکرِ لسانی : زبان سے اللہ کا نام کہنا ۔ ذکرِ قلبی : دل میں اللہ کا دھیان رکھنا ۔ دل اور زبان دونوں سے یادِ الٰہی کی جائے تو وہ تو سب سے بہتر ہے ۔ اگر دل میں یادِ الٰہی رہے اور منہ سے کچھ نہ کہیں تو بھی ذکر ہی ہے زبان سے ذکر کریں اور دل میں خدا کا خیال نہ ہو یہ ذکر کی صورت ہے ۔ حقیقت نہیں ۔ تاہم ذکرِ لسانی ذکرِ قلبی کی طرف لے جاتا ہی ہے ۔ حبسِ دم سے ذکر کرنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور سُستی کاہلی دُور ہوتی ہے ۔ ذکرِ جہری یعنی زور سے ذکر کرنے سے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے ۔ تجربہ ہوا ہے کہ جو لوگ ذکرِ سری یعنی دل میں اندر ہی اندر یادِ خدا کرتے ہیں ۔ ان پر ایک قسم کی محویت اور بے خودی آتی ہے ۔ ذکرِ جہری کرنے والے کی حالت ایک ایسے شخص کی ہے کہ اس کو بچھو نے کاٹا ہو کہ وہ تڑپتا ہے ۔ چیختا چلاّتا ہے اور جو ذکرِ خفی کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جس کو سانپ سونگھ گیا ہو کہ وہ نہ تڑپتا ہے نہ بے قراری کرتا ہے ۔ ذکرِ خفی اکثر نقشبندی

لوگ کرتے ہیں اور ذکرِ جہری اکثر چشتیہ طریقہ کے لوگ ۔ قادریہ طریقہ میں اوّل ذکرِ جہری سے جوش و خروش پیدا کیا جاتا ہے ۔ اور پھر ذکرِ خفی سے خاموشی اور سکون کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے عددِ کثیر کو مِاْئَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ سے بیان فرماتا ہے ۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ کا کوئی اسم لاکھ یا سوا لاکھ دفعہ پڑھنے کو زکوٰۃ دینا کہتے ہیں ۔ تفصیل کے لئے دیکھو کشکول کلیمی حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی اور قولِ جمیل حضرت شاہ ولی اللہ کی اور ہمارے شیوخ میں سے ثمراتِ مکیہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ کی ۔ بہرحال جو یادِ خدا کرتا ہے وہ زندہ ہے جو خدا کو بھول بیٹھا ہے وہ مُردہ ہے ۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

وَسَبِّحُوْهُ ؛ اور اس کی تسبیح کرو ۔ پاکی بیان کرو ۔ نماز پڑھو ۔ تسبیح نماز کا جزو ہے جزو بول کر کل مُراد لیا گیا ہے جیسے ''قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' اور ''وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ'' ۔ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ؛ صبح شام بلکہ علی الدوام ۔ رات دن ۔

ترجمہ :- اور صبح شام اللہ کی تسبیح (وتقدیس) بیان کیا کرو ۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ ؛ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے ۔ قرب سے سرفراز کرتا ہے صَلٰوۃ کے معنی قرب کے ہیں جو دو ہڈیاں ملی ہوئی ہوں ان کو صَلوین کہتے ہیں ۔ صَلٰوۃ ۔ نماز ۔ کیونکہ وہ قربِ الٰہی اور عبادت ہے ۔ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ ؛ اور اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں (صلوٰۃ کا لفظ خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جاتا ہے تو رحمت نازل کرنے کے معنی اور فرشتوں وغیرہ کی طرف نسبت کرنے کے معنی رحمت طلب کرنے کے ہوتے ہیں ۔ (سَيَصْلٰى نَارًا ؛ کے معنی ہوں گے ۔ دوزخ میں داخل ہوگا) ۔ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ کہ تم کو ظلمت سے نور کی طرف نکال لے ۔ جہل ظلمت ہے اور علم نور ہے ظُلُمٰتُ ۔ جمع کا صیغہ ہے ۔ بدترین جہل خدا کو نہ ماننا یعنی شرک و کفر ہے ۔ اس کے بعد احکامِ الٰہی کو نہ ماننا یا اس پر عمل پیرا نہ ہونا ہے ۔ پھر مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونا ہے ۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے بندے اسی کی طرف رجوع کریں اس کو مانیں اس کی یاد میں رہیں اس کی قربت ڈھونڈیں ۔ اس کی یاد میں خود کو نیست و نابود کر دیں ۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ؛ اور اللہ تو مسلمانوں اور ایمانداروں پر مہربان ہے ہی ۔

ترجمہ :- وہی (خدا) ہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے بھی رحمت طلب کرتے ہیں (کیوں؟)

کہ تم کو ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾

تَحِيَّتُهُمْ ؛ تحیت، حیات سے ہے۔ ان کا سلام۔ دُعائے زندگی۔ خدا تم کو زندہ و سلامت رکھے کہنا۔ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ ؛ جنّتی لوگ جس دن خدا سے ملیں گے، اس کے دربار میں حاضر ہوں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے۔ سَلَٰمٌ ؛ تم پر بڑی سلامتی ہو۔ تم کو حیاتِ دوامی نصیب ہو۔ وَأَعَدَّ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ أَجْرًا كَرِيمًا ؛ باعزت ثواب۔ عمدہ صلہ۔

ترجمہ :- وہ (جنّتی) جس دن دربارِ الٰہی میں داخل ہوں گے تو ایک دوسرے کو دُعاءِ تحیت میں سلام کہیں گے خدا نے ان کے لئے بڑا ہی ثواب اُٹھا رکھا ہے۔

صاحبو! آج کل السلام علیکم کہنا خلافِ فیشن سمجھا جاتا ہے۔ بڑی سوسائٹی والے تو گڈ مارننگ کہتے ہیں۔ اور معمولی لوگ تسلیم! ان لوگوں کو یورپ کے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اور یورپ کا آسیب ان کے سر چڑھ گیا ہے تو ان کو تو جانے دو وہ تو ہمارے حق میں مر چکے ہیں اور ہم ان کے حق میں مر چکے ہیں۔ وہ یورپ زدہ ہیں ان سے ہم کو کوئی کلام نہیں۔ معمولی لوگ بھی بہت کم السلام علیکم کہتے ہیں۔ تسلیم۔ بندگی اور ہندوؤں کی دُم پکڑنے والے نمسکار کورنش کرتے ہیں۔ افسوس اسلامی کونسی ثقافت باقی ہے۔ کونسی تہذیب باقی ہے۔ نہ مسلمانوں کا سا لباس۔ نہ مسلمانوں کا سا طور طریقہ۔ نہ رسم و رواج نہ کھانا نہ پینا۔ نہ اُٹھنا بیٹھنا۔ بعض لوگوں نے تو اپنا نام بھی بدل لیا ہے یعنی غلام علی کی جگہ جی۔ اے۔ اور غلام محمد کی جگہ جی۔ ایم۔ جب تمہارے دل میں نہ تمہارے مذہب اور نہ ثقافت و تہذیب ہی کی عزت باقی ہے تو آج انگریزوں کے رنگ میں ہو کل ہندوؤں کے رنگ میں ہوں گے۔ ایک گولا ہے کہ لڑھک رہا ہے۔ ذرا سا دھکا لگا اُدھر اور ذرا سی ٹکر لگی کہ اِدھر۔ سچ پوچھو تو ان کا کوئی مقام ہی نہیں۔ یہ چاندی سونے کے پُجاری ہیں۔ جدھر دولت و قوت دیکھی بس اس کے ساتھ ہو لئے۔ سِکھ منہ پر داڑھی رکھتے ہیں اور کوئی ان کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ داڑھی منڈائیں۔ داڑھی مسلمانوں کی اور مَردوں کی علامت ہے۔ خدا نے تم کو مَرد بنایا ہے تم کیوں کوشش کر رہے ہو کہ عورت بن جاؤ۔ فی الحقیقت ان لوگوں کے دل میں خود اپنی ہی کوئی عزت نہیں۔ جب تمہارے دل میں تمہاری عزت نہیں تو دوسرے تمہاری کیا عزت کریں گے۔ خدا مسلمانوں کو خود داری اور عزتِ نفس کی توفیق دے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ ؛ اے نبی! نبی کے اصل معنی خبر دینے والے کے ہیں۔ نَبَأٌ ؛ خبر۔ رسول صاحبِ کتاب کو کہتے ہیں اور

نبی کا لفظ عام ہے ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ بے شک ہم نے تم کو بھیجا ۔ شَاهِدًا ؛ گواہ ۔ دیکھ کر بیان کرنے والا ۔ مَشْهُوْد ؛ دیکھا ہوا ۔ گواہ دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک وہ جو ذاتی معلومات رکھتا ہے اور واقعات کا مشاہدہ کیا ہے ۔ اور دوسرا وہ گواہ جو دوسروں سے سُن کر بیان کرتا ہو ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب اصل شاہد ممکن ہو تو سُنی سنائی شہادت علی الشہادت قبول نہیں کی جاتی ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمام حالات سے فرشتہ واقف ہیں اور رسولِ خداعلیہ ﷺ ان سے سُن کر گواہی دیتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ کامل شاہد وہی ہے جس نے خود مشاہدہ کیا ہو ۔ لہذا رسولِ خداعلیہ ﷺ ہم سب کے حالات سے واقف ہیں ۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ، ایک حدیث نقل فرماتے ہیں ۔ لَا یُشَاکُ اَحَدُکُمْ شَوکَةً اِلَّا وَاجِدُ اَلَمَهَا ؛ یعنی (تمہارے یا تم میں سے کسی کو (پیر میں) کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے معلوم ہوتا ہے ۔ قرآنِ شریف میں ہے ۔ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتی ہے دشواری ڈالتی ہے وہ رسولِ خداعلیہ ﷺ پر دشوار اور تکلیف دہ ہے ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی رسولؐ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو حضرت اس پر رحمت بھیجتے ہیں ۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے ۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں مسلمان ہیں جو رسولِ خداعلیہ ﷺ پر رات دن درود بھیجتے ہیں ۔ اور آپ بھی ان پر رحمت بھیجتے ہیں ۔ کوئی سچ کہے کہ ایسی صورت میں رسول اللہ علیہ ﷺ کو کسی وقت اپنی اُمّت سے غفلت ہو سکتی ہے ۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ اپنے گھر میں جاؤ اور کسی کو نہ پاؤ تو السلام علیک یا رسول اللہ کہو ۔ کیونکہ رسول اللہؐ کی توجہ ہم پر اور ہمارے سارے گھر پر ہے ۔ بعض ایسے نادان بھی ہیں جو یا رسول اللہ کہنے کو شرک ، بدعت اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں ۔ مگر ان جاہلوں کو سمجھنا چاہیئے کہ رسولِ خداعلیہ ﷺ کا حکم ہے کہ جب قبرستان پر سے گزرو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ اگر قبر والے کچھ سنتے ہی نہیں تو ان کو یا اھل القبور کہہ کر مخاطب کرنا کیا معنی رکھتا ہے ۔ رسولِ خداعلیہ ﷺ کی ذات تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے ۔ اصل میں ان ظالموں کے دل میں رسولِ خداعلیہ ﷺ کی محبت ہی نہیں ہے ۔ یہ مادّہ پرست بے روحے مسلمان ہیں ۔ کچھ اللہ اللہ کرتے ، کچھ ان کو انکشاف ہوتا تو انھیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم عالم مثال میں رسول اللہعلیہ ﷺ کی زیارت سے بھی مشرف ہو سکتے ہیں اور آپ سے شرفِ مکالمت بھی حاصل کر سکتے ہیں ۔ ان مسلمان نما علماء سے تو مسمریزم والے ہپناٹزم والے کچھ زیادہ صحیح علم رکھتے ہیں کہ روحانیت کے قائل تو ہیں روحانیت سے کچھ واقفیت تو رکھتے ہیں ۔ اگر کسی کو آسیب ہو جاتا ہے تو وہ جو باتیں کرتا ہے اس سے روحانیت کا علم حاصل ہوتا ہے ۔ محلّہ میں ایک نوجوان لڑکے پر ایک روح وارد ہوئی ۔ وہ لڑکا معمولی لیاقت کا تھا ۔ میٹرک بھی پاس نہیں ہوا تھا ۔ مگر روح کے وارد ہونے کی حالت میں نہایت خوبی کے ساتھ انگریزی اور فرانسیسی بولتا تھا ۔ اور اُردو میں بھی نہایت فصاحت سے گفتگو کرتا تھا ۔ اگر اس روح کے اُتارنے کے لئے کوئی سفلی عمل والا جاتا تو ہنستا کہ سفلی عمل اور اس سے مجھے تم اُتاروگے ۔ عامل تھوڑی ہی دیر میں پسینہ پسینہ ہو کر بھاگ جاتا ۔ اگر کوئی علوی عمل والا قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ کر پھونکتا تو وہ روح کہتی کہ ظالم! تُو قرآن کی آیت غلط پڑھ رہا ہے ۔ قرآن کی آیت غلط پڑھنے سے اثر کب رہتا ہے ۔ فقیر کچھ عامل تو ہے نہیں چند آیتیں پانی پر پڑھ کر بھیج دیں تو اسی روح نے کہا ۔ مولانا سے عرض کرو میں آٹھ دن کے بعد چلی جاؤں گی اور بیمار اچھا ہوتے ہی

حسبِ سابق توانا اور قوی رہے گا۔ میں نے یہ آیتیں پڑھی تھیں اور تعویذ کے طور پر گلے میں بھی ڈلوادی تھیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس الخ؛ بغیر قل کے۔ بہرحال میرے پاس کوئی آسیب زدہ آتا ہے تو میں اُسے ان بے روحوں کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ شیطان کے قائل ہونے کے بعد اللہ اور رسولِ خدا (ﷺ) اور بزرگانِ دین کی روحانیت کے بھی قائل ہوجائیں گے۔ (یہ واقعہ عنبر پیٹھ کا ہے)

وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ؛ اور خوش خبری و بشارت دینے والے اور ڈرانے والے۔

ترجمہ:- اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی طرف بُلانے والے، اس کے ملانے والے۔ بِاِذْنِهٖ ؛ اسی کے حکم سے۔ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ؛ اور روشن چراغ۔ آفتاب سے دوسرا آفتاب روشن نہیں ہوتا۔ رسولِ خدا ﷺ روشن چراغ ہیں۔ ان سے ہزاروں لاکھوں صحابیوں نے نور حاصل کیا۔ اور اپنے دلوں کو بھی روشن چراغ بنالیا اس وقت سے اب تک لاکھوں کروڑوں ایمانی تعلیم دینے والے ہیں اور دوسروں کو روشن چراغ بنا دینے والے چلے آرہے ہیں۔

دِیئے سے دِیا یونہی جلتا رہے گا

ترجمہ:- اور اللہ کے حکم سے، اس کی اجازت سے خدا کی طرف بُلانے والے (اس سے ملانے والے) اور روشن چراغ ہیں۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔ مژدہ دو۔ بِاَنَّ لَهُمْ ؛ کہ ان کے لئے۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف سے۔ فَضْلًا كَبِيْرًا ؛ بڑا فضل ہوا ہے۔

ترجمہ:- اور پیغمبر تم ایمانداروں کو بشارت اور خوش خبری دو کہ ان پر خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوا ہے۔

صاحبو! ذرا غور کرو۔ خدا کا فضل وکرم اور اس کی نعمتیں ہم پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں مگر ذرا یہ تو بتاؤ کہ سب سے بڑا فضل کیا ہے۔ ہمارے پاس سب سے بڑا فضل خدا کا یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔ ان کو پیغمبر بنایا۔ اور ہماری ہدایت کے لئے بھیجا۔ اگر وہ نہ آتے تو دنیا کی ظلمت کس طرح جاتی۔ ایمان کہاں سے آتا؟ اسی واسطے ہم میلاد النبی کی خوشی

مناتے ہیں اور اللہ کے اسی فضل و کرم پر جلسے کر کے خوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ اور ہمارے اس خوشی منانے پر جلنے والے جلتے ہیں ۔ قرآن میں ایک دوسری جگہ ہے ۔ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَلْيَفْرَحُوْا ؛ اور اللہ کے فضل و کرم پر فرحت اور خوشی مناؤ ۔ ہر قوم اور ہر ملّت میں اپنے بزرگوں کی یادگار منائی جاتی ہے تا کہ ان واقعات کو بار بار دہرائیں اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں ۔ کیا میلادِ مبارک کا ذکر کرنا بدعت ہے ؟ اگر بدعت ہے تو آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بیان سب بدعت ہے اور قرآن بدعت سے بھرا ہوا ہے ۔ توبہ کرو توبہ ۔ رسولِ خدا ﷺ کی عداوت نہ تم کو دین کا رکھے گی نہ دنیا کا ۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۴۸

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو ، ان کی اطاعت نہ کرو ۔ وَدَعْ اَذٰىهُمْ ؛ اور ان کی ایذا رسانی کو چھوڑو ۔ ان کے ستانے کی پرواہ نہ کرو ۔ وہ جو تکلیف دیتے ہیں اس کا خیال نہ کرو ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا پر بھروسہ رکھو ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور اللہ وکیل بس ہے ۔ خدا تمہارا کافی کارساز ہے ۔ تمہارا کام کرنے کے لئے خدا بس ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کافروں اور منافقوں کی ایک نہ سنو ، ان کی اطاعت نہ کرو ۔ ان کی ایذا رسانی کی پروا نہ کرو ۔ خدا پر بھروسہ رکھو ۔ اللہ تمہارے کام بنانے کے لئے بس ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۴۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو ۔ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ ؛ پھر تم نے ان کو طلاق دے دی ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ؛ ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ۔ خلوتِ صحیحہ سے قبل ۔ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ ؛ تو ان پر تمہاری طرف سے کوئی حق نہیں ہے ۔ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ؛ عدت جس کو تم شمار کرتے ہو ۔ گنتے ہو ۔ عِدَّت ۔ عورت اس لئے بیٹھتی ہے کہ حمل ہو تو معلوم ہو جائے ۔ جب عورت کو ہاتھ ہی نہیں لگایا تو حمل کیسا ۔ لہذا عدت بھی نہیں ۔ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ ؛ پھر ان کو کچھ دے دلا کر روانہ کر دو ۔ سَرَاحًا جَمِيْلًا ؛ خوبی کے ساتھ روانہ کرنا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو ۔ پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو

تو تمہاری طرف سے ان عورتوں پر کوئی عدت واجب نہیں ۔ انھیں کچھ دے دلا کر خوبی کے ساتھ روانہ کردو ۔

واضح ہو کہ اگر مہر معیّن نہ کیا گیا ہو اور عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو تو مہر واجب نہیں ۔ صرف ایک جوڑا کپڑے کا دینا چاہیئے ۔ اگر مہر معیّن کیا گیا ہو اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی جائے تو نصف مہر دینا چاہیئے ۔ اگر عورت کو ہاتھ لگایا ہو یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے ۔ اور پھر طلاق ہو تو پورا مہر دینا ہوگا ۔ خلوتِ صحیحہ کے لئے ضروری نہیں کہ جسمانی تعلق ہو بھی جائے ۔ اگر جسمانی تعلق نہ بھی ہو مگر ایک جگہ تھے اور جسمانی تعلق کا موقع مل چکا تھا مگر کچھ نہ ہوا تو یہ قصور مرد کا ہے پورا مہر دینا ہوگا ۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۰

یَـآ اَیُّھَا النَّبِیُّ ؛ اے نبی! اے پیغمبر ۔ اِنَّـآ اَحْـلَلْنَا لَکَ ؛ بے شک ہم نے تمہارے لئے حلال کردیا ۔ اَزْوَاجَکَ ؛ تمہاری بیبیوں کو ۔ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ ؛ جن کو تم نے دے دیا ہے ۔ اُجُوْرَھُنَّ ؛ ان کی اُجرتیں یعنی مہر ۔ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ؛ اور وہ لونڈیاں اور کنیزیں بھی حلال ہیں جن کا مالک تمہارا ہاتھ ہوا ہے ۔ جو تمہارے قبضہ میں ہیں جو تمہیں مل گئی ہیں ۔ مِمَّـآ اَفَـآءَ اللّٰہُ عَلَیْکَ ؛ اس مالِ غنیمت میں سے جس کو اللہ نے تمہیں دلوایا ہے ۔ فَیْءٌ ۔ مالِ غنیمت ۔ فَـآءَ یَفِیْءُ فَیْئًا ؛ پھرنا ۔ واپس لانا ۔ یعنی ان کافروں کا مال حقیقت میں تمہارا ہی ہے ، جو واپس ہوا ہے ۔ وَبَـنٰتِ عَمِّکَ ؛ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں بھی تمہارے لئے حلال ہیں ۔ وَبَـنٰتِ عَمّٰتِکَ ؛ اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں ۔ وَبَـنٰتِ خَالِکَ ؛ اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں ۔ ماں کا بھائی خال اور ماں کی بہن خالہ ۔ وَبَنٰتِ خٰلٰتِکَ ؛ اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں ۔ الّٰتِیْ ھَا جَرْنَ مَعَکَ ؛ جنھوں نے ہجرت کی ہے ۔ وطن چھوڑا ہے تمہارے ساتھ ۔ وَامْـرَاَۃً مُـؤْمِـنَـۃً ؛ اور اس مسلمان عورت کو بھی ہم نے حلال

کردیا ہے۔ اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ؛ اگر اس نے اپنے آپ کو پیغمبر کو ہبہ کردیا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بغیر مہر کے زوجیت نبی نے قبول کی ہو۔ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ؛ بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں۔ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ یہ سب تمہارے لئے خاص ہیں نہ کہ اور مومنوں کے لئے۔ قَدْعَلِمْنَآ مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم کو علم ہے ان احکام کا کہ ہم نے ان پر فرض کئے ہیں۔ ہم کو سب کچھ معلوم ہے جو ان کے لئے مقرر کیا ہے، ٹھیرایا ہے۔ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ ؛ ان کی بیبیوں کے متعلق۔ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ؛ اور ان لونڈیوں کے متعلق جو ان کے قبضہ میں ہیں۔ اُن کی مِلک میں ہیں۔ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؛ تا کہ تم پر کوئی حرج، کوئی تنگی اور دشواری نہ ہو۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ تو غفور رحیم ہے۔ مغفرت کرنے والا ہے۔ بخشنے والا، مہربان ہے۔

ترجمہ :- اے نبی ہم نے تمہارے لئے تمہاری بی بیاں جن کا مہر تم نے ادا کردیا ہے حلال کردیں اور وہ لونڈیاں بھی (حلال کردیں) جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تم کو دلوادی ہیں نیز (تمہارے لئے حلال ہیں) تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا) اور وہ مسلمان عورت بھی (تمہارے لئے حلال ہے) جس نے اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دیا، اگر پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہیں یہ (حدیں۔ اجازت) تمہارے لئے مخصوص ہیں نہ کہ اور مسلمانوں کے لئے۔ ہم کو وہ سب احکام معلوم ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کی ہیں۔ تا کہ تم پر دشواری نہ ہو۔ اور اللہ تو غفور رحیم ہے۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۵۱

تُرْجِيْ ؛ ڈھیل دو۔ موقوف رکھو۔ پیچھے ڈال دو۔ دُور رکھو۔ مَنْ تَشَآءُ ؛ جس کو چاہو۔ مِنْهُنَّ ؛ ان بیبیوں میں سے۔ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ ؛ اور تم اپنی طرف جگہ دو۔ اپنے پاس رکھو۔ مَنْ تَشَآءُ ؛ جس کو چاہو۔ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ ؛ اور بُلوا بھیجو جس کو کہ ایک کنارے کردیا تھا۔ اور جن کو تم نے ایک وقت خاص تک الگ کردیا تھا۔ ان میں سے کسی کو پھر اپنے

پاس بُلوالو ـ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ؛ تو تم پر کچھ گناہ نہیں ـ ذٰلِکَ اَدْنٰی ؛ یہ اختیار تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ غالبًا قریب تر ہے ـ اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ ؛ کہ ٹھنڈی ہوں ان بیبیوں کی آنکھیں ـ وَلَا یَحْزَنَّ ؛ اور ان کو حزن و ملال نہ ہو ـ وہ آزردہ خاطر نہ ہوں ـ ان کو رنج وغم نہ ہو ـ وَیَرْضَیْنَ ؛ اور وہ راضی ہو جائیں ـ بِمَا اٰتَیْتَهُنَّ ؛ اس چیز سے کہ تم نے ان کو دی ہے ـ کُلُّهُنَّ ؛ وہ سب عورتیں یَرْضَیْنَ کی ضمیر کا بدل ہے ـ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے تم لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے ـ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ؛ اور اللہ علیم بھی ہے اور حلیم بھی ـ جانتا بھی ہے اور تحمل بھی کرتا ہے ـ

ترجمہ :- ان (بیبیوں) میں سے جس کو چاہو الگ رکھو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو ـ جن کو تم نے الگ کردیا تھا ان میں سے کسی کو پھر اپنے پاس بُلوالو تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ـ ان سے غالبًا تمہاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش رہیں گی) اور انھیں حزن (و ملال) نہ ہوگا ـ اور جو کچھ تم ان کو دے دوگے اُسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی ـ اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو اللہ خوب جانتا ہے اور اللہ علیم ہے حلیم ہے (بُردبار ہے) ـ

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ۝۵۲ ع ۶

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ ؛ اور اس کے بعد بیبیوں سے نکاح کرنا تم کو حلال نہیں ـ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ؛ اور موجودہ بی بیوں سے اور بی بیوں کو بدل بھی نہیں سکتے ـ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ ؛ اگرچہ کہ تم کو ان کا حُسن اچھا معلوم ہو ـ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ؛ مگر وہ لونڈیاں جو تمہارے قبضہ میں ہیں ـ تم ان کے مالک ہو ـ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہوں ـ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ؛ اور اللہ ہر شئے کا نگہبان، نگران اور مصالح وفوائد کا جاننے والا ہے ـ

ترجمہ :- آج سے اور بیبیاں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ تم ان کو کسی اور بی بی سے بدل سکتے ہیں ـ چاہے ان کا حُسن تم کو پسند ہو اور تعجب میں ڈال دے ـ مگر ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں) اور تمام چیزیں اللہ کے پیشِ نظر ہیں (خدا سب سے واقف ہے) ـ

صاحبو! رسولِ خدا ﷺ کی آخر زمانہ میں نو بی بیاں تھیں ـ رسولِ خدا ﷺ کی شادی جب بی بی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ہوئی اس وقت حضرتؐ کی عمر شریف ۲۵ سال اور حضرت بی بی خدیجہ کی ۴۰ سال کی تھی ـ حضرتؐ کے

تمام بچے حضرت بی بی خدیجہؓ ہی سے ہوئے بجز حضرت ابراہیمؑ کے جو بی بی ماریہ قبطیہؓ سے ہوئے۔ حضرتؐ کے تمام صاحبزادے حضرتؐ کے سامنے ہی راہیِ جنت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام جوانی کی عمر بی بی خدیجہ کے ساتھ گزاری۔ جب حضرت بی بی خدیجہؓ کا انتقال ہوا، اُس وقت حضرتؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہوگئی تھی۔ اور کہولت کا بھی معتدبہ زمانہ گزر گیا تھا۔ عام طور سے لوگ اپنے قبیلہ کے سوائے دوسرے قبیلہ کے لوگوں کو ذلیل سمجھتے تھے۔ خصوصاً قریشی کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی محترم سمجھتے تھے۔ حضرتؐ نے اسی وجہ سے مختلف قبائل میں شادیاں کیں کہ حضرتؐ کی قرابت کی وجہ سے لوگ اس قبیلہ کے افراد کو حقیر نہ سمجھ سکیں۔ نیز حضرت بی بی عائشہؓ کے سوائے تمام بی بیاں بیوہ تھیں۔ نکاح ثانی کو بُرا سمجھنے والے اس امر سے نصیحت لیں اور ازواج نبی کو جو اُمہات المؤمنین ہیں حقیر نہ سمجھیں۔ رسولِ خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی کہ جن کو چاہیں اپنے گھر میں رکھیں اور جن کو چاہیں الگ گھر میں رکھیں۔ مگر حضرتؐ نے ازواجِ مطہرات میں باری لگادی تھی۔ ہر روز ایک کے گھر میں رہتے تھے۔ مرضِ موت میں حضرت بی بی عائشہؓ کے گھر میں رہے تو دوسری بی بیوں سے اجازت حاصل کرلی۔ عام مسلمانوں کو چار بی بیوں سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ عامۃ الناس کو پیغمبر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ نو بی بیاں رکھنے والے پر اعتراض کرنے والوں کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے کہ داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں تھیں اور دوسرے پیغمبروں کی بھی معتدبہ بی بیاں تھیں۔ کرشن جی کی ہزار گوپیاں تھیں۔ حضرت کی نو بیبیاں تھیں اور ایک رات میں ایک کے پاس تشریف لے جاتے۔ حضرتؐ نے تو جوانی ایک بیوہ اور معمر بی بی پر گزاری۔ نو بیبیاں کیں بھی تو اس میں سینکڑوں قسم کے مصالح تھے۔ پیغمبروں پر اعتراض کرنا خودکشی کے مماثل ہے۔ مسلمانوں کو چار بیبیوں کی اجازت ہے۔ چار کو چھوڑیں اور دوسرے چار سے نکاح کریں۔ مگر حضرت ان نو بیبیوں کے سوا کسی اور سے نکاح نہیں کرسکتے تھے۔ ایک قسم کی توسیع ہے تو ایک قسم کی تحدید بھی ہے۔ پیغمبر کی نظر مصالحِ عام پر رہتی ہے وہ ہمیشہ خیر وشر کا موازنہ کرتے رہتے ہیں۔ خیر کثیر کو اختیار کرنے اور شرِ کثیر کو بلکہ شرِ قلیل کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے پاس چار بیبیاں رکھنا جائز ہے تو ہندو مذہب میں ایک عورت کے لئے پانچ مَرد رکھنا جائز ہے۔ پانڈو پانچ بھائی تھے اور دروپدی ان سب کی ایک بیوی تھیں۔ اس جنگِ عظیم میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مَرد مارے گئے ہیں اور کروڑوں عورتیں بے شوہر ہیں۔ اگر تعددِ ازدواج کی اجازت نہ دی جائے تو یہ بے شوہر عورتیں کیا کریں گی۔ آپ خوب سمجھتے ہیں جذباتِ نفسانی چپکے تو نہیں بیٹھتے۔ دنیا حرامزادوں سے بھر جائے گی شرعی اولاد تو کم رہے گی اور غیر قانونی اولاد سے دنیا تنگ ہوجائے گی۔

پیغمبروں پر اعتراض خودکشی کے مماثل ہے

پیغمبر کی بیویوں کو اجازت دی گئی تھی کہ تنگ دستی کی تکلیف کو اگر برداشت نہ کرسکیں تو وہ علٰحدہ ہوسکتی ہیں۔ مگر ان پاک بیبیوں نے اللہ، رسول کو اختیار کیا اور فقر و فاقہ کو قبول کیا، برداشت کیا۔ جب ہی تو امہات المؤمنین ہوگئیں۔ یعنی تمام مسلمانوں کی مائیں۔ پیغمبر کی بیوی کو ان کے انتقال کے بعد کوئی دوسرا نکاح نہیں کرسکتا۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر　　گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر
شیر آں باشد کہ اندر بادیہ　　شیر آں باشد کہ اندر بادیہ

شیر آں باشد کہ مردم می خودر شیر آں باشد کہ مردم می خورد

نادانو! پیغمبروں پر اعتراض کر کے اپنا دین خراب مت کرو اور فِی النَّار وَالسَّقَر نہ بنو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ

غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ؛ پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ نہ داخل ہو۔ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ ؛ مگر یہ کہ تم کو اس کا اذن دیا جائے۔ اجازت دی جائے۔ حکم دیا جائے۔ اِلٰى طَعَامٍ ؛ کھانے کے لئے۔ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ؛ بحالیکہ تم ان کا برتن نہ دیکھ رہے ہو۔ پکنے کے انتظار میں بار بار برتن کو نہ دیکھتے رہو۔ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا ؛ لیکن جب تم کو بُلایا جائے تو داخل ہو۔ دعوت دینے اور بُلانے کے بعد اندر جاسکتے ہو۔ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ؛ پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؛ اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھو۔ بیکار باتوں میں انست نہ پیدا کرو۔ بیٹھے گپ شپ نہ مارو۔ اِنَّ ذٰلِكُمْ ؛ بے شک یہ بات۔ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ؛ پیغمبر کو ایذا دیتی ہے۔ ان کو ناگوار ہوتی ہے۔ ان کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؛ پھر وہ تم سے حیا و شرم کرتے ہیں۔ تمہارا لحاظ کرتے ہیں۔ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؛ اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ تمہارا لحاظ نہیں کرتا۔ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا ؛ اور جب تم سوال کرنے جاؤ پیغمبر کی بیبیوں سے کسی چیز کا۔ پھر جب تم ان سے کچھ اسباب مانگو۔ کوئی چیز طلب کرو۔ فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؛ تو مانگو ان سے پردے کے پیچھے سے۔

دیکھو! حکم ہے کہ پیغمبر کی بیبیاں جو مسلمانوں کی مائیں ہیں ان سے بھی کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ تو دوسری عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش بیٹھنے کا کیا حق ہے خصوصاً جب کہ

کٹی چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں پس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؛ یہ بات زیادہ پاک رکھے گی تمہارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو۔ یہ طہارتِ دلی کا ذریعہ ہے۔ اس سے دل پاک صاف رہتا ہے۔ وَمَا كَانَ لَكُمْ ؛ اور تم کو کوئی حق نہیں۔ تمہارے لائق نہیں۔ اور تم کو حق نہیں پہنچتا۔ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو۔ ان کو اذیت پہنچاؤ۔ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ ؛ اور نہ یہ کہ ان کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؛ ان کے انتقال کے بعد کبھی۔ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ؛ یہ بات اللہ کے پاس بہت بڑی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے۔ بھاری معصیت ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! پیغمبر کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ مگر یہ کہ تم کو ایسی اجازت دی جائے، کھانے کی دعوت دی جائے۔ مگر ان کے برتن کو تکتے نہ بیٹھو۔ مگر جب تمہیں بُلائیں تو اندر جاسکتے ہو۔ پھر جب کھا چکو تو برخاست کرو (اور اپنے اپنے گھر چلے جاؤ) دل لگی کی باتوں میں نہ بیٹھے رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے۔ مگر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور کچھ نہیں کہتے) اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اگر تم کوئی چیز ان (بیبیوں) سے مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی طہارت کے لئے عمدہ طریقہ ہے۔ تم کو جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو۔ اور نہ ان کی بیبیوں سے ان کے بعد نکاح کرو۔ یہ بات اللہ کے پاس بھاری معصیت اور بڑا گناہ ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا ؛ اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو۔ اَوْ تُخْفُوْهُ ؛ یا اس کو چھپاؤ۔ مخفی رکھو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؛ تو اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اس کو جانتا ہے۔

ترجمہ :- اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ ؛ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ ؛ اُن کے باپوں اور ان کے باپ دادا کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآئِهِنَّ ؛ اور نہ ان کے بچوں کے متعلق ۔ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ ؛ اور نہ ان کے بھائیوں کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ ؛ اور نہ بھتیجوں کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ ؛ اور نہ بھانجوں کے متعلق ۔ وَلَا نِسَآئِهِنَّ ؛ اور نہ اپنے خاندان کی عورتوں کے متعلق ۔ کوئی اپنی شرافتِ نسب کی وجہ سے اپنی مالداری کی وجہ سے دوسری عورتوں کو سامنے آنے سے نہ روکیں ۔ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ؛ اور نہ عورتوں کے سامنے آنے اور ان سے پردہ نہ کرنے میں کوئی مضائقہ ہے جن کا ان کا ہاتھ مالک ہوگیا ہے ۔ یعنی لونڈیاں ۔ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؛ اور خدا سے ڈرتی بھی رہو اور اس کے غضب سے اپنے کو بچاتی بھی رہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ؛ بے شک اللہ ہر شئے کو دیکھتا ہے ۔ حاضر و ناظر ہے ۔ شاہد حال ہے ۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس سے چھپی ہوئی ہو ۔

ترجمہ :- (پردہ نہ کرنے میں) کوئی گناہ نہیں (پیغمبر کی بیبیوں کو) نہ اپنے باپوں اور نہ اپنے بیٹوں اور نہ اپنے
بھائیوں اور نہ اپنے بھتیجوں اور نہ اپنے بھانجوں اور نہ اپنی عورتوں سے اور نہ اپنی لونڈیوں سے ۔
اور خدا سے ڈرتی رہو ۔ اللہ ہر شئے کو خوب جانتا ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ ؛ اور اس کے فرشتے ۔ يُصَلُّوْنَ ؛ درود اور رحمت بھیجتے ہیں ۔ میں نے کئی جگہ لکھا ہے کہ صلوٰۃ کے معنی قرب کے ہیں ۔ صلوین کولھے کی دو ہڈیاں جو ملی ہوئی ہیں ۔ مُصَلِّی گھوڑ دوڑ کا وہ گھوڑا جو اگلے گھوڑے کے قریب دوسرے نمبر کا ہو ۔ لہذا اللہ کے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی قربت عطا کرنا ہیں اور فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی ہیں دُعا کرتا کہ اللہ، رسول اللہ ﷺ کو مزید تقرب عطا کرے ۔ عَلَى النَّبِيِّ ؛ پیغمبر پر ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مسلمانو ! صَلُّوْا عَلَيْهِ ؛ پیغمبر پر دُعاء تقربِ الٰہی کرو ۔ وَسَلِّمُوْا ؛ اور دُعاء سلامتی دو ۔ تَسْلِيْمًا ؛ خوب سلام بھیجو ۔ مُجَلّی ۔ گھوڑ دوڑ کا پہلے نمبر کا گھوڑا ۔ مُصَلّی ۔ دوسرے نمبر کا گھوڑا ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود وصلوٰۃ بھیجتے ہیں ۔ اے ایمان والو ! تم بھی ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجو اور خوب بھیجو ۔

درود کی فضیلت اور نہ بھیجنے کی قبحیت

صاحبو ! صَلُّوْا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلوٰةً ؛ یعنی لوگوں میں سے میری قربت وشفاعت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے ۔ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهٗ وَلَا يُصَلِّی عَلَیَّ ؛ یعنی آدمی کو بخیل کہلانے کے لئے اتنا بس ہے کہ میرا ذکر اُس کے پاس ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے : مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ؛ یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں ۔

دنیا کا قاعدہ ہے کہ جو شخص جتنا اپنے دوست کو چاہتا ہے اسی قدر اس کی یاد کرتا ہے ۔ تم رسولِ خدا ﷺ کو دوست رکھتے ہو اور ان کو اپنا حبیب سمجھتے ہو تو رات دن درود پڑھو ۔ جتنا ہو سکے صلوٰۃ وسلام بھیجو ۔ درود میں صرف پیغمبر ہی کا نام نامی نہیں اللہ کا نام بھی تو ہے ۔ درود پڑھو گے تو اللہ کی بھی یاد ہوگی ۔ اس کے رسول کی بھی یاد ہوگی ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

عبد النبی اور غلام محمد کہنے کا جواز

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ اس کی شان میں گستاخی کے الفاظ نکالتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ کوئی خدا کو کیا ایذا پہنچا سکتا ہے ۔ پیغمبر کو ایذا دینا یعنی خدا کو ایذا دینا ہے ۔ اور میرے پاس تو خود کو پیغمبر کا بھائی سمجھنا بھی ایذا دینا ہے ۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرتؐ کے چچازاد بھائی تھے ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ ؛ یعنی تجھ پر افسوس ہے میں تو محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں ۔ ان کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں ۔

فاروقِ اعظم خلافت کے پہلے خطبہ میں فرماتے ہیں ۔ كُنْتُ عَبْدَهٗ وَ خَادِمَهٗ ؛ میں اُن کا عبد بھی تھا خادم بھی تھا ۔ جب شیرِ خدا اور فاروقِ اعظم بندۂ رسول ہونے پر ناز کرتے ہیں اور غلامِ نبیؐ ہونے پر فخر کرتے ہیں تو ان بدنصیبوں کا کیا حال ہوگا ، جو عبدالنبی اور غلام محمدؐ کہنے کو شرک سمجھتے ہیں ۔

کسے کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ اوٗ

محمدؐ کی بندگی کے تو قائل نہیں خدا کا بندہ بنے چلے ہیں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
ظاہر ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور نے تو کسی کو پیدا نہیں کیا ۔ یہاں عبد اور بندہ کے معنےٰ مطیع اور فرمانبردار کے ہیں جو پیغمبر کی اطاعت کو قبول نہ کرے وہ مسلمان ہی کب رہے گا ؟ ہمارا سرمایۂ ناز تو غلامِ نبی ہونا ہی ہے ۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ (ان) گستاخوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت فرماتا ہے ۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا مُّهِيْنًا ؛ اہانت اور ذِلّت دینے والا عذاب ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ خدا ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے ۔ اور ان کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب تیار رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور جو لوگ ایمان دار مَردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا ؛ بے کئے ۔ فَقَدِ احْتَمَلُوْا ؛ تو انھوں نے اپنے اوپر ڈال لیا ۔ لادلیا ۔ بُهْتَانًا ؛ صریح جھوٹ ۔ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ واضح گناہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان دار مَردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں حالانکہ اُنھوں نے کچھ بھی نہیں کیا ۔ تو وہ بہتان اُٹھاتے ہیں (تہمت لگاتے ہیں) اور صریح گناہ کا بار اپنے اوپر لیتے ہیں ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ۔ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ ؛ تم اپنی بیبیوں سے کہو ۔ وَبَنٰتِكَ ؛ اور اپنی بیٹیوں سے ۔ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمانداروں کی بیبیوں سے ۔ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ ؛ کہ اپنے پر مضبوط پکڑلیں ۔ گھونگھٹ نکال لیں ۔ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؛ اپنی چادروں سے ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ ؛ یہ قریب ہے کہ پہچان لی جائیں گی کہ نیک بخت بیبیاں ہیں ۔ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؛ پھر کوئی بدمعاش چھیڑ کر ایذا نہ دے گا ۔ دیکھو قرآن شریف میں عَلَيْهِنَّ ہے ۔ یعنی پورے جسم پر اس سے چہرہ کا کھلا رہنا ہرگز ثابت نہیں ہوتا ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور و رحیم بھی ہے ۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔

بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ:- اے پیغمبر! تم اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے جسم پر مضبوط پکڑلیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ غالبًا وہ معلوم ہوجائیں گی کہ شریف بیبیاں ہیں اور انھیں بدمعاش لوگ ایذا نہ دے سکیں اور اللہ غفور رحیم بھی ہے۔

صاحبو! آج کل پردہ کا مسئلہ بڑی اہمیت حاصل کرگیا ہے۔ برائے نام مسلمان عورتوں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ جالی اور والے کے کپڑے پہنتی ہیں اور وہ بھی بلاوز، منہ سینہ اور دونوں ہاتھ کھلے رہتے ہیں۔ موٹر میں سامنے کا پردہ نہ رہنا تو عام ہے۔ خدا کی چند ہی پاک باندیاں ہیں جو سر سے پاؤں تک پردہ کرتی ہیں۔ خرید و فروخت میں دکانداروں سے بات چیت کرنا ایک ادنیٰ بات ہے۔ ڈاکٹر کے سامنے ہونے کو ضروری سمجھتی ہیں۔ نکھٹو مرد اپنی بیبیوں کو ساتھ لئے لئے پھرتے ہیں۔ سفارش کرنے کے لئے عورتیں بھیجی جاتی ہیں۔ حد یہ ہے کہ عورتیں تالاب میں تیرتی ہیں اور مرد کنارے بیٹھ کر ان کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ درزی کے پاس گلے، سینے اور کمر کا ناپ دینا کچھ بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ بیوی اور بیٹیوں کو لے کر سنیما میں جاتے ہیں اور ان کو حیا سوز تماشے دکھاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا معلوم؟ بہت سی عورتیں سنیما میں جاتی ہیں سنیما کو آگ لگ جاتی ہے۔ غضبِ الٰہی نازل ہوتا ہے اور جل بھن کر کباب ہوجاتی ہیں۔ دلِ دانا اور چشم بینا رکھنے والوں کو کیا یہ عبرت کافی نہیں ہے۔ ہمارا کام حیا سوز، تہذیبِ اسلامی کے خلاف مسلمانوں کی ثقافت سے دور باتوں پر متنبہ کردینا ہے۔ نہ سنوگے تو اس کا نتیجہ دیکھوگے اس کی سزا بھگتوگے۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ مسلمان عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ اور ہندو عورتیں پردہ کرنے لگی ہیں۔ اکبر الہٰ آبادی نے سچ کہا۔ عورتوں پر سے پردہ اُٹھ کر مَردوں کی عقل پر پڑگیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے۔

ڈرامہ میں جب کام کرتے ہیں لڑکے — تو کیا کیا زنانہ اداکاریاں ہیں

بھلا ہیزلینوں سے کیوں کر چھپیں گی — جو چہروں سے ظاہر سیہ کاریاں ہیں

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ اگر منافق باز نہ آئیں۔ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ جن کے دل میں روگ ہے۔ بدمعاشی کی بیماری ہے۔ ان کی نیتیں پاک نہیں ہیں۔ وَالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ اور جو شہر مدینہ میں جھوٹ خبریں اُڑاتے ہیں۔ جھوٹا پروپگنڈا کرتے ہیں۔ جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں۔ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ؛ ہم تم کو ان پر برانگیختہ کردیں گے۔

عورتوں کو پردہ کا حکم

معانقة ۱۲ عندالمتاخرین ۱۲

مسلط کردیں گے ۔ ان پر اُکسائیں گے ۔ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَا ؛ پھر یہ منافق تمہارے پاس مدینہ میں نہ رہ سکیں گے ۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر کم ۔ ہوا یہی کہ منافقوں کو مدینہ سے بھاگنا پڑا ۔ رہے تو چند لوگ رہے ۔ ذلیل وخوار رہے ۔

ترجمہ :- اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں خبرِ بد اُڑانے والے باز نہ آئیں تو ہم تم کو ان پر مسلط کردیں گے ۔ اور وہ تمہارے ساتھ مدینہ میں نہ رہیں گے مگر چند ہی اور تھوڑے زمانہ تک ۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾

مَّلْعُوْنِیْنَ ؛ یہ ملعون ہیں ۔ ان پر خدا کی مار ہے اس کی پھٹکار ہے ۔ وہ خدا کی رحمت سے دور ہیں ۔ اَیْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا ؛ جہاں جائیں گے پکڑے جائیں گے ۔ گرفتار ہوں گے ۔ وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ؛ اور خوب قتل کئے جائیں گے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ ملعون ہیں جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور خوب مار کر ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے ۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ ع

سُنَّۃَ اللّٰہِ ؛ سنت اللہ ہے ۔ خدا کا طریقہ ہے اس کا دستور ہے ۔ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کے متعلق جو پہلے گزرے ہیں ۔ خدا بدمعاشوں کو ڈھیل دیتا ہے ، چھوڑ نہیں دیتا ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ؛ تم نہ پاؤ گے کہ اللہ نے اپنا دستور بدل دیا ہو ۔

ترجمہ :- خدا کا یہی دستور اور یہی طریقہ ہے ان لوگوں کے متعلق جو آگے ہو چکے ہیں (اے مخاطب) تو نہ پائے گا کہ اللہ نے اپنا طریقہ بدل دیا ہو ۔

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۗ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ ؛ لوگ قیامت کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّمَا عِلْمُهَا ؛ اس کے سوا نہیں ہے کہ اس کا علم ۔ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے پاس ہے ۔ وَمَا یُدْرِیْکَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم ۔ لَعَلَّ السَّاعَۃَ ؛ شاید کہ قیامت ۔ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ؛ ہو قریب ۔ شاید کہ قیامت نزدیک ہی ہو ۔ ممکن ہے کہ وہ گھڑی سر پر کھڑی ہو ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں ۔تم کہو اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تمہیں کیا معلوم ممکن ہے کہ قیامت قریب ہی ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ بے شک اللہ کافروں پر لعنت کرتا ہے ۔منکروں کو پھٹکارتا ہے ۔ نہ ماننے والوں کو اپنی رحمت سے دور کرتا ہے ۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ سَعِيْرًا ؛ دوزخ ، دہکتی آگ ، آتشِ سوزاں ۔

ترجمہ :- اللہ کافروں پر لعنت فرماتا ہے اور ان کے لئے دوزخ کی مشتعل آگ تیار کیا ہے ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ یہ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ لَا يَجِدُوْنَ ؛ نہ پائیں گے ۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ نہ یار نہ مددگار نہ کوئی دوست نہ فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- (دوزخی) اس میں (دوزخ میں) ہمیشہ رہیں گے ۔ نہ کسی کو یار پائیں گے نہ مددگار ۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾

يَوْمَ تُقَلَّبُ ؛ جس وقت اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے ۔ وُجُوْهُهُمْ ؛ ان کے چہرے ، وہ ۔ فِي النَّارِ ؛ دوزخ میں ۔ جب وہ دوزخ میں تڑپتے ہوں گے ۔ کروٹیں بدلتے ہوں گے ۔ اپنا منہ کبھی اُس طرف کرتے ہوں گے اور کبھی اِس طرف ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ وہ لوگ کہیں گے ۔ کہتے ہوں گے ۔ يٰلَيْتَنَآ ؛ کاش ہم ۔ اَطَعْنَا اللّٰهَ ؛ اللہ کی اطاعت کرتے ۔ فرمانبرداری کرتے ۔ اس کے کہے پر چلتے ۔ اس کے فرمان مانتے ۔ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ؛ اور پیغمبر کی بھی اطاعت کرتے ۔ رَسُوْلَا کو وقف کی حالت میں الف اور وصل کی حالت میں صرف فتح سے پڑھیں ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن وہ آگ میں لوٹتے ہوں گے ۔ وہ کہتے ہوں گے کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کئے ہوتے ۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾

وَقَالُوْا ؛ اور انھوں نے یہ بھی کہا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ! اے ہمارے رب ۔ اِنَّآ اَطَعْنَا ؛ ہم نے اطاعت کی ۔ فرمانبرداری کی ۔ کہا مانا ۔ سَادَتَنَا ؛ اپنے سرداروں کا ۔ وَكُبَرَآءَنَا ؛ اور اپنے بڑوں کا ۔ بزرگوں کا ۔ فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ؛

پھر انھوں نے ہم کو راہ گم کردہ کردیا، راستہ سے بھٹکا دیا۔ سیدھے راستہ سے پھیر دیا۔ اَلسَّبِیْـلَا ۔ میں بھی وقف کی حالت میں الف اور وصل کی حالت میں صرف فتح سے پڑھیں۔

ترجمہ:- وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب۔ ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی اور انھوں نے ہمیں بے راہ کردیا (راستہ سے بھٹکا دیا)۔

ع ۸ ۵

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

رَبَّنَـآ ؛ اے ہمارے رب۔ اٰتِهِمْ ؛ ان کو دے۔ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ ؛ دو چند عذاب ان پر دوہرا عذاب کر۔ ایک ان کی نافرمانی اور دوسرا ہمیں بھٹکانے کا۔ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ؛ اور ان پر خوب بڑی لعنت کر۔ ان کو ساحتِ عزت سے دُور کردے۔ ان پر پھٹکار مار۔

ترجمہ:- اے ہمارے رب ان پر دو چند عذاب کر اور ان پر بڑی پھٹکار مار۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾

يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! لَا تَكُوْنُوْا ؛ نہ ہو، نہ بنو۔ كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى ؛ ان لوگوں کے جیسے جنھوں نے موسٰی کو ایذا دی ان پر ناحق ناروا تہمت باندھی۔ انھیں عیب لگایا۔ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؛ پھر خدا نے ان کو ان لوگوں کے کہے ہوئے سے بَری کردیا۔ ان کو بے عیب ثابت کردیا جھوٹے الزامات اور عیوب سے پاک کردیا۔ وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِيْهًا ؛ اور وہ خدا کے پاس وجاہت رکھتے تھے۔ جاہ ومنزلت رکھتے تھے، معزز ومحترم تھے۔

ترجمہ:- مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنھوں نے موسٰی کو ایذا دی (ان پر تہمت تراشی) اور اللہ نے ان کو ان کے کہے ہوئے (جھوٹے الزام) سے بَری کردیا۔ (انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس سے بے عیب ثابت کردیا)۔ اور موسٰی اللہ کے پاس صاحب وجاہت (عزت) تھے۔

صاحبو! ایسے مسلمان بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ان کی عزت و وجاہت کی وجہ سے نہیں۔ قرآن شریف میں تو ہے لِتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؛ یعنی ان کی عزت وتوقیر کرو۔ اور یہ نادان ہیں کہ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس ان کی کچھ وجاہت نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِتَّقُوْا اللّٰہَ ؛ اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بچو ۔ وَقُوْلُوْا ؛ اور کہو ۔ قَوْلًا سَدِیْدًا ؛ سیدھی اور راست بات ۔ استوار اور مضبوط بات ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اللہ سے ڈرو اور سیدھی اور سچی بات کہو (تمہارا ہر قول راست و دُرست ہو) ۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ؛ تاکہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے ، ان کو قابلِ قبول کرے ۔ قُوْلُوْا امر ہے اور یُصْلِحْ اس کا جواب ہے ۔ اس لئے اس کے آخر کو جزم ہے ۔ اس راست اور درست گوئی کی وجہ سے تمہارے سب کاموں کو دُرست کردے گا ۔ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؛ اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کرے گا ۔ تمہارے ذنوب کو معاف کردے گا ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے ۔ ان کے کہے پر چلتا ہے ۔ ان کی فرماں برداری کرتا ہے ۔ فَقَدْ فَازَا فَوْزًا عَظِیْمًا ؛ تو وہ بڑی مُراد کو پہنچے گا ۔ اس کو بڑی کامیابی ہوگی ۔ اس کو بڑی رستگاری و فیروزی ہوگی ۔ فائز المرامی ہوگی ۔

ترجمہ :- تاکہ تمہارے اعمال کو دُرست کردے اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے ۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ بڑا کامیاب ہوتا ہے ۔ (اس کا دامنِ طلب گلِ مقصود سے بھرتا ہے)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ؛ ہم نے اپنی امانت ، احکام ، ذِمّہ داریاں ، اپنے اسماء وصفات کی تجلی علم صحیح ، وجود بالعرض اور اس کا سمجھنا پیش کیا ۔ سامنے رکھا ۔ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ؛ آسمانوں ، زمین اور پہاڑوں پر ۔ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا ؛ پھر ان سب نے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا ۔ حمل امانت سے ابا کیا ۔ وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا ؛ اور اس سے ڈر گئے ۔ وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ؛ اور اُٹھایا تو انسان نے ۔ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ؛ وہ تھا بڑا ظالم اور جاہل ۔

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید — قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند
بارِ یک جہاں سر پر اُٹھ کھڑا ہوا لے کر — کام کا مگر نکلا قلبِ ناتواں اپنا

سیدھی اور سچی بات کرنے سے اللہ تعالیٰ تمام اعمال دُرست کردیتا ہے

ترجمہ :- ہم نے اپنی امانت کو آسمان ، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا ۔ پھر سب نے اس (بار) کے اُٹھانے سے انکار کیا ۔ اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اُٹھالیا وہ تھا بڑا ظالم و جاہل ۔

صاحبو ! وہ امانت کیا تھی ، اس میں لوگوں کے مختلف خیال ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ امانت تکلیفِ شرعی اور احکام کا بجالانا ہے ۔ کیا جن مکلفِ شرعی نہیں ؟ احکامِ الٰہی کی اطاعت ان پر واجب نہیں ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حکومت اور نظم و عالم کو برقرار رکھنا ہے ۔ انسان خدا کا خلیفہ ہے ۔ تمام عالم کے نظام کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے ۔ ساری دنیا کا انتظام کرتا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں اسماء وصفاتِ الٰہیہ کا بوجھ اُٹھانا ہے اس بوجھ کو انسان کے سوا کسی نے نہیں اُٹھایا۔ ایسی بڑی عزیز چیز کو واپس کرنا ہر کسی کا کام نہیں ۔ عارف سمجھتا ہے کہ سب کچھ اس کا ہے اور میں خود اس کا ہوں ۔ یہی بارِ امانت کو واپس کرنا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ امانت محبت ہے اس محبت ہی کے کارن وہ جاہل بن جاتا ہے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اپنے میں پَن کو مٹاتا ہے ۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹ ۵ ۲

اس حملِ امانت کا نتیجہ کیا ہوا ، اس کا انجام کیا ہوا ؟

لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ ؛ اس کا انجام یہ ہوا جو احکامِ الٰہی کو بجا نہ لائیں گے ۔ خدا و رسول سے محبت نہ رکھیں گے ۔ یعنی منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں پر اللہ عذاب کرے گا ۔ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور جو لوگ نظامِ الٰہی کو برقرار رکھتے ہیں ۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام بجا لاتے ہیں ۔ ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان میں فنا ہوجاتے ہیں یعنی مسلمان مَرد اور مسلمان عورتیں ۔ اللہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور ، رحیم ہے ہی ۔ وہی بخشنے والا ہے ۔ وہی مہربان ہے ۔ ان کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے ۔

ترجمہ :- (انجام یہ ہوا) کہ اللہ منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے گا ۔ اور ایماندار مَردوں اور ایماندار عورتوں کو (ان کے علمِ صحیح اور عملِ صالح کی وجہ سے) (اللہ بخشے گا) ان کی توبہ قبول کرے گا ۔ (رحمت کے ساتھ متوجہ ہوگا) ۔ اور اللہ غفور ، رحیم ہے ہی ۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۵۴) آیتیں اور (۶) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف اللہ ہی کی ہے۔ وہ اللہ ہے کیسا ؟ اَلَّذِيْ ؛ جو۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور انجام کار تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ؛ اور وہی ہے حکمت والا باخبر۔

ترجمہ :- تعریف اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے اور انجام کا لحاظ کرتے تعریف خدا ہی کی ہے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ②

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ ؛ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے۔ وَلَجَ يَلِجُ وَلُوْجًا ؛ داخل ہونا۔ عرب کہتے ہیں۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ وَمَنْ لَجَّ وَلَجَ ؛ جس نے کوشش کی وہ پایا۔ اور جس نے اصرار کیا وہ داخل ہوا۔ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ؛ اور جو اس سے خارج ہوتا ہے، نکلتا ہے۔ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ ؛ اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؛ اور جو آسمان میں عروج کرتا ہے چڑھتا ہے۔ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ؛ اور وہ رحمت و مغفرت کرنے والا ہے۔ وہ رحمت سے توبہ قبول کرتا ہے۔ گناہوں کی مغفرت کرتا ہے۔

ترجمہ :- وہ سب کچھ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو آسمان پر چڑھتا ہے اور وہ رحمت کرنے والا ہے۔ مغفرت کرنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۳﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر کہتے ہیں ۔ جو انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ۔ لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؛ ہمارے اوپر قیامت نہ آئے گی ۔ قُلْ بَلٰى ؛ پیغمبر تم کہو ! کیوں نہیں ۔ وَرَبِّىْ ؛ قسم ہے میرے رب کی ۔ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ؛ قیامت تم پر ضرور آئے گی ۔ عٰلِمِ الْغَيْبِ ؛ میرا رب عالم الغیب ہے ۔ کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ۔ تمام چھپی ڈھکی باتوں کو جانتا ہے ۔ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ ؛ اس سے پوشیدہ نہیں ، چھپی ہوئی نہیں ، مخفی نہیں ۔ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر کوئی چیز ، ایک بھنگے برابر بھی کوئی چیز ۔ ذرّہ چھوٹی چیونٹی کو بھی کہتے ہیں ۔ فِى السَّمٰوٰتِ ؛ جو آسمانوں میں ہے ۔ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؛ اور نہ وہ جو چیز کہ زمین میں ہے ۔ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؛ اور نہ ذرّہ سے بھی چھوٹی اور کمتر چیز ۔ وَلَاۤ اَكْبَرُ ؛ اور نہ اس سے بڑی ۔ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؛ مگر واضح کتاب میں ۔ لوحِ محفوظ میں ۔ اللہ کے علم میں ۔ عالمِ مثال میں ہے ۔

ترجمہ :- کافر کہتے ہیں قیامت ہم پر نہ آئے گی ۔ (پیغمبر!) تم کہو ! کیوں نہیں ۔ قسم ہے میرے رب کی قیامت ضرور آئے گی ۔ (میرا رب) عالم الغیب ہے ۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ذرّہ برابر بھی ہو تو ، آسمانوں میں ہو یا زمین میں ۔ ذرّہ سے بھی چھوٹی ہو یا بڑی سب کھلی کتاب میں ہے ۔ (لوحِ محفوظ میں ہے) ۔

لِّيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

لِيَجْزِىَ ؛ تاکہ جزا دے ۔ بدلہ دے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور مناسب کام کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ یہ لوگ ، ان کے لئے مغفرت ہے ۔ علمِ صحیح کے ساتھ عملِ صالح کرنے والوں کے لئے مغفرت ہے ۔ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ اور باعزت وکرامت رزق ہے ۔ روزی ہے ۔

ترجمہ :- (یہ سب کیوں ہو رہا ہے) تاکہ ایمان اور عملِ صالح والوں کو جزا دی جائے ۔ ان لوگوں کے لئے مغفرت ہے اور باعزت وکرامت رزق ہے ۔

وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾

وَالَّذِیْنَ سَعَوْ ؛ اور جو لوگ سعی اور کوشش کرتے ہیں ۔ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کے متعلق ۔ ان پر اعتراض کرنے کے لئے ۔ مُعٰجِزِیْنَ ؛ وہ اپنے خیال میں ہم کو عاجز کرنا چاہتے ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ ؛ ان کے لئے سزا ہے، عذاب ہے ۔ مِنْ رِجْزٍ اَلِیْمٌ ؛ اسی سزا اور عقوبت کی قسم سے جو المناک ہے ۔ دردناک دکھ دینے والی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دوڑتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ۔ ہماری آیتوں کے متعلق کہ (ہم کو ہرادیں ۔ جھٹلادیں) ہم کو عاجز کردیں ۔ (وہ ایسا ہرگز نہ کرسکیں گے) ان کے لئے المناک سزا کا عذاب ہے ۔

وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَیَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ﴿۶﴾

وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ اور دیکھ لیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے ۔ اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ وہ علم، وہ احکام، وہ وحی، وہ دین جو تم پر اُتارا گیا ہے ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ هُوَ الْحَقَّ ؛ جو حق ہے ۔ عالم دیکھ لیں کہ وہ حق ہے ۔ وَیَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ؛ اور ہدایت کرتا ہے عزت مند، لائق تعریف وحمد خدا کے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- اور دیکھ لیں وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے اس علمِ وحی کو جو ان پر اُتارا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ وہی حق ہے اور باعزت و قابلِ حمد خدا کے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے ۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۷﴾

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ جو لوگ مانتے نہیں، انھوں نے بیان کیا اور ٹھٹھول اور ہنسی اُڑانے کے طور پر کہا ۔ هَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ ؛ کیا ہم تم کو بتادیں ایسا شخص ۔ یُنَبِّئُکُمْ ؛ کہ عجیب وغریب بات کی خبر دیتا ہے ۔ تم سے بیان کرتا ہے ۔ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ؛ جب تم مر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤ ۔ پارہ پارہ، ریزہ ریزہ بن جاؤ ۔ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؛ تو پھر تم ایک نئی پیدائش میں ہوں گے، پھر تم مخلوق ہوں گے، پھر تم ایک نیا جنم لوگے ۔

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی بتائیں جو خبر دیتا ہے (اور کہتا ہے) کہ جب تم ٹکڑے ٹکڑے، ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم ایک نیا جنم لو گے۔ اور نئی ہی تمہاری خلقت ہو گی۔

اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ﴿۸﴾

اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا؛ (اصل میں اَاِفۡتَرٰی ہے) کیا اس شخص نے اللہ پر افترا پردازی کی ہے۔ جھوٹ کہا ہے۔ کیا یہ شخص بالارادہ اور قصداً اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، بہتان لگاتا ہے؟ اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ؛ یا اسے جنون ہے۔ سودا ہو گیا ہے؟ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ؛ بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ؛ عذاب میں اور دُور دراز کی ضلالت میں ہیں۔ آفت اور پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

ترجمہ:- کیا اس شخص نے اللہ پر افترا پردازی کی ہے یا دیوانہ ہے (اسے جنون ہو گیا ہے؟) (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب اور بڑی ہی ضلالت میں گرفتار ہیں۔

صاحبو! جس طرح مادّہ بغیر حکمِ خدا کے فنا نہیں ہوتا اُسی طرح افعال اور ان کے آثار بھی فنا نہیں ہوتے۔ ہاں! صورت بدلتے ہیں۔ حرارت بجلی بنتی ہے۔ بجلی آواز بن جاتی ہے۔ آواز سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز فنا نہیں ہوتی۔ صرف صورتیں بدلتی ہیں۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے صفات لگے رہتے ہیں۔ افعال کے آثار ہوتے ہیں۔ اب ذرا غور کرو ایک شخص نے عمر بھر نیک کام کئے، خدا کو مانا۔ اور بندگانِ خدا کی خدمت کی۔ اور عمر بھر سختی اور تنگی میں گزارا۔ اس کے ساتھ اس کی نیکی رہنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض ظالم عیش پرستی میں مبتلا ہیں۔ لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ غریبوں کو ایذا دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی بدی رہتی ہے۔ ان کے مظالم ان کے دامن گرفتہ رہتے ہیں۔ بعض دفعہ دنیا میں نیکوں کو نیکی کی جزا نہیں ملتی۔ اور بدوں کو بدی کی سزا نہیں ہوتی۔ آدمی مرجاتا ہے۔ اور اُسے کوئی بدلہ نہیں ملتا۔ لہٰذا ایک دوسرا عالم ہونا چاہیئے۔ جس میں نیکوں کو نیکی کا ثواب اور بُروں کو بُرائی کا عذاب ہو۔

یاد رکھو! جو جاگتا ہے وہ سوئے گا اور جو سوئے گا وہ پھر اُٹھے گا، بیدار ہو گا۔ مجنون افترا پرداز لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جینا نہیں ہے، جو جی میں آئے کرو۔ جتنا چاہے لوگوں کو ستاؤ۔ طرفہ یہ کہ برائے نام خدا کو مانتے بھی ہیں۔ کیا خدا پیدا کر کے بیکار ہو گیا؟ نہیں سب کام اُسی کے اِرادہ اور قدرت سے ہوتے ہیں۔ سب کا انجام اُسی کی طرف ہے۔ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ اس کو جواب دینا ہے۔ اچھا کرو گے جزا پاؤ گے۔ بُرا کرو گے سزا پاؤ گے۔

انسان کے اعمال فنا نہیں ہوتے

اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ۠ ⑨

ع ۷

اَفَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا پھر انھوں نے دیکھا نہیں ۔ نظر نہیں کی ۔ اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ جو ان کے سامنے ہے اور پیچھے ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین سے ۔ دیکھو زمین میں کیا کیا تغیرات ہوتے ہیں ۔ کبھی قحط پڑتا ہے ۔ کبھی ہر طرح کی فراغت نصیب ہوتی ہے ۔ زمین خشک بھی ہوتی ہے ، اور تازہ بھی ۔ آسمان پر کبھی تارے نکلتے ہیں کبھی چاند نکلتا ہے ۔ اور کبھی تاریکی رہتی ہے جو رات دن ہر طرح کا انقلاب پیدا کرتا ہے ۔ حالات بدلتے رہتے ہیں ۔ آثار میں تغیرات ہوتے ہیں ۔ وہ کیا نہیں کرسکتا ؟ اِنْ نَشَاْ ؛ اگر ہم چاہیں ، ہم ارادہ کریں ، ہماری مشیت میں آجائے ۔ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ ؛ تو ہم ان کو زمین میں دھنسا دیں ۔ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ ؛ یا ہم ان پر گرادیں ، ڈال دیں ۔ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کا ایک ٹکڑا ۔ آسمان کا ایک حصّہ ۔ مثلاً کوئی ستارہ ، شہاب ثاقب ، دُمدار ستارہ ۔ زمین کو ٹکر ماردے ، اس پر آگرے ۔ بے شک سب کچھ کرسکتا ہے ۔ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؛ بے شک اس میں نشانی ہے ، پتہ ہے ۔ دلیل ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ؛ ہر اس بندہ کے لئے جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے ان تمام چیزوں کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے پیچھے ہیں ۔ زمین ہو یا آسمان کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرادیں ۔ اس میں ہر اس بندہ کے لئے نشانی ہے (عبرت ہے) جو خدا کی طرف رجوع کرتا اور اس سے انابت رکھتا ہے ۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًاؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَۙ ⑩

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؛ ہم نے داوٗد کو اپنی طرف سے فضیلت دی ، بڑی بزرگی دی ۔ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ ؛ اے پہاڑو ذکرِ الٰہی میں داوٗد کا ساتھ دو ۔ حضرت داوٗد ایسی خوش لحنی اور قوت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرتے کہ پہاڑ گونج اُٹھتے ۔ وَالطَّیْرَ ؛ اور پرندوں کے ساتھ یعنی پہاڑ گونج اُٹھتے اور پرندے بھی ان کا ساتھ دیتے ۔ رسولِ خدا ﷺ ایک شخص کے خوش گلو ہونے کے متعلق فرماتے ہیں ۔ لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ؛ یعنی شاگردانِ داوٗد کے مزامیر سے ایک مزمار ان کو بھی دیا گیا ہے ۔ یعنی ان کا گلا کیا ہے ایک بانسری بجتی ہے ۔ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ؛ اور ہم نے نرم کردیا داوٗد کے حق میں

لوہے کو۔ یعنی لوہاری کام میں وہ ایسے ماہر تھے کہ لوہا ان کے حق میں موم ہوگیا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے داؤد کو اپنے فضل (وکرم) سے سرفراز کیا تھا۔ (اس کے فضل سے یہ بھی ہے) اے پہاڑو تم اور پرندے ذکر میں داؤد کا ساتھ دیں اور ہم نے داؤد کے لیئے لوہے کو نرم اور ملائم کردیا تھا۔

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ ؛ اور ہم نے حکم دیا پوری کشادہ زرہیں بناؤ۔ سَابِغ۔ کامل۔ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ ؛ اور اندازہ رکھو کڑیاں بنانے میں۔ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا ؛ اور اچھے کام کرو۔ داؤد علیہ السلام زرہیں بنا کر اپنی قوت بسری کرتے تھے۔ ان کی زندگی ان کی دستکاری پر تھی۔ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؛ یقیناً جو اعمال تم کرتے ہو میں ان کو دیکھتا ہوں، ان سے خوب واقف ہوں۔

ترجمہ:- (اور یہ حکم دیا) کہ پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں میں اندازہ قائم رکھو۔ اچھے کام کرو میں تمہارے اعمال سے یقیناً واقف ہوں۔

(داؤد علیہ اسلام کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام تھے۔ باپ بیٹے دونوں پیغمبر ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نہایت ذکی اور تیز فہم پیغمبر تھے۔)

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ
وَمَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ ؛ اور ہم نے مسخر کیا سلیمٰن کے لئے ہوا کو۔ غُدُوُّهَا شَهْرٌ ؛ اس ہوا کی پہلی منزل مہینہ بھر کی تھی۔ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ؛ اور شام کی منزل بھی مہینہ بھر کی تھی۔ عربوں کے پاس رات رہے سے ٹھنڈے نکلتے ہیں اور نو دس بجے اُتر پڑتے ہیں۔ اتنی دیر میں ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پہنچا دیتی تھی۔ اور چار پانچ بجے پھر سفر شروع کرتے ہیں اور نو دس بجے پھر اُتر جاتے ہیں۔ یہ ان کی دوسری منزل ہے۔ اس میں بھی مہینہ بھر کا فاصلہ طے ہوجاتا تھا۔ پہلے زمانے میں اُڑن کھٹولے تھے۔ اس زمانے میں طیارے ہیں، جو بسرعت تمام راہ قطع کرتے ہیں۔ خدا نے ہوا کو تختِ سلیمانی کے تابع کردیا ہو تو اس میں بعد کی کیا بات ہے۔ اور تعجب کا کیا امر ہے اور انکار کی کیا وجہ ہے۔ یہ کیا ظلم ہے کہ طیارہ کے ذریعہ سے لندن پہنچتے ہیں اس پر تو کامل یقین، ایمان۔ ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اُڑا لے جاتی تھی، وہ ناممکن۔ وَاَسَلْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ان کے لئے بہادئے، ایک سیلاب تھا کہ جاری تھا۔ عَیْنَ الْقِطْرِ ؛ چشمے، ڈامر کے،

پیٹرول کے، مٹی کے تیل کے۔ جس سے ان کے کارخانے چلتے تھے۔ مگر عام طور سے قطر کے معنی لئے جاتے ہیں گداختہ تانبا۔ اس زمانہ میں اگر کارخانے اور مشنریاں نہیں تھے تو مصر کے اہرام کیسے تیار ہوئے اور اتنے بڑے بڑے پتھر کس طرح اُٹھائے گئے۔ اہلِ یورپ کا طریقہ ہے کہ پہلی ایجادات کو چھپائیں اور اپنی طرف منسوب کریں۔ وَمِنَ الْجِنِّ ؛ اور بعض جن بھی تھے۔ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ جو ان کے سامنے کام کرتے تھے۔ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؛ اپنے آقا کے حکم سے۔ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے جو سرتابی کرے۔ تیڑھا پن کرے۔ عَنْ اَمْرِنَا ؛ ہمارے حکم سے۔ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ ہم ان کو آتشِ دوزخ کا مزہ چکھائیں گے۔

ترجمہ:- اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کردیا تھا۔ صبح کے سفر میں ایک مہینہ کا فاصلہ طے ہوتا اور شام کے سفر میں ایک مہینہ کا فاصلہ اور ہم نے سلیمان کے لئے مٹی کے تیل اور پٹرول کے چشمے بہادیئے تھے اور (ان کے لئے) بعض ایسے جنوں کو بھی مسخر کردیا تھا جو ان کے سامنے بحکمِ خدا کام کرتے تھے اور جو ان میں سے ہمارے حکم کی سرتابی کرے، ہم اسے دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ ؛ وہ سلیمان کے لئے بناتے تھے۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو سلیمان چاہتے۔ مِنْ مَّحَارِيْبَ ؛ محراب۔ وَتَمَاثِيْلَ ؛ اور تصویریں۔ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ ؛ اور ایسے لگن جیسے حوض۔ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؛ اور بھاری دیگیں جو اپنی جگہ جمی ہوئی ہیں۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؛ اور ہم نے داؤد کی نسل کو حکم دیا کہ اے داؤد کے متعلقین تم خدا کا شکر ادا کرو۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؛ اور میرے بندوں میں سے شکرگزار کم ہیں۔

ترجمہ:- وہ کام کرتے جو (سلیمان) چاہتے ان کے لئے محرابوں میں کام اور تصویریں بناتے اور (بڑے بڑے) لگن حوضوں کی طرح اور دیگیں (چولھوں پر) جمی ہوئی تھیں۔ اور آلِ داؤد تم شکر ادا کرو۔ مگر میرے بندوں میں سے بہت کم بندے شکرگزار ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۞

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ ؛ پھر جب ہم نے مقرر کیا ان پر موت کو ۔ موت کا فیصلہ کردیا ۔ مرنے کا حکم جاری کیا ۔ مَادَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ ؛ ان کے مرنے کی کسی نے انھیں اطلاع نہیں کی ۔ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ ؛ مگر زمین کے کیڑے ۔ گھن ۔ دیمک ۔ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ؛ کہ ان کے ہاتھ کے عصا کو کھائے جاتی تھی ۔ فَلَمَّا خَرَّ ؛ سلیمان علیہ السلام لکڑی ٹیک کر کھڑے تھے ۔ لکڑی کو گھن لگ گیا ۔ دیمک لگ گئی تو آپ گر پڑے ۔ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ ؛ تو جنوں کو معلوم ہوگیا ۔ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ ؛ کہ اگر وہ غیب داں ہوتے ۔ تمام راز ہائے پنہاں سے واقف ہوتے ۔ مَالَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؛ تو نہ رہتے ذِلّت کی تکلیف میں ، اہانت کے عذاب میں ۔

ترجمہ :- پھر جب ہم نے ان پر (سلیمان پر) موت کا حکم دے دیا تو ان کے مرنے کی (جنوں کو) کسی نے اطلاع نہیں دی ۔ مگر زمین کا کیڑا ۔ (دیمک ۔ گھن) کہ ان کے عصا کو کھائے جارہا تھا ۔ پھر جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوگیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذِلّت کے عذاب میں نہ رہتے ۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ
كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۞

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ ؛ سَبا کے لوگوں کے لئے تھی ۔ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ؛ ان کے مسکن میں قدرتِ الٰہی کا ایک کرشمہ ۔ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؛ سیدھی بائیں جانب دو جنتیں ۔ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے رزق سے کھاؤ ۔ خدا نے جو تمہیں دیا ہے کھاؤ ۔ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؛ اور اس کا شکریہ بھی ادا کرو ۔ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ؛ شہر بھی اچھا ہے اور خدا بھی مغفرت کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- سَبا کے لوگوں کے لئے ان کے سکونت پذیری کے مقام میں (ان کے رہنے کی جگہ) خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور کرشمہ تھا ۔ دو باغ دائیں بائیں تھے ۔ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (اس کی قدر کرو) ۔ شہر بھی اچھا ہے اور پروردگار بھی مغفرت کرنے والا ہے ۔

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّأَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝۱۶

فَاَعْرَضُوْا ؛ انھوں نے ہماری عنایتوں کا شکر ادا نہیں کیا ۔ پھر اعراض کیا ۔ منہ پھیرلیا، سرتابی کی ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہم نے ان پر چھوڑ دیا ۔ بھیجا ۔ سَيْلَ الْعَرِمِ ؛ سیلاب بند، تالاب کا کٹہ ٹوٹ کر سخت طغیانی ہوئی ۔ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ؛ اور ان کے دونوں باغوں کو بدل دیا دو باغوں سے مگر کیسے ۔ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ ؛ دو بدمزہ پھل والے ۔ دو بدمزہ کسیلے میوے والے ۔ وَّاَثْلٍ ؛ اور جھاؤ گالے جو ایک قسم کا ببول کا درخت ہے ۔ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ؛ اور قدرے قلیل بیری کے درخت ۔ کچھ تھوڑے سے بیر کے درخت تو رہ گئے باقی سب تباہ ہوگئے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اعراض کیا (سرتابی کی) ۔ پھر ہم نے ان پر بند (توڑ کر طغیانی) کا سیلاب بہا دیا ۔ اور ان کے دو باغوں کے عوض ایسے دو باغ بدل دیئے جن میں بدمزہ کسیلے پھل تھے ۔ اور کچھ جھاؤ کے درخت اور قدرے قلیل بیر کے درخت ۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۖ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝۱۷

ذٰلِكَ ؛ یہ سزا ۔ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؛ ہم نے انھیں دی ان کے کفر کی وجہ سے ۔ ناسپاسی و ناقدری کی وجہ سے ۔ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ ؛ اور ہم ایسی سزا نہیں دیتے ۔ اِلَّا الْكَفُوْرَ ؛ مگر ناقدرے ناشکرے کو ۔ یہاں ۔ هَلْ استفہام انکاری ہے ۔ جو نفی کا کام دیتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ سزا ہم نے ان کی ناشکری کی وجہ سے دی ۔ اور ہم ایسی سزا نہیں دیتے مگر ناشکرے ناقدرے کو ۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۗ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝۱۸

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى ؛ اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان بنادیا ۔ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ جن میں ہم نے برکت اُتاری تھی ۔ قُرًى ظَاهِرَةً ؛ بستیاں ظاہر جو نظر آتی ہیں ۔ آباد کئے ۔ وَقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؛ اور اس میں چلنے کا ایک خاص اندازہ کر رکھا تھا ۔ ایک حد بندی کی تھی ۔ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا ؛ راتوں کو اور دن میں ان میں چلو ۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن چین سے ۔ بے کھٹکے ۔ بے فکر ۔

ترجمہ :- ہم نے آباد کردی تھی (ملکِ سبا اور ملکِ شام کی) بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی ۔

بہت سی بستیاں جو نظر آتی ہیں اور (مسافروں کے) چلنے کے لئے حد بندی بھی کردی تھی۔ امن و امان کے ساتھ رات دن ان میں چلو۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

فَقَالُوْا ؛ (ملک کے چھوٹے اور دیہات کے نزدیک نزدیک ہونے کی وجہ سے) انھوں نے کہا۔ رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا ؛ اے ہمارے پروردگار (ملک کو بڑا اور وسیع کر کے) ہمارے سفروں کو بڑے بڑے کر۔ وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ اور عطیہ الٰہی پر قناعت نہ کر کے انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ؛تو ہم نے بھی ان کو قصہ کہانی بنادیا۔ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؛ اور ان کو پارہ پارہ کردیا۔ ان کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں۔ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ؛ ہر صابر و شاکر کے لئے۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے کہا ! اے ہمارے پروردگار ! (ہمارے ملک کو وسیع کر کے) ہمارے سفروں کو دور دراز کردے اور (ناشکری کر کے) انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پھر ہم نے ان کو (ہلاک کر کے) قصہ کہانی بنادیا اور ان کو ریزہ ریزہ کردیا (ان کی دھجیاں بکھیر دیں)۔ اس میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ؛ ابلیس نے ان لوگوں کے متعلق جو رائے قائم کی تھی کہ یہ لوگ میرے تابع ہوجائیں گے، سچا کر دکھایا۔ فَاتَّبَعُوْهُ ؛ پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع کی۔ اس کی چال پر چلے۔ اس کے پیچھے ہولئے۔ اس کے قدم بقدم گام فرسا ہوئے۔ اسی رنگ پر اُٹھے۔ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ سوائے چند ایمانداروں کے۔ مگر ایک گروہ ایمانداروں کا کہ انھوں نے شیطان کی اتباع نہیں کی۔

ترجمہ :- اور شیطان نے ان لوگوں کے بارے میں جو رائے قائم کی تھی، اُسے سچا کر دکھایا پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع بھی کی (اس کا کہا مان بھی لیا)۔ سوائے ایمانداروں کے ایک گروہ کے (کہ اس نے شیطان کی اتباع نہیں کی)۔

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۲ ۸

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ؛ اور شیطان کا ان پر کیا زور۔ شیطان بھی اچھے بُروں کی تمیز کا ایک آلہ ہے۔ ایک ذریعہ ہے۔ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ تُؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ ؛ مگر اس لئے کہ ہم تمیز کرلیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؛ اس شخص سے کہ آخرت سے متعلق وہ شک میں پڑا ہوا ہے۔ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ؛ اور تمہارا رب ہر شئے کا محافظ نگہبان اور نگران ہے۔ شیطان انسان کو اغوا تو کرتا ہے۔ اُسے بہکاتا تو ہے مگر اس کا زور یا تسلط انسان پر نہیں۔ بُرا کام خود انسان کرتا ہے۔ بے شک وہ مشیرِ خاص ہے۔ مکار ہے۔

ترجمہ :- شیطان کا ان لوگوں پر کسی قسم کا تسلط ہرگز نہیں۔ (اور بظاہر غلط مشورہ دینے سے جو ایک صورت پیدا ہوگئی ہے وہ بھی) اس وجہ سے ہے کہ ہم تمیز کرلیں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس کے متعلق شک میں پڑا ہے اور تمہارا رب ہر شئے کا نگہبان اور نگرانِ حال ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿۲۲﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اُدْعُوْا ؛ پکارو۔ بُلاؤ۔ اَلَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ ان لوگوں کو جن کے متعلق تم زعم کرتے ہو کہ وہ خدا کے سوا کچھ کرنے دھرنے والے ہیں۔ اس کی خدائی میں کچھ دخیل ہیں۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ وہ مالک نہیں ہیں ذرہ بھر چیز کے بھی۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں میں نہ زمین میں۔ کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ کسی چیز کے مالک نہیں۔ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ ؛ ان لوگوں کے لئے آسمان زمین میں کچھ شرکت نہیں۔ ساجھا نہیں۔ وَمَالَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ؛ اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا پشتی بان، پشت پناہ اور یار و مددگار ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔ جن کو تم خدا کے سوا (دخیلِ حکمت) سمجھتے ہو (خدائی میں شریک مانتے ہیں) ذرا ان کو پکارو۔ وہ ذرّہ بھر اختیار نہیں رکھتے۔ نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کسی کو شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا (اللہ کا) کسی کام میں یار و مددگار ہے۔

وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ؕ

حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَـقَّ ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۳﴾

وَلَا تَـنۡـفَـعُ الشَّـفَـاعَةُ ؛ اور شفاعت نفع بخش نہیں ہوتی ۔ سفارش کام نہیں آتی ۔ عِـنۡـدَهٗ ؛ خدا کے پاس ۔ اِلَّا لِـمَنۡ اَذِنَ لَـهٗ ؛ مگر اُسی شخص کے لئے جس کو خدا نے اذن دیا ہو ۔ اجازت دی ہو ۔ اس آیت سے اتنا تو ثابت ہورہا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا بھی ؟ اب آپ سچ کہنا رسولِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ سے زیادہ سفارش کرنے کا کون مستحق ہوسکتا ہے ۔ حَتّٰـى اِذَا فُـزِّعَ عَنۡ قُـلُوۡبِهِـمۡ ؛ یہاں تک کہ جب ان کے قلوب سے گھبراہٹ غائب ہوجائے گی ۔ اضطراب و بے قراری جاتی رہے گی ۔ قَـالُوۡا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمۡ ؛ لوگ کہیں گے تمہارے رب نے کیا فرمایا ۔ قَـالُوا الۡحَقَّ ؛ سننے والے جواب دیں گے ۔ اللہ نے حق اور واجبی اور دُرست بات فرمائی ۔ اس کا جو حکم ہے حق ہے جو بات ہے دُرست ہے ۔ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ؛ اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے ۔ وہ بڑا بزرگی والا ہے ۔ بلند ہے ، بڑا ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کے پاس شفاعت کام نہ آئے گی ۔ مگر اس شخص کی جس کو (خدا نے) اذن اور اجازت دی ہے ۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دُور ہوجائے گی تو کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ۔ کہیں گے سچ فرمایا ۔ اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے اس کی قدر و منزلت بڑی ہے ۔

قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوۡ اِيَّاكُمۡ لَعَلٰى هُدًى اَوۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾

قُلۡ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ مَـنۡ يَّـرۡزُقُـكُمۡ ؛ تم کو کون رزق دیتا ہے ، روزی دیتا ہے ۔ کھلاتا پلاتا ہے ۔ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ قُـلِ اللّٰـهُ ؛ تم ہی کہہ دو ، اللہ ، یعنی وہی کھلاتا پلاتا ہے ، وہی رزق دیتا ہے ۔ وَاِنَّـا اَوۡاِيَّـاكُمۡ ؛ اور ہم یا تم ۔ لَـعَـلٰـى هُـدًى اَوۡفِىۡ ضَـلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ؛ یا تو ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی اور کھلی ضلالت میں ، خدائے تعالیٰ صریح طور سے نہیں فرماتا کہ تم گمراہ ہو ۔ بلکہ یہ فرماتا ہے کہ ہم یا تم میں سے کوئی ایک گمراہی پر ہے ۔ اس کا تعین کہ کون گمراہ ہے ہر شخص کا ضمیر کرسکتا ہے ۔ لاکھ عذر کرو دل پکار کر کہتا ہے کہ میں مجرم ہوں ۔ گنہگار ہوں ۔ بَـلِ الۡاِنۡسَـانُ عَـلٰى نَـفۡسِهٖ بَصِيۡرَه وَلَوۡ اَلۡقٰى مَعَاذِيۡرَه ۔ لاکھ حیلہ کرو ہزار باتیں بناؤ ۔ ضمیر پکار اُٹھتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں ۔ میں نے بُرا کام کیا ۔

شفاعت کی اجازت ثابت ہے

ترجمہ:- تم کہو۔ آسمانوں اور زمین میں سے کون تم کو رزق دیتا ہے۔ کہو اللہ۔ اور ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی ضلالت پر۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا ؛ تم سوال نہیں کئے جاؤ گے ہمارے جرموں سے، ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس نہ ہوگی۔ وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور تمہارے اعمال کے متعلق ہم سے سوال نہ کیا جائے گا۔ تمہارے گناہوں کی ہم سے پرسش نہ ہوگی۔

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار

ترجمہ:- (اے رسولِ کریم!) تم کہو ہمارے گناہوں کی، جرموں کی تم سے باز پرس نہ ہوگی اور تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے نہ ہوگی۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ؛ تم کہو۔ جمع کرے گا ہم دونوں کو ہمارا رب قیامت میں۔ ہم اور تم دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔ ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؛ پھر ہم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور حق بات کا حکم دے گا، کھول دے گا کہ کون حق پر تھا۔ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہی ہے حکم کرنے والا۔ اور علم رکھنے والا۔

ترجمہ:- تم کہوں ہمارا پروردگار ہم کو تم کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا۔ اور حق حق فیصلہ ہمارے تمہارے درمیان کردے گا۔ وہی حق کا دروازہ کھولنے والا ہے، وہی علم والا ہے۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

قُلْ اَرُوْنِيَ ؛ پیغمبر تم کہو۔ ذرا مجھے بتا تو دو۔ ذرا دکھلا تو دو۔ اَلَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ ؛ جن کو تم خدا سے ملا رہے ہو شریک بنا کر۔ اس کا ساجھی ٹھیرا رہے ہو۔ كَلَّا ؛ بس بس کوئی نہیں۔ بَلْ هُوَ اللّٰهُ ؛ بلکہ وہ اللہ ہے۔ اس کا وجود بالذات اس کے سوا سب کا وجود بالعرض ہے۔ اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ وہی ہے عزت والا، حکمت والا۔

ترجمہ:- تم کہو: ذرا مجھے دکھا تو دو۔ ان لوگوں کو جنھیں تم خدا سے ملاتے ہو۔ اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ وہی ہے اللہ عزت وحکمت والا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۲۸

وَمَـآ اَرْسَلْنٰـکَ اِلَّا کَـآفَّـةً لِلنَّاسِ ؛ اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر عامۃ الناس کے لئے ۔ اوّل جو پیغمبر آتے تھے خاص خاص قوموں کے لئے بھیجے جاتے تھے ۔ رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ عامۃ الناس کے لئے اور قیامِ قیامت تک کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں ۔ اسلام میں نہ رنگ کو دخل ہے نہ زبان کو نہ زمین کو نہ خاندان کو ۔ اسلام کی قومیت عملِ صالح پر ہے ۔

مسلم ہیں ہم وطن سارا جہاں ہمارا ÷ چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا

ہمارے پاس ملکی غیر ملکی کا جھگڑا نہیں ۔ اختلاف ہے تو مسلم غیر مسلم کا ۔ کیونکہ ہمارے پاس اعتقادِ صحیح اور عملِ صالح پر دارومدار ہے ۔

بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ؛ اچھے کام کرنے والوں کو بشارت اور خوش خبری دیتے ہو ۔ اور بُرے کام کرنے والوں کو ڈراتے ہو ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ناواقف ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! ہم نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ تم خوش خبری بھی دیتے ہو اور ڈراتے بھی ہو ۔ مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۲۹

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ وعدہ پورا کب ہوگا ذرا بتاؤ تو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- اور (منکرین) کہتے ہیں ۔ یہ وعدہ کب ہے (کب پورا ہوگا) اگر تم سچے ہو (تو بتادو) ۔

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۳۰

ع ۳
۹
النصف

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ ؛ پیغمبر ! تم کہو کہ تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد ہے ، وقت ہے ، وعدہ ہے ۔ لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً ؛ ایک گھڑی تم اس سے پیچھے نہ رہ سکو گے ۔ وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو ۔

ترجمہ :- پیغمبر ! تم کہہ دو تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکو گے ۔

نبی کریمؐ کی رسالت سارے عالم کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ﹰالْقَوْلَۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ۝۳۱

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ منکرین نے کہا۔ ان لوگوں نے کہا جو کفر کرتے ہیں۔ لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے۔ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؛ اور نہ ان کتابوں پر ایمان لائیں گے جو اس سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور نہ ان باتوں پر جو اس کے سامنے ہیں۔ وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ ؛ کاش اے مخاطب ! تو ان ظالموں کو دیکھتا جب کہ۔ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ جواب دہی اور پرسشِ اعمال کے لئے دربارِ الٰہی میں کھڑے ہوئے ہیں، ٹھیرے ہوئے ہیں۔ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ؛ ان میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی طرف قول کو رَد کرتے ہوں گے، پلٹاتے ہوں گے، پھیرتے ہوں گے، ایک دوسرے کی بات کاٹتے ہوں گے۔ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ جو لوگ ضعیف سمجھے گئے تھے، کمزور سمجھے گئے تھے وہ کہتے ہیں۔ لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ ان لوگوں سے جو بڑے سمجھے جاتے تھے۔ عاجزی کرنے والے تکبر کرنے والوں سے۔ ضعیف قوی سے۔ چھوٹے بڑوں سے، کہیں گے۔ لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہوتے۔ ایماندار ہوتے۔ تم نے ہم کو بہکایا۔ صحیح راستہ پر چلنے نہیں دیا۔ تمہارے بہکاوے سے ہم تو کہیں کے نہ رہے۔

ترجمہ :- کافروں نے کہا۔ ہم نہ قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ ان (احکام) پر جو اس کے سامنے دھرے ہیں۔ اور کاش (اے مخاطب !) تو ظالموں کو دیکھتا کہ دربارِ الٰہی میں کھڑے ہیں۔ ایک، دوسرے کی بات کو رَد کررہا ہے۔ ضعیف لوگ قوی لوگوں سے کہہ رہے ہیں تم نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہوتے، با ایمان ہوتے۔

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ۝۳۲

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ ان کے بزرگوں نے ان کے کمزوروں سے کہا، اعلیٰ درجہ کے لوگ ادنیٰ

درجہ کے لوگوں سے کہیں گے، سرکش، غریبوں سے کہیں گے۔ اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْھُدٰی ؛ کیا ہم نے تم کو زبردستی ہدایت سے روکا تھا۔ بَعْدَ اِذْجَآءَکُمْ ؛ جب کہ ہدایت تمہارے پاس پہنچ چکی تھی۔ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ؛ بلکہ تم ہی ہو مجرم، گنہگار، قصوروار۔

ترجمہ:- سرکشوں نے ضعیفوں سے کہا۔ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچ چکی تھی؟ (نہیں) بلکہ تم ہی ہو قصوروار (گنہگار)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ وَنَجْعَلَ لَہٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۭ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا ؛ اور ضعیفوں نے قویوں سے کہا۔ بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ؛ بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے ہم کو روکا، بہکایا۔ اِذْتَاْمُرُوْنَنَا ؛ جب کہ تم ہم کو حکم دیتے تھے۔ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ ؛ کہ ہم خدا سے انکار کریں۔ وَنَجْعَلَ لَہٗ اَنْدَادًا ؛ اور اس کے برابر والے اور شریک مانیں، خدا کا ساتھی مانیں۔ وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؛ اور دل ہی دل میں نادم ہوئے، اندر ہی اندر پچھتانے لگے، جب کہ انھوں نے عذاب کو دیکھا۔ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ہم نے کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیئے۔ اَغْلٰلٌ جمع غُلٌّ طوق۔ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ وہ نہیں جزا دیئے جائیں گے مگر ان کاموں کی کہ وہ کرتے تھے، ان کو ان کے اعمال کی جزا ملے گی، جیسا کرتے تھے ویسا بھریں گے۔

ترجمہ:- اور ضعیفوں نے قویوں سے کہا۔ (نہیں) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے (ہم کو بہکایا) کیونکہ تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ اللہ کو نہ مانیں اور اس کے شریک مانیں اور وہ دل ہی دل میں لگے پچھتانے، نادم اور پشیمان ہونے جب کہ عذاب ان کے سامنے آگیا اور ہم نے کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیئے۔ (ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہوگئے) جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا (جیسا عمل ویسی جزا)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ ؛ ہم نے کسی بستی میں کسی ڈرانے والے یعنی پیغمبر کو نہیں بھیجا۔ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ؛ مگر ان کے خوش حال لوگوں نے کہا، آسودہ لوگوں نے کہا۔ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ کٰفِرُوْنَ ؛ بے شک ہم اس وحی، اس کتاب، اس مذہب، ان احکام کو نہیں مانتے جو تم پر نازل ہوئے ہیں، جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔

ترجمہ:- (کسی گاؤں کسی قصبہ) کسی بستی میں ہم نے پیغمبر نہیں بھیجا، مگر اس کے آسودہ اور خوش حال لوگوں نے کہا تم جس (وحی) کے ساتھ بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾

وَقَالُوْا ؛ اور ان منکرین نے کہا۔ نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؛ ہمارا مال بھی زیادہ ہے، ہماری اولاد بھی زیادہ ہے۔ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ؛ اور ہمیں کچھ بھی عذاب نہ ہوگا۔

اب تو آرام سے گزرتی ہے ÷ عاقبت کی خبر خدا جانے

ترجمہ:- اور ان لوگوں نے کہا ہمارے مال و عیال میں کمی نہیں۔ اور ہم کو ہرگز عذاب نہ ہوگا۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۴ ۱۰

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا رب۔ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ کشادہ کرتا ہے، کھول دیتا ہے، پھیلا دیتا ہے، زیادہ دیتا ہے رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے۔ وَیَقْدِرُ ؛ اور تنگ کرتا ہے۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ اور لیکن اکثر لوگ مصالحِ الٰہی کا علم نہیں رکھتے۔

ترجمہ:- تم کہو! بے شک میرا رب جس کے رزق کو چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ (اس کے اسرار اور حکمتوں سے) واقف نہیں۔

صاحبو! آج کل کیا ہو رہا ہے؟ جس کو دیکھو اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنے نوکر چاکر پر نازاں ہے۔ حیوانات اور جمادات پر بھی فخر ہے۔ کوئی موٹر پر اِتراتا ہے۔ کسی کو بگھی پر ناز ہے۔ ان کے پاس وہی چیز اصل ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ مگر خدا نظر آتا ہے نہ فرشتے۔ نہ جنت نہ دوزخ۔ لہٰذا ان کا خیال بھی اس طرف نہیں جاتا۔ ان کے پاس کھانا، سونا، پاخانہ کرنا، اور مرجانا ہے۔ یہ ظالم کہتے ہیں۔ خدا پرست لوگ جو تکلیفوں میں گزار رہے ہیں۔ وہ حاضر دوزخ میں ہیں۔ دیکھو ہم کس آرام اور کیسی راحت میں ہیں۔ ہمارے پاس حلال و حرام کا جھگڑا نہیں ہے۔ ہماری زندگی تنگ نہیں ہے۔ ہمارے عیش میں کمی نہیں ہے۔ یہ قل اعوذیئے افسوس کہ ڈرے جا رہے ہیں۔ بھلا ان کے سر پر کون تلوار لئے کھڑا ہے۔

دنیا چار روزہ ہے اس پر اترانا نہیں چاہئے

ان بھولے مذہبی لوگوں کے پاس بات بات پر حرام ۔ بات بات پر ٹکراؤ ۔ خدا نے ہم کو دیا ہے ۔ ہم فراغت سے کھاتے ہیں پیتے ہیں ۔عیش وعشرت میں بسر کرتے ہیں ۔ ان مذہبی لوگوں کا حال بہت قابلِ افسوس ہے ۔ یہ بڑے واجب الرحم ہیں ۔ مگر ہم کیا کریں ۔ وہ خود اپنے آپ پر رحم نہیں کھاتے ۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے خود کو محروم رکھتے ہیں ۔

مگر جو پابندِ مذہب ہیں وہ کیا کہتے ہیں ؟ دنیا دواخانہ ہے ۔ یہاں چار دن پرہیز کرلو ۔ جنت میں جاؤ گے تو دل بھر کے کھاؤ گے ۔ لاکھ نعمتوں کی ایک نعمت جو خدا نے ہم کو دی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں کو اطمینان ہے اور ان جاہلوں کو اطمینان نہیں ۔ نادانوں کی نظر جسم پر ہے اور وہ جسمانی راحت کے طالب ہیں ۔ ہماری نظر دل پر ہے ۔ اور ہم دل کی راحت کے خواہاں ہیں ۔ ہمارے پاس ہے : اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؛ اللہ کی یاد میں دل کو چین نصیب ہوتا ہے ۔

ع فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

تم آل سے خوش ہم ذوالجلال سے خوش ۔ تم گھر دار سے خوش ہم پروردگار سے خوش ۔ تم دنیا پر اِتراتے ہو ۔ ہم کو عقبٰی پر ناز ہے ۔ اچھا ! دیکھیں تمہاری خوشی کب تک رہتی ہے اور ہماری خوشی کب تک رہتی ہے ۔ ہم تو دنیا میں بھی خوش ہیں اور انشاء اللہ عقبٰی میں بھی خوش رہیں گے ۔ اور تم کو حقیقی شادمانی دنیا میں ہے نہ آخرت میں ۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ؛ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہے ۔ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی ؛ جو تمہارے لئے تقرب پیدا کرے ہمارے پاس موثر تقرب ۔ زُلْفٰی ۔ تقرب ، قربت ۔ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ ؛ مگر جو ایمان لائے ، یقین رکھے ، اعتقادِ صحیح رکھے ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرے ، عملِ صالح کرے ۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ ؛ تو ان کے لئے دونا بدلہ ہے ۔ ان کو المضاعف ثواب ملے گا ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ ان کے اعمال کی وجہ سے ، ان کے کاموں کے سبب سے ۔ وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ؛ وہ بالا خانوں میں امن سے ، خاطر جمعی سے ، چین سے ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ہمارے پاس تقرب اور مقبولیت کی صورت پیدا نہیں کرسکتی مگر جو ایمان بھی رکھے ، عملِ صالح بھی کرے اس کو المضاعف جزا ملے گی (دونا ثواب ملے گا) ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے اور وہ بالا خانوں میں امن چین سے ہوں گے ۔

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

مذہبی آدمی ہمیشہ مطمئن رہتا ہے ۔ ہر حال میں بھی خوش اور مآل میں بھی خوش

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ ؛ اور جو لوگ دوڑتے ہیں، کوشش کرتے ہیں ۔ فِیْ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے متعلق ۔ مُعٰجِزِیْنَ ؛ عاجز کرنے کے لئے ، ہرانے کے لئے مقابلہ میں ۔ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ؛ وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے ، بُلائے جائیں گے ، لائے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دوڑتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ہماری آیتوں کے ہرانے میں (اپنے اعتراضات سے) ہم کو عاجز کرنے کے لئے وہ عذاب میں پکڑے جاتے ہیں (حاضر کئے جاتے ہیں) ۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا پروردگار ۔ یَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ پھیلاتا ہے، کھولتا ہے، فراخ کرتا ہے، رزق کو، روزی کو، کھانے پینے کو ۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؛ اور جس کی روزی کو چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے ۔ کھانے پینے کی زیادتی یا کمی خدا کے تقرب یا عدم تقرب پر دلالت نہیں کرتی ۔ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ اور جو کچھ تم صَرف کرو ۔ خرچ کرو ۔ نفقہ دو ۔ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ؛ تو اللہ اس کا عوض دیتا ہے ۔ اس کا قائم مقام دیتا ہے ۔ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ؛ اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ بے شک میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ روزی ۔ اور تم جو کچھ صَرف کرو اللہ اس کا عوض دیتا ہے اور وہی ہے بہترین رزق، روزی دینے والا ۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ؛ اور اس دن کو یاد کرو ۔ جس دن وہ سب کو ایک جگہ جمع کرے گا، اکٹھا کرے گا ۔ ان سب کا حشر ہوگا ۔ ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ پھر فرشتوں سے اِرشاد فرمائے گا ۔ اَهٰٓؤُلَآءِ ؛ کیا یہی لوگ ۔ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ؛ تمہاری پوجا کرتے تھے، عبادت کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جس دن اللہ ان سب کو ایک جگہ جمع کرے گا (ان کا حشر ہوگا) پھر (اللہ تعالیٰ) فرشتوں سے فرمائے گا ۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو تمہاری عبادت کرتے تھے (اور تمہاری پوجا

کرتے تھے)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ ؛ فرشتے کہیں گے تیری ذات پاک اعلیٰ وارفع ہے۔تو تمام عیوب سے پاک ہے۔ اَنْتَ وَلِيُّنَا ؛ تو ہمارا والی ہے۔کارساز ہے۔ مِنْ دُوْنِهِمْ ؛ نہ کہ وہ۔ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ؛ یہ شیطان کی پوجا کرتے تھے۔جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان کے اکثر ان جنوں پر ایمان رکھتے تھے ان کو مانتے تھے۔

ترجمہ:- (فرشتے) کہیں گے۔تو پاک ہے۔ ہمارا تو کارساز ہے نہ کہ وہ۔ بلکہ یہ لوگ تو جنوں کی پوجا کرتے تھے اور ان کے اکثر ان پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ ؛ آج تم میں سے کوئی مالک نہیں ، اس کے اختیار میں نہیں ، اس کی قدرت میں نہیں۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ ؛ بعض بعض کے لئے۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نفع وضرر کوئی کام نہیں آتا۔نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور ہم ظالموں اور سرکشوں سے کہیں گے۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ ؛ اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ؛ کہ جس کی تم تکذیب کرتے اور جھٹلایا کرتے تھے۔

ترجمہ:- پھر آج تم میں سے نہ تو کوئی کسی کو نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے اور نہ ضرر اور ہم ان ظالموں اور سرکشوں سے کہیں گے اس عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (جھٹلاتے تھے)۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ ؛ جب ہماری واضح آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ قَالُوْا ؛ وہ کہتے ہیں ۔ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر ایسا شخص ۔ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ ؛ جس کا ارادہ ہے کہ تم کو روکے ۔ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ؛ اس پرستش اور ان بتوں سے جن کو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے ، پرستش کرتے تھے ، جن کی عبادت کرتے تھے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان کافروں نے کہا ۔ مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر جھوٹ ۔ مُّفْتَرًى ؛ من گھڑت ، دل کا لگایا ہوا ، افترا کیا ہوا ۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ لِلْحَقِّ ؛ حق بات کو ، معجزوں کو ۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب ان کے پاس آئی ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر ظاہر جادو ، صریح جادو ۔

ترجمہ :- ان (کافروں) کو جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ۔ یہ شخص تو صرف یہ چاہتا ہے کہ (ان بتوں سے) تم کو روکے جن کی تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے ۔ اور کہا یہ تو نرا من گھڑت جھوٹ ہے ۔ اور جب حق بات ان کافروں کے پاس پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے ۔

وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾

وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو نہیں دیا ۔ مِنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا ؛ کتابیں یعنی آسمانی کتب کہ ان کو پڑھتے ہوں ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کی طرف نہیں بھیجا ۔ قَبْلَكَ ؛ تم سے پہلے ۔ مِنْ نَّذِیْرٍ ؛ کوئی ڈرانے والا ، کوئی پیغمبر ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نہیں دیں ان کو کچھ کتابیں جن کو وہ پڑھتے ہیں ۔ اور نہیں بھیجا ان کے پاس تم سے پہلے کوئی پیغمبر ڈرانے والا ۔

وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۱۱

وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے ۔ وَمَا بَلَغُوْا ؛ اور نہیں پہنچے ۔ مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ ؛ دسویں حصہ کو بھی اس کے کہ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ یعنی کچھ بھی ۔ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ؛ پھر انھوں نے ہمارے

پیغمبروں کو جھٹلایا، ان کی تکذیب کی، ان کو نہ مانا۔ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؛ پھر کیسا تھا میرا عذاب۔ نَكِيْرِ۔ اصل میں نَكِيْرِىْ ہے ی گر گئی اور کسرہ رہ گیا۔ نَكِيْرٌ بمعنی مُنْكَرٌ۔ وہ چیز جو ناگوار ہو۔ قابلِ انکار ہو۔ یہاں عذاب مُراد ہے۔

ترجمہ:- ان سے پہلے بھی جو لوگ تھے انھوں نے بھی تکذیب کی، انکار کیا۔ اور ہم نے ان کو جو دیا تھا (اس کی حقیقت کے) دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے (بالکل نہ سمجھے) پھر ہمارے پیغمبروں کو جھٹلا بیٹھے، (ان کی تکذیب کر بیٹھے)۔ پھر (اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوا) (اور اس جھٹلانے سے) میرا کیسا عذاب نازل ہوا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ؛ میں ایک بات کی تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ وہ کیا؟ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ؛ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے واسطے ایک ایک دو دو۔ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ؛ پھر فکر کرو، سوچو، دھیان کرو۔ تامل کرو۔ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ؛ تمہارے ساتھی کو کسی قسم کا جنون نہیں ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ ؛ وہ نہیں ہے مگر تم کو ڈرانے والا۔ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ؛ آگے ایک بڑی سخت آفت کے۔ وہ آنے والی بڑی آفت سے ڈراتا ہے۔

ترجمہ:- تم کہو تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ دو دو ایک ایک کھڑے ہو جاؤ اور ذرا سوچو کہ تمہارا ساتھی (تمہارا پیغمبر) دیوانہ تو نہیں ہے۔ (اس کو جنون یا سودا ہو نہیں گیا) وہ تو صرف تم کو آگے آنے والی ایک بڑی سخت آفت سے ڈراتا ہے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ ؛ تم کہو میں تم سے تبلیغ کے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ فَهُوَ لَكُمْ ؛ وہ تو تمہارے لئے ہے۔ تبلیغ کا مقصد میرا شخصی نہیں ہے۔ تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ تمہارے عام فائدہ کے لئے۔ میں جو کچھ طلب کرتا ہوں بطورِ چندوں کے لیتا ہوں وہ سب تمہارے ہی لئے ہے۔ حقیقتاً تم ہی اس کے مالک ہو۔ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ؛ میرا بدلہ تو

اللہ سے ہے ۔ میری تبلیغ کا ثواب اللہ دے گا ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؛ اور وہ سب چیزوں سے باخبر ہے ۔ سب کچھ اس کے سامنے ہے ۔ وہ سب کا حاضر و ناظر ہے ۔ شاہد حال ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو میں تم سے جس چیز کا سوال کرتا ہوں وہ تو تمہاری ہی مِلک ہے ۔ میرا اجر میرا ثواب اللہ دینے والا ہے ۔ اور اللہ ہر چیز کو حاضر و ناظر ہے ۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۴۸﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ؛ میرا رب حق سے باطل کا سر کچلتا ہے ۔ ایمان کو کفر پر غالب کرتا ہے ۔ خدا سے علمِ غیب اور وحی نکلتی ہے ۔ وہ دین کی باتوں کو برابر ڈالتا اور پھینکتا جاتا ہے ۔ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ؛ وہ تمام غیبوں کو جانتا ہے ۔ ہم سے چھپی ہوئی چیزیں اس سے چھپی ہوئی نہیں ہیں ۔ اس کی شان ہے عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ میرا رب حق سے باطل کا سر کچلتا ہے ۔ وہ علاّم الغیوب ہے ۔ (غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے) ۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ﴿۴۹﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے کہو ۔ جَآءَ الْحَقُّ ؛ کہ دینِ حق آ پہنچا ۔ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ ؛ باطل کسی چیز کو پیدا نہیں کرتا ۔ اس سے کچھ کشود کار نہیں ہوتا ۔ اس سے کچھ کام نہیں چلتا ۔ معبودِ باطل ، یہ خیالی دیوتا کر ہی کیا سکتے ہیں ۔ وَمَا یُعِیْدُ ؛ اور جو چیز ہاتھ سے نکل چکی ہے اس کا اعادہ نہیں کر سکتے ۔ جو جا چکا ہے اس کو پھر لا نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ حق (مذہب) آ چکا ، (سچ ظاہر ہو چکا) ۔ باطل نہ ابتداءً کچھ کر سکتا ہے نہ انتہاءً ۔ (نہ کسی چیز کو ابتداءً پیدا کر سکتا ہے نہ فوت شدہ کا اعادہ) ۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ﴿۵۰﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ اِنْ ضَلَلْتُ ؛ بالفرض اگر میں ضلالت پر ہوں ۔ گمراہ ہوں ۔ بہکا ہوا ہوں ۔ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِیْ ؛ تو اس کا اثر مجھ ہی پر پڑے گا ۔ اس کا وبال کسے ہوگا ؟ مجھے ۔ اس غلطی کو کون بھگتے گا ؟ میں ۔ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ ؛ اور

اگر میں ہدایت پر ہوں ۔ سیدھا راستہ چل رہا ہوں ۔ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ؛ تو یہ اللہ کی عنایت ہے کہ مجھ پر وحی کرتا ہے ۔ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ قرآن کی بدولت ہے جس کی میرا رب مجھ پر وحی کرتا ہے ۔ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ؛ بے شک وہ لوگ جو جو کہہ رہے ہیں سنتا ہے ، قریب ہے ۔ میرا اور تمہارا کہا دونوں کو سنتا ہے کیونکہ وہ قریب ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ! اگر میں ضلالت اور گمراہی پر ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا ۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو مجھ پر میرا رب کر رہا ہے (یہ قرآن کی برکت ہے) یقیناً اللہ سمیع ہے ، قریب ہے ۔

وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ۝۵۱

وَلَوْ تَـرٰی ؛ اور جو لوگ حق کی اتباع اور باطل سے اعراض نہیں کرتے ۔ اے مخاطب تو دیکھے گا ۔ کاش تو دیکھتا ۔ اِذْ فَزِعُوْا ؛ جب کہ وہ جزع فزع کرتے ہوں گے ، باطل پرست گھبراتے ہوں گے ۔ فَلَا فَوْتَ ؛ وہ کہیں بھاگ نہیں سکتے ۔ آخر وہ کیونکر بھاگ سکتے ہیں ۔ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ؛ اور پاس ہی پاس سے پکڑے جائیں گے ۔

ترجمہ :- (اے مخاطب !) اگر تو ان (گمراہوں) کو دیکھے کہ وہ گھبرا گئے ہیں ۔ (جزع و فزع کر رہے ہیں اور) ان کے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں اور قریب ہی کی جگہ سے پکڑ لئے گئے ، (گرفتار ہوگئے) ۔

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝۵۲

وَقَالُوْا اٰمَنَّـا بِـهٖ ؛ اور وہ لوگ کہیں گے ۔ ہم ایمان لائے خدا پر ، پیغمبر پر ، قرآن پر ، غرض کہ حق پر ۔ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ ؛ اور کہاں سے ہوگا ان کو پکڑنا ۔ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسے کیونکر پھر حاصل کرسکتے ہیں ۔ ایمان لانے کی جگہ دنیا تھی ۔ دنیا تو جاچکی ۔ ایمان لانے کا وقت ہاتھ سے نکل چکا ۔ مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ ؛ دور جگہ سے یعنی اس کا وقت نکل چکا ہے ۔

ترجمہ :- اور (قیامت میں) وہ کہیں گے ہم دینِ حق پر ایمان لائے ۔ اور اتنی دُور جا گرے کہ ان کے لئے اس کا ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے ۔

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝۵۳

وَقَدْ كَفَرُوْا بِـهٖ مِنْ قَبْلُ ؛ حالانکہ وہ دینِ حق سے انکار کرتے تھے اس سے پہلے ۔ وَیَقْذِفُوْنَ بِـالْغَیْبِ ؛ اور

چھینکتے رہے بِن دیکھے ۔ بے تحقیق باتیں ہانکتے رہے ۔ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ؛ دُور ہی دُور سے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ پہلے سے انکار کرتے رہے ۔ بے دیکھے بھالے ، بے تحقیق دُور ہی دُور سے اٹکل پچو باتیں کرتے رہے ، (بے تکی ہانکتے رہے ، بے تکے چلاتے رہے) ۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ ع ۶/۱۲

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ؛ اور اٹکاؤ ، رکاؤ پڑگیا ہے ان میں اور اس میں جو اُن کا جی چاہے ۔ اب ان کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا ۔ ان کی آرزو حاصل نہیں ہوسکتی ۔ بیچ میں آڑ پڑگئی ہے ۔ ان میں اور ان کی خواہشات میں رکاؤ پیدا کردیا گیا ہے ۔ مشکلات حائل ہوگئی ہیں ۔ اب ان کو ان کا مقصد نہیں مل سکتا ۔ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا گیا ، جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ہم جنسوں سے جو ان کے طریقہ پر تھے ۔ جو ان سے پہلے ان کے شیعوں میں سے تھے ۔ جو سلوک ان کے ہم جنسوں سے کیا گیا ہے ان سے بھی کیا جائے گا ۔ ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہوگا ۔ جو سزا دوسروں کو دی گئی ہے ان کو بھی دی جائے گی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ؛ یہ تو پراضطراب شک میں پڑے تھے ۔ ایمان تو ان کے دل میں ہمیشہ کھٹکتا رہا ۔ یہ تو شک در شک میں پڑے تھے ۔

ترجمہ :- اُن کے اور ان کے مقصد کے درمیان (قضاءِ الٰہی) حائل ہوگئی ہے ان سے ان کے ہم روش ، ہم طریقہ لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے ۔ ان کے ساتھ بھی کیا جائے گا ۔ یہ تو شک در شک میں پڑے تھے ۔ (ان کے دلوں میں تو بڑی خلش تھی) ۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ

مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ①

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ؛ حمد اور شکر اور تعریف و احسان اللہ ہی کا ہے ۔ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ۔ فِطۡرَۃٌ ۔ کسی چیز کا مناسب حقیقت پر پیدا کرنا ۔ نیست سے ہست کرنا ۔ کتم عدم سے باہر نکالنا ۔ توڑنا ۔ پھاڑنا ۔ اِفۡطَارٌ ۔ روزہ توڑنا ۔ فُطُوۡرٌ ۔ نہار توڑنا ۔ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ ؛ فرشتوں کا پیدا کرنے والا ، بنانے والا ۔ رُسُلًا ؛ پیغام پہنچانے والے ، فرستادہ ۔ اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ ؛ بازو اور پر والے ۔ جَنَاحٌ ۔ بازو ۔ ریش ، پَر ۔ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؛ دو دو ۔ تین تین ۔ چار چار ۔ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؛ زیادہ کرتا ہے پیدا کرنے میں جتنا چاہے ۔ چار پروں پر ہی موقوف نہیں ۔ جتنے چاہے پَر دیتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ؛ یقیناً اللہ ہر شئے پر قادر ہے جو چاہتا ہے کر سکتا ہے ۔

ترجمہ :- تعریف اللہ ہی کی ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ۔ فرشتوں کو پیغام رساں پر والے بنانے والا ۔ دو دو ، تین تین ، چار چار پَر والے اور پیدا کرنے میں جس کو چاہتا ہے اور زیادہ پَر عطا کرتا ہے ۔ یقیناً اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ
وَ مَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ②

مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ ؛ اللہ لوگوں کے لئے جو دروازہ کھولتا ہے ۔ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ ؛ رحمت کا ۔ رحمت سے ۔ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ؛ تو اس کی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا ۔ پکڑ نہیں سکتا ۔ بند نہیں کر سکتا ۔ وَمَا یُمۡسِکۡ ؛ اور جو روک دے ۔ بند کر دے ۔ موقوف کر دے ۔ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ ؛ تو اس کے لئے کوئی چھوڑنے والا نہیں ۔ جاری کرنے والا نہیں ۔ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ؛ اس کے روکنے کے بعد ۔ اس کے سوائے ۔ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ؛ اور وہ عزت و حکمت والا ہے ۔ غالب بھی ہے اور مناسب کام کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ لوگوں کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا ۔ جو روک لیتا ہے تو کوئی سوائے اس کے ، جاری نہیں کر سکتا اور وہی عزیز و حکیم ہے ۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ؕ

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳

يٰـاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو! اُذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اللہ کی نعمت کو یاد رکھو جو تم کو دی جا رہی ہے۔ اس کی نعمت کا احسان مانو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھو۔ اس کو بیان کرو۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ؛ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے؟ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ روزی پہنچاتا ہے۔ تم کو کھلاتا پلاتا ہے۔ پانی برساتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کسی کا وجود بالذات نہیں۔ کوئی حقیقی موجود نہیں۔ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ؛ پھر تم کہاں سے بہکائے جا رہے ہو۔ تمہاری غلطی کی کیا وجہ۔ زمین سے لے کر آسمان تک تمام چیزیں، اس کے خالق ہونے کی شہادت دے رہی ہیں، پھر تم کدھر بہک رہے ہو۔

ترجمہ :- لوگو! اللہ نے تم پر جو نعمت کی ہے اس کا دھیان رکھو (اس کا ذکر کرو)۔ خدا کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو رزق عطا کرتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ ؛ اے رسول، اے پیغمبر! اگر یہ کافر تمہاری تکذیب کریں تو تعجب کیا ہے۔ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؛ کیونکہ تم سے پہلے بھی دوسرے پیغمبروں کی تکذیب کی گئی ہے۔ صرف تم ہی کو نہیں جھٹلاتے بلکہ پیغمبروں کو جھٹلانا ان کا کام ہی ہے۔ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور تمام کاموں کی انتہاء اللہ ہی کی طرف ہے۔ سب کا مرجع و مآب وہی ہے۔ تمام کام اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی گئی ہے۔ تمام کاموں کی انتہاء خدا ہی کی طرف ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

يٰـاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو! اے آدمیو! اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، حق ہے بالکل ٹھیک ہے۔ واقعہ کے مطابق ہے۔ فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ ؛ پھر تم کو دھوکہ نہ دے۔ مغرور نہ کردے، فریفتہ نہ کردے۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ ؛ اور تمہیں دھوکہ اور فریب نہ دے۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق۔ خدا کے ڈھیل دینے، جلد سزا نہ دینے سے کہیں تمہیں دھوکہ نہ دے۔ اَلْغَرُوْرُ۔ بڑا دھوکہ باز، فریبی، دغاباز، شیطان۔